خواتین کا رمضان



خواتین کے متعلق

رمضان المبارک کے فضائل مسائل

کا دلنشین اور مدلل تذکرہ

- خواتین کے احکام ومسائل
- روزہ کے فضائل ومسائل
- اعتکاف کے فضائل ومسائل
- بیمار خواتین کے مسائل اوران کا حل
- رمضان میں رات دن کا شیڈول
- لیلۃ القدر کے فضائل
- گھریلو ٹوٹکے
- عید کی خوشیاں اور خواتین
- مستحب نمازیں
- مسنون دعائیں

مرتبہ

مولانا محمد اسعد درخواستی

استاذ حدیث ونائب ناظم

جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ناشر

فقہ الاسلامی اکیڈمی

خواتین کا رمضان



خواتین کے متعلق

رمضان المبارک کے فضائل مسائل

کا دلنشین اور مدلل تذکرہ

- خواتین کے احکام ومسائل
- روزہ کے فضائل ومسائل
- اعتکاف کے فضائل ومسائل
- بیمار خواتین کے مسائل اور ان کا حل
- رمضان میں رات دن کا شیڈول
- لیلۃ القدر کے فضائل
- گھریلو ٹوٹکے
- عید کی خوشیاں اور خواتین
- مستحب نمازیں
- مسنون دعائیں

مرتبہ

مولانا محمد اسعد درخواستی

استاذ حدیث ونائب ناظم

جامعہ عبداللہ بن مسعود بہاولپور

ناشر

فقہ الاسلامی اکیڈمی

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ..... خواتین کا رمضان

ترتیب ..... محمد اسعد ندوی

کتابت وطباعت باہتمام ..... ابوالحماد شبیر احمد فاروقی

تاریخ طباعت ..... ستمبر 2006ء

تعداد 1000

قیمت .....

رابطہ

مکتبہ شیخ درخواستی — جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
فون: 068-5574976

مکتبہ ابی لبابہؓ — نزد جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ — الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون 042-7228272-7228196

ملت پبلشرز — فیصل مسجد اسلام آباد
فون: 051-2254111

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو اپنے خانوادۂ دبستانِ علم و عمل
کی دو عظیم ماؤں کہ علماء، صلحاء، طلباء اور مہمانوں کی
خدمت جن کی زندگیوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔
(۱) پیکرِ زہد و تقویٰ، مجسمۂ اخلاص وللّٰہیت۔ قناعت و سخاوت کی خوگر
بیماری دعاؤں اور نیک تربیت کی جھولی میں مجھے لوری دینے والی

میری امی جان مدظلہا العالیہ

(۲) پیکرِ زہد و تقویٰ، علم و عمل کے پھولوں سے ہمیشہ اپنا دامن بھرا
رکھنے والی رابعہ وقت

میری چچی جان مدظلہا العالیہ

(جو کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطاء فرمائے)

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جن کی محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں سے میں اس قابل ہوا ہوں
دعاء ہے اللہ تعالیٰ تادیر ان کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر
قائم و دائم رکھے۔ (آمین یا رب العالمین)

محمد اسحٰق زاہد قریشی
شعبۂ حدیث و مدیر مجلہ علوم
جامعہ اشرفیہ سرگودھا کیمپس
۱۵ شعبان
۱۴۲۷ھ

آئینہ کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
انتساب	۳	خواتین کا وفد حضور ﷺ کے دربار میں	۳۶
ابتدائیہ	۴	جنتی خواتین	۳۷
استقبال رمضان	۵	حقوق نسواں کے نام اسلام کے خلاف	۴۰
رمضان المبارک کا استقبال کیسے کیا جائے۔	۱۷	مسلم خاتون کو گمراہ کرنے کیلئے	۴۱
اس دعاء کو مانگ کر	۱۷	خواتین اور گھروں میں پانی جانیوالی برائیاں	۴۲
رمضان کے مسائل سیکھ کر	۱۸	مسلم خاتون کا حجاب	۴۳
سامان ضروری کی تیاری	۱۸	شرعی پردہ کے متعلق چند ضروری شرطیں	۴۶
خواتین سے گزارش	۱۹	اس طرز عمل سے باز رہنے والے کہاں ہیں	۴۷
رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ	۲۱	ہماری مجالس	۴۸
سچی توبہ	۲۱	ان مجلسوں میں اچھی نیت کرنا	۴۹
روزہ کی حفاظت	۲۱	مجلس میں سنن اور شرعی آداب کا نفاذ	۴۹
بکثرت تلاوت قرآن مجید	۲۲	خواتین کی مجالس کی بعض خرابیاں	۴۹
کم سونا	۲۲	**رمضان میں عمرہ مع طریقہ**	۵۱
افراط وتفریط سے اجتناب کرنا	۲۲	رمضان میں عمرہ	۵۳
رمضان المبارک میں رات دن	۲۳	عمرہ کے فرائض	۵۴
آداب تلاوت	۲۳	عمرہ کے واجبات	۵۴
رمضان میں خواتین کے لئے چند نصائح	۳۲	عمرہ کا طریقہ	۵۴
مرد وزن اجر میں برابر ہیں	۳۳	کعبۃ اللہ پر حاضری	۶۴
مسلم خاتون اور جنت کا راستہ	۳۳	مدینہ منورہ سے واپسی	۶۶
شوہر کی خوشنودی	۳۴	**روزہ کے فضائل و مسائل**	۶۷
اپنے واجبات کو پورا کرنا	۳۵	روزہ کا سب سے بڑا مقصد	۶۹
بچوں پر رحم وشفقت	۳۵	روزہ کی فضیلت	۷۱

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ممتاز مقام	۷۲	افطاری کے مسائل	۸۶
روزہ کی جزاء	۷۳	کھجور سے روزہ افطار کرنے کا حکم	۸۶
روزہ کے درجات	۷۴	ٹی وی ریڈیو کی اذان پر روزہ افطار کرنے کا حکم	۸۶
روزہ چھوڑنے کا نقصان	۷۵	ہوائی جہاز میں روزہ افطار کرنے یا نہ کرنے کا حکم	۸۷
مسائل روزہ	۷۶	روزہ افطار کرنے کیلئے وقت مقرر کرنے کا حکم	۸۸
روزہ کی نیت	۷۶	وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۸۸
دل میں روزہ توڑنے کی نیت کرنا	۷۶	روزہ کی حالت میں مسواک کرنے کا حکم	۸۸
رمضان المبارک کے ہر روزہ کیلئے علیحدہ نیت کرنا	۷۶	روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن کا حکم	۸۹
نصف النہار سے پہلے ہوش میں آجانا	۷۷	روزہ کی حالت میں کھانے کی چیزوں کو چکھنے کا حکم	۸۹
رمضان کے روزے اور نفلی روزہ کی نیت	۷۷	دوران روزہ خون کا آجانا	۹۰
روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعاؤں کا حکم	۷۷	روزہ کی حالت میں منہ سے نکلنے والے خون کو نگل جانا	۹۰
قضا روزہ کی نیت	۷۸	روزہ میں تھوک کا نگلنا	۹۱
رات کو سونے سے پہلے قضا روزہ کی نیت کا حکم	۷۸	روزہ کی حالت میں دانت نکلوانے کا حکم	۹۱
یوم شک میں نفل کی نیت سے روزہ رکھنے کا حکم	۷۹	دوران روزہ دوائی کے ذائقہ کا احساس ہونا	۹۱
شوال کو چاند کی خبر آجانے اسی پر روزہ رکھنے والی کا حکم	۷۹	بلغم کا پیٹ میں چلے جانا	۹۲
سحری و افطار	۸۰	بلا قصد مکھی، دھواں، گرد و غبار کا حلق میں چلے جانا	۹۳
سحری میں حضور ﷺ کے معمولات	۸۰	روزہ میں رومال بھگو کر سر پر ڈالنا	۹۳
مسائل سحری	۸۱	روزہ کی حالت میں پان منہ میں رکھ کر سو جانا	۹۳
سحری میں دیر اور افطار میں جلدی کرنے کا حکم	۸۱	روزہ کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا	۹۳
سحری کا آخری وقت	۸۲	روزہ میں بھول کر کھا پی لینا اور خاوند سے ہمبستر ہونا	۹۴
سحری اور افطار کرانے کی فضیلت	۸۳	روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا	۹۴
سائرن بجتے وقت پانی پینے کا حکم	۸۴	روزہ میں تکسیر پھوٹنا	۹۵
سحری کے وقت ختم ہونے کے بعد کھانے پینے کا حکم	۸۵	روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنا	۹۵
افطاری	۸۵	عورت کا اپنے بچے کو روزہ میں دودھ پلانا	۹۶
افطاری میں نبی اکرم ﷺ کے معمولات	۵۸	رمضان میں ادویات سے حیض بند کرنا	۹۶

روزہ کی حالت میں زہریلے حشرات الارض کا کاٹنا	۹۷
حالت روزہ میں گانا، گانا بجانا، گانا سننا اور گنگنانا	۹۷
روزہ کی حالت میں بار بار غسل کرنا	۹۷
روزہ کی حالت میں خود بخود قے آجانا	۹۸
روزہ کی حالت میں خون دینا	۹۸
روزہ کی حالت میں جسم سے خون کا نکلنا	۹۸
روزہ کی حالت میں مرگی کا دورہ پڑنا	۹۹
روزہ کی حالت میں بدنظری کرنا	۹۹
روزہ میں خاوند سے بوس وکنار کرنا	۱۰۰
روزہ کی حالت میں کھارے پانی سے وضو کرنا	۱۰۰
روزہ کی حالت میں مقعد میں زخم پر یا بواسیر کے مسوں پر مرہم یا تیل لگانا	۱۰۰
روزہ کی حالت میں غسل جنابت کرنا	۱۰۱
وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء لازم آتی ہے۔	۱۰۱
روزہ کی حالت میں سرجری سے نکلنے والے خون کا نہ بند کیا جانا	۱۰۱
روزہ کی حالت میں بھاپ اور دوا سونگھنا	۱۰۲
روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنا	۱۰۳
روزہ کی حالت میں کان میں تیل یا دوائی ڈالنا	۱۰۳
غلط فہمی سے کھانے پینے اور جماع کا حکم	۱۰۳
روزہ کی حالت میں رحم میں دوائی ڈالنا	۱۰۴
درد زہ کی وجہ سے افطار کرنا	۱۰۴
مجبوری سے افطار کرنا	۱۰۵
جبراً روزہ افطار کرنا	۱۰۵
روزہ کی حالت میں دانت پر دوائی لگانا	۱۰۵
سفر میں روزہ نہ رکھنا	۱۰۶
بے خبری میں طلوع فجر کے بعد کھانا کھالینا	۱۰۶
قصداً روزہ توڑنے کے بعد مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کے قابل نہ رہنا یا عورت کو حیض آجانا	۱۰۷
مریضہ کا نیت کے باوجود افطار کرنا	۱۰۷
پیاس کی شدت کے خوف سے روزہ چھوڑ دینا	۱۰۷
روزہ کی حالت میں ایسی چیز کا نگلنا جو غذا یا دوا نہ ہو	۱۰۸
دوسری عورت کی طرف سے قضا روزے رکھنا	۱۰۸
غیر رمضان میں روزہ کا توڑنا	۱۰۹
حرج نہ کھانے کی وجہ سے متعدد بار پھر روزہ کو توڑ دینا	۱۰۹
روزہ کی قضاء	۱۰۹
وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں	۱۱۰
روزہ کی حالت میں شرمگاہ میں دخول	۱۱۰
قصداً روزہ توڑ دینا	۱۱۰
غیر روزہ دار خاوند کا روزہ دار بیوی سے جماع کرنا	۱۱۱
سفر پر روانگی سے پہلے افطار کرنا	۱۱۱
عید کا چاند دیکھ کر غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنا	۱۱۱
روزہ کی حالت میں کسی بزرگ کی تھوک تبرکاً چاٹنا	۱۱۲
چھپ کر مسلمان ہونے والی کا روزہ توڑنا	۱۱۲
روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لینے سے افطار کرنا	۱۱۳
وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا درست ہے	۱۱۳
حاملہ یا دائیہ کا خوف کے وقت روزہ توڑنا یا نہ رکھنا	۱۱۳

شدت پیاس سے روزہ توڑنا	۱۱۳
سفر میں روزہ کا حکم	۱۱۳
دودھ پلانے والی عورت کا روزہ نہ رکھنا	۱۱۴
روزہ کی قضاء کے مسائل	۱۱۵
حاملہ عورت کی رضاعت کی مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ بچہ حمل ہوگیا تو اب یہ روزوں کی قضا کیسے کرے۔	۱۱۵
مرض کی وجہ سے قضاء ہونے والے روزوں کے بدلے فدیہ دینے کا حکم	۱۱۵
مسافر روزہ کے بدلہ فدیہ دیدے قضاء نہ رکھے۔	۱۱۶
بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں	۱۱۶
کئی سالوں کے قضاء روزے	۱۱۷
قضاء روزے (مرد ہوں و مؤنث) روزے رکھنے کا حکم	۱۱۷
حیض و نفاس کے ایام کے روزوں کی قضاء	۱۱۷
روزہ توڑنے کا کفارہ	۱۱۸
روزہ کے کفارہ میں کیا بہتر ہے	۱۱۸
روزہ کی قضاء میں مہتمم مدرسہ کی وکالت	۱۱۸
روزہ کے کفارہ کی رقم مدرسہ کی چٹائیوں پر یا تعمیر مسجد یا مدرسہ میں طلباء کیلئے دینے کا حکم	۱۱۹
روزہ کے کفارہ میں گندم اور روٹیوں بغیر سالن دینا	۱۱۹
کفارہ میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی قیمت دینا	۱۲۰
عورتوں کیلئے کفارہ کا طریقہ	۱۲۰
بہت سے روزوں کا اکٹھے کفارہ ادا کرنا	۱۲۰
کیا روزہ کا کفارہ صرف توبہ سے ہو جائے گا۔	۱۲۱
کفارہ صوم میں بچوں کے شریک ہونے کا حکم	۱۲۱
روزہ کے کفارہ کے دوران ایک روزہ کا رہ جانا	۱۲۲
کفارہ کے روزوں کے درمیان ایام عید الاضحیٰ وغیرہ آجانا	۱۲۲
کفارہ کے روزوں کے درمیان بیماری کی وجہ سے ایک روزہ کا رہ جانا	۱۲۳
کفارہ کے روزہ کے درمیان نفاس کا آجانا	۱۲۳
کفارہ واجب ہے۔ مگر روزہ کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے فدیہ دینا	۱۲۳
روزہ کا کفارہ دونوں میں ہیں آدمیوں کو صبح شام کھانا کھلانا ایک شخص کا ساٹھ دن تک مقرر کرنا	۱۲۴
روزوں کا فدیہ	۱۲۵
رمضان کے روزہ کا فدیہ کتنا، کب اور کس کو دیا جائے۔	۱۲۵
روزہ رکھنے کی طاقت کے باوجود فدیہ دینا	۱۲۵
بڑھاپے کی وجہ سے شیخ فانیہ (بہت زیادہ بوڑھی عورت) کو روزہ کا فدیہ دینا	۱۲۶
ایسی نوجوان لڑکی کا فدیہ دینا جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں	۱۲۶
شل دست مریض روزہ کا فدیہ کیسے ادا کرے	۱۲۷
مرض شدید میں اتنا صحت سے ناامید کا فدیہ دینا اور پھر اسی مرض میں فوت ہو جانا فدیہ کا واجب کرتا ہے یا نہیں	۱۲۷
روزہ رکھنے سے بیمار ہو جانے والے کیلئے فدیہ	۱۲۸
بعینہ طویل بیماری روزہ کا فدیہ دے دینے کے بعد صحت یاب ہو جانا	۱۲۸
روزہ کا فدیہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو دینا	۱۲۸
بیمار روزہ دار خواتین کے مسائل اور ان کا حل	۱۲۹
بیماروں کے لئے شرعی اصول	۱۳۱

روزہ دار خواتین مریضوں کیلئے غذا کی احتیاط ۱۳۲
نماز تراویح ۱۳۴
السر ۱۳۴
ہائی بلڈ پریشر اور دل کی بیماری ۱۳۷
لو بلڈ پریشر ۱۳۸
سر درد اور مرگی وغیرہ ۱۳۹
ذیابیطس ۱۴۰
ذیابیطس کی مریضہ رمضان میں درج ذیل باتیں یاد رکھے۔ ۱۴۲
اگر بچہ اور ماں کسی ایک کی صحت کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے ۱۴۴
گردوں میں پتھریاں ۱۴۴
پٹھوں میں درد ۱۴۵
خون دینا یا انجکشن کا استعمال ۱۴۶
روزہ میں انجکشن لگوانے کا حکم ۱۴۷
روزہ میں پیچش آنا ۱۴۷
آنکھ میں دوا ۱۴۸
ناک میں دوا ۱۴۹
معدہ میں نلکی ڈالی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ۱۴۹
سانس کی تکلیف ۱۴۹
روزہ کی حالت میں آکسیجن کا استعمال کرنا ۱۵۰
ڈیپریشن ۱۵۱
مریضوں کی دعا بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ ۱۵۲

اعتکاف کے فضائل و مسائل ۱۵۳

ہدایات برائے معتکف ۱۵۵
معتکف کا نظام الاوقات معمولات ۱۵۶
حقیقت اعتکاف ۱۵۸
مقاصد اعتکاف ۱۵۸
فضائل اعتکاف ۱۶۰
اعتکاف کی اہل ۱۶۲
عورتوں اور بچیوں کا اعتکاف ۱۶۲
مقام اعتکاف ۱۶۳
وقت اعتکاف مسنون ۱۶۴
مسائل اعتکاف ۱۶۴
کیا عورت کو شوہر کی اجازت ضروری ہے ۱۶۴
روزہ کے فاسد ہونے پر اعتکاف کا حکم ۱۶۵
اُجرت دیکر اعتکاف کرانا کیسا ہے۔ ۱۶۵
عشرہ سے کم اعتکاف کرنے والی کا حکم ۱۶۶
بیسویں شب کے بعد اعتکاف بیٹھے تو کیا حکم ہے ۱۶۶
روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو کیا اعتکاف مسنون ہو جائے گا۔ ۱۶۶
نابالغ بچی کا اعتکاف کرنا کیسا ہے ۱۶۷
کیا نذر مانی ہوا اعتکاف قضا روزے کے ساتھ صحیح ہو جائے گا۔ ۱۶۸
مسنون اعتکاف کی قضاء کا حکم ۱۶۸
کمرہ کے احاطہ کا معتکف کیلئے کیا حکم ۱۶۹
حالت اعتکاف میں بچوں کو پڑھانا کیسا ہے ۱۶۹
کیا معتکف کیساتھ غیر معتکف افطار کر سکتی ہے ۱۷۰
بیت الخلاء اگر قریب نہ ہو تو کیا معتکف افطار کر سکتی ہے۔ ۱۷۰
کھانا کھانے کی غرض سے ہاتھ دھونے کیلئے نکلنا کیسا ہے ۱۷۱

کیا معتکف کا وضو کیلئے نکلنا جائز ہے ۱۷۱
معتکف کیلئے تحیۃ الوضو کا حکم ۱۷۱
کیا معتکف غسل کیلئے پانی گرم کرسکتی ہے ۱۷۲
معتکفہ قضاحاجت کیلئے گئی تو غسل کرسکتی ہے یا نہ ۱۷۲
مجبوری کی وجہ سے میت کو غسل دینے کیلئے نکلنا کیسا ہے؟ ۱۷۲
معتکف اگر جماع وغیرہ کرے تو کیا حکم ہے؟ ۱۷۳
جو عذر کثیر الوقوع نہ ہو اس کا حکم ۱۷۳
معتکف کو اعتکاف سے بھول کر نکل جانے کا کیا حکم ہے ۱۷۳
اعتکاف کے دوران موبائل فون پر باتیں کرنا ۱۷۴
معتکف کیلئے کون سے کام مکروہ ہیں ۱۷۵
کن کاموں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے ۱۷۶
کن صورتوں میں اعتکاف توڑ دینا جائز ہے ۱۷۶
معتکف کا اخبارات پڑھنا ۱۷۷
اعتکاف میں دوا لانا ۱۷۷
معتکف بے ہوش ہو جائے تو ۱۷۷
معتکف کیلئے بیت الخلاء کے آداب ۱۷۸
معتکف کیلئے وضو کے آداب ۱۷۸

لیلۃ القدر کے فضائل و احکام ۱۷۹

فضائل لیلۃ القدر ۱۸۱
علامات لیلۃ القدر ۱۸۱
احکام لیلۃ القدر ۱۸۲

زکوۃ کے فضائل و مسائل ۱۸۴

زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت ۱۸۵
زکوۃ سے غفلت کا ہولناک انجام ۱۹۲
زکوۃ نفلی ادا کی جائے ۱۹۵
زکوۃ واجب ہونے کی شرطیں ۹۶
ادائے زکوۃ صحیح ہونے کی شرطیں ۱۹۶
زکوۃ واجب ہونے کے چند مسائل ۱۹۷
زکوۃ کرنے کے مسائل ۱۹۸
نصاب زکوۃ ۲۰۲
سونے اور چاندی کا نصاب ۲۰۲
سکوں اور نوٹوں کی زکوۃ ۲۰۳
اموال تجارت کی زکوۃ ۲۰۳
زیور کی زکوۃ ۲۰۴
شرح زکوۃ ۲۰۵
وہ چیزیں جن پر زکوۃ نہیں ہے ۲۰۶
جانوروں کی زکوۃ ۲۰۸
نصاب اور شرح زکوۃ کی تفصیل ۲۰۸
مصارف زکوۃ ۲۰۹
مصارف زکوۃ کے مسائل ۲۱۱
وہ لوگ جن کو زکوۃ دینی جائز نہیں ۲۱۱
زکوۃ کے متفرق مسائل ۲۱۳

صدقہ فطر کے فضائل و مسائل ۲۱۵

صدقہ فطر کا بیان ۲۱۷
صدقہ فطر واجب ہونے کی شرطیں ۲۱۷
مسائل صدقہ فطر ۲۱۸
صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت ۲۱۹
صدقہ فطر کن چیزوں سے ادا کیا جائے ۲۲۰
صدقہ فطر کے مصارف ۲۲۱

گھریلو چٹکلے اور ٹوٹکے ۲۲۲

خواتین کیلئے موبائل فون کا فائدہ مند رکھنے کے کریدچکے ۲۲۳
لیموں کو تازہ رکھنے کا طریقہ ۲۲۳

چاول کو کیڑوں سے کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے	۲۲۳	انڈوں کا میوے دار حلوہ۔ مچھلی کا بھرتہ	۲۴۳
آٹے کا خمیر	۲۲۳	مچھلی فرائی۔ سنگھاڑا مچھلی کا سالن	۲۴۴
نمازوں کو تازہ رکھنے کیلئے	۲۲۳	مچھلی کے کوفتے۔ کرم کلہ اور مرغ	۲۴۵
سبزی تازہ رکھنے کیلئے	۲۲۳	دال مونگ ور گوشت۔ ارہر کی سادہ دال	۲۴۶
زیادہ دیر تک گوشت محفوظ کرنا	۲۲۴	چنے کی دال کریلوں میں	۲۴۷
گوشت گلانا۔ گوشت محفوظ کرنا	۲۲۴	گوشت اور انڈوں کا فلاور سوپ	۲۴۷
چاولوں کو نکھارنا۔ مچھلی دیر تک رکھنا	۲۲۵	سبزیوں کا سوپ	۲۴۸
انڈوں سے متعلق مسائل کا حل	۲۲۵	چقندروں کا سوپ	۲۴۹
سبزیاں تازہ رہیں	۲۲۶	مسور کی دال اور چاول کا سوپ	۲۵۰
دودھ دہی اور پنیر کو تازہ رکھنا	۲۲۷	جیلی فش سلاد بنایئے	۲۵۱
کھانا پکانے کے گھریلو چٹکلے	۲۲۸	بھنے ہوئے چکن کا سلاد بنایئے	۲۵۲
بادام کا قورمہ	۲۲۸	کریم گوشت اور سبزیوں کا سلاد بنایئے	۲۵۳
پستے کا قورمہ۔ خوشبودار قورمہ	۲۲۹	گرین فش سلاد بنایئے	۲۵۳
چھوٹے گوشت کی نہاری	۲۳۰	دہی، پکوڑیاں چارٹ	۲۵۴
زعفرانی نہاری۔ ایرانی نکے	۲۳۱	دہی کی مصالحہ دار چارٹ تیار کیجئے	۲۵۵
چائنیز نکے	۲۳۲	آلو، چھولے چارٹ تیار کیجئے	۲۵۶
آلو والے نکے	۲۳۳	آلو کچالو، شکرقندی اور چقندر چارٹ تیار کیجئے	۲۵۷
سالم مرغ کے کباب۔ مچھلی کے شامی کباب	۲۳۴	**خواتین اور عید کی خوشیاں**	۲۵۹
میوہ دار شامی کباب	۲۳۵	زکوٰۃ عیدالفطر کی ادائیگی	۲۶۱
شاہی کوفتے	۲۳۶	رمضان کی گنتی پوری کرنے بعد تکبیرات کہنا	۲۶۱
زعفرانی کوفتے	۲۳۷	تکبیرات کے کلمات	۲۶۱
بھنا ہوا قیمہ	۲۳۸	عید گاہوں اور مساجد میں نماز کیلئے عورتوں کو	۲۶۲
قیمہ بھری گوبھی	۲۳۹	لانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ	
قیمہ بھرے کریلے۔ قیمہ اور کھوپڑا	۲۴۰	رمضان کے بعد نیک عمل پر دوام	۲۶۳
قیمہ اور پہاڑی مرچ	۲۴۱	رمضان کے بعد عمل کے قبول ہونے کی علامات	۲۶۵
بادامی قیمہ	۲۴۱	مستحب نمازیں	۲۶۶
مرغ کی میوہ دار بریانی	۲۴۲	روزہ دار خواتین کیلئے مسنون دعائیں	۲۷۳

ابتدائیہ

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ، فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ، واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد:

ایک عورت کی اصلاح پورے خاندان کی اصلاح ہے اور پورے خاندان کی اصلاح پورے معاشرے کی اصلاح کا سبب ہے۔ لہذا عورت کی اصلاح میں پورے معاشرے کی اصلاح ہے۔ اسی وجہ سے اسلام میں عورت کا خاص مقام و مرتبہ ہے جسے کسی صورت بھی پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا، اور اسلام میں خواتین اسلام کے مسائل کا خاص اہتمام کیا گیا ہے چنانچہ بہت سی آیات و احادیث میں ان کے مقام و مرتبہ اور مسائل پر بحث کی گئی ہے نیز اکثر پیارے نبی ﷺ خواتین کو وعظ و نصیحت فرماتے اور بڑھ چڑھ کر نیکی کرنے کا درس دیتے اور نیک خاتون کو دنیا کا بہترین متاع قرار دیتے تھے۔

چونکہ اسلام نے عورت کو ماں، بیٹی، بہن، بیوی کے نام سے عزت و احترام بخشا اس لئے دشمنانِ اسلام، مسلم خاتون کے اخلاق و کردار کو مسخ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں، کہیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے دلفریب نعرہ کو بنیاد بنا کر کہیں آزادی کے نام پر، کہیں بے پردگی، فیشن اور سیر و تفریح کے نام پر لیکن میری مسلم خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے گھروں کو ان لعنتوں سے بچایئے اور اپنے گھر کے ماحول کو مکمل اسلامی ماحول میں ڈھالئے۔ خصوصاً اس ماہ مبارک (رمضان) کو غنیمت جانتے ہوئے خود اپنی اور اپنے بچوں کی خوب اصلاح کیجئے۔ اور تقرب الی اللہ کو حاصل کیجئے۔

میری جو مسلمان بہنیں رمضان المبارک کے ان رحمتوں بھرے لمحات کو اپنے لئے مفید بنانا چاہتی ہیں تو "خواتین کا رمضان" کا بغور مطالعہ کریں۔

اس میں میں نے خواتین کو رمضان المبارک میں پیش آنے والے مسائل کا حل پیش کیا ہے اور روزہ، اعتکاف، زکوٰۃ، بیمار خواتین کے احکام و مسائل کو مجتمع کیا ہے۔

میری معزز خواتین کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو از اول تا آخر پڑھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمان خواتین کے لئے مفید بنائے۔ اسے صرف اپنی ذات کے لئے خالص کرے اور دنیا و آخرت میں اسے لکھنے، پڑھنے اور پھیلانے والے کیلئے باعث اجر بنائے و راپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد اسعد سرحدی
شعبہ حدیث و علوم اسلامیہ
جامعہ عثمان الشرق مسعود آباد لاہور
۱۵ شعبان
۱۴۲۷ھ



استقبالِ رمضان

استقبال رمضان

رمضان المبارک کا استقبال کیسے کیا جائے؟

نہایت جوش و جذبہ اور رغبت سے:

رمضان المبارک کا استقبال ایسے کریں جیسے پیارے نبی ﷺ کیا کرتے تھے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:۔

((جاء کم شهر رمضان، شهر برکة، یغشاکم الله، فیه فینزل الرحمة و یحط الخطایا و یستجیب الدعاء، ینظر الله الیٰ تنافسکم فیه، فیباهی بکم ملائکة فأروا الله من انفسکم خیرا، فان الشقی من حرم فیه رحمة الله))

ترجمہ: ''تمہارے پاس رمضان کا بابرکت مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں تمہیں (اپنی رحمتوں سے) ڈھانپ لیتا ہے، وہ اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے، نیز دعاؤں کو قبول کرتا ہے، وہ تمہاری رغبت، چاہت اور جوش و خروش کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے، اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے بھلائی دکھلاؤ، اور جو اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے محروم ہو گیا وہ حقیقی بدبخت ہے''۔

پیارے نبی ﷺ صحابہ کرام کو فرماتے کہ بڑا عظیم مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس میں اللہ کی یاد سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہونا بلکہ کثرت عبادت کیلئے کمربستہ ہو جاؤ۔

اس دعا کو مانگ کر:

خواتین کو اس دعا کے ساتھ رمضان کا استقبال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں رمضان کا مہینہ اس حال میں میسر کرے کہ وہ صحت و عافیت سے ہوں تاکہ وہ پوری نشاط اور حوصلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت (مثلاً صیام، قیام اور ذکر و اذکار) کر سکیں۔

کتنے لوگ ہماری بہنوں کے سامنے ہیں جو رمضان کا انتظار کرتے کرتے اس کی آمد سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

رمضان کے مسائل سیکھ کر:

احکام رمضان کا علم، ان ضروری علوم میں سے ہے۔ جنہیں سیکھنا ہر مکلف مسلمان پر فرض ہے، جبکہ ان سے ناواقف اور بے بہرہ رہنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

"رمضان کا روزہ فرض ہے اس لئے روزہ دار کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سی چیزیں اس کے روزے کو باطل کر دیتی ہیں، اور کون سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر اس کا روزہ مکمل نہیں ہو سکتا"۔

اس لئے مسلم خواتین کو چاہیے کہ اس مہینے کے جن احکام کی معرفت ان کیلئے ضروری ہے ان سے متعلق دستیاب مفید کتابوں کا مطالعہ کریں، اور اپنے اہل وعیال، عزیز و اقارب اور پڑوسیوں میں سے جو ان کتابوں کو نہیں پڑھ سکتے ان کو بھی یہ احکام سکھانے کی کوشش کریں جس پر وہ اجر عظیم کی مستحق قرار پائیں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الدال على الخير كفاعله (الحديث)

ترجمہ: "بھلائی کی رہنمائی کرنے والا (اجر میں) ایسے ہی ہے جیسے اس پر عمل کرنے والا ہے"۔

سامان خوردنی کی تیاری:

خواتین کیلئے رمضان المبارک میں اشیاء خوردنی کی تیاری بھی بڑا اہم مسئلہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ چیزیں جو پورے رمضان میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ (مثلاً مصالحہ جات، اٹا، گھی، چینی، سوکھا دھنیا وغیرہ۔ اسی طرح سبزیوں میں (پیاز، آلو، لہسن ہونیہ وغیرہ)

اسی طرح: سرکہ، چھولے، دہی بڑے کا سامان، پکوڑوں کا سامان رمضان کی آمد سے قبل لے لیا جائے۔ بعض ممالک میں تو گیس، کباب وغیرہ کو اہال کر فریز کر لیتے ہیں تاکہ رمضان المبارک میں ان کی تیاری میں کم وقت صرف ہو۔ رمضان المبارک میں افطار کرانا بھی باعث اجر و ثواب ہے۔ اس لئے اس اجر و ثواب کو بھی حاصل کریں لیکن کم وقت کے ساتھ اور یہ اسی طرح ہی ممکن

ہے کہ خواتین رمضان سے پہلے ہی ان چیزوں کو تیار کر لیں تا کہ کم وقت میں سب کام ہو جائیں۔

خواتین سے خصوصی گزارش:

ہر سال ماہ رمضان میں ہم ایک انتہائی تکلیف دہ منظر کا مشاہدہ کرتے ہیں، وہ یہ کہ رمضان میں رات گئے تک بازاروں میں خواتین کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ اور آخری عشرہ میں یہ بھیڑ مزید بڑھ جاتی ہے۔

اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ یہ سب عید الفطر کی تیاری، کپڑوں اور عید کے لئے ضروری سامان کی خریداری کیلئے ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ یہ تصرف کس قدر عجیب ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا ہمیں رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں مزکوں اور بازاروں میں بکثرت پھیلنے کا حکم دیا گیا ہے، عبادت اور شب قدر کی تلاش اور اس کے ثواب کے حصول کا نہیں!

اس مشکل کا حل یہ ہے کہ خواتین اس مہینہ میں اللہ سے ڈریں اور جو کچھ انہیں یا ان کے بچوں کو خریدنا ہو اس مہینے کی آمد سے پہلے ہی خرید لیں اور ایسا کرنے میں حسب ذیل کئی فوائد ہیں:

☆ اس مہینہ میں اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے تقرب کیلئے فارغ کرنا۔

☆ مطلوبہ سامان با آسانی اور بغیر کسی بھیڑ کے خرید لینا۔

☆ اس میں اقتصادی نقطہ نظر سے بھی فائدہ ہے کیوں کہ جوں جوں یہ مہینہ ختم ہونے لگتا ہے تو بہت سے تاجر لوگوں کی ضرورت اور مجبوری کو بھانپ کر اپنے سامان کی قیمت بڑھا دیتے ہیں۔

ہر حال میں خواتین کو چاہیے کہ وہ صرف پہلے فائدہ کو مد نظر رکھیں اور اجر و ثواب حاصل کریں۔ باقی فوائد نیت کے بغیر خود بخود حاصل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

کیا ہماری مسلم خواتین یہ جانتی ہیں کہ بازار ان جگہوں میں سے ایک ہیں جہاں فتنوں کی کثرت اور اللہ کے ذکر سے اعراض ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

احب البلاد الی اللہ مساجد ھا و ابغض البلاد الی اللہ اسواقھا

"اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔"

آج کل بازاروں میں کیا ہوتا ہے؟

۱۔ بے پردگی

۲۔ مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور باہم لین دین۔

۳۔ بعض دکاندار اللہ تعالیٰ کے خوف سے عاری اور انتہائی گندے اور خبیث مقاصد کے حامل ہوتے ہیں بالخصوص وہ دکاندار جو خواتین کے بازاروں میں کام کرتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات خواتین، متعلقہ اشیاء کی خریداری کیلئے بازار جانے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل امور کا اہتمام ضروری ہے۔ خواتین بازار نہ جائیں!! یہ کہ کوئی بہت ہی سخت ضرورت ہو۔

۲۔ اگر کوئی خاتون بازار جائے تو مکمل اسلامی پردے میں ملبوس ہو کر اپنے کسی محرم مثلاً شوہر، باپ اور بھائی وغیرہ کے ساتھ جائے۔

۳۔ دکان دار سے بھاؤ تاؤ نہ کرے بلکہ یہ کام اپنے محرم کے سپرد کر دے۔

۴۔ شوہر پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

نوٹ: یقیناً یہ بات نہایت ہی افسوس ناک ہے کہ رمضان کی راتوں میں بالخصوص آخری عشرے میں بازار عورتوں سے بھرے رہتے ہیں!!!

ماہ رمضان سے بھرپور استفادہ کا پروگرام مرتب کریں:

کئی بعد دیگرے متعدد رمضان گزر جاتے ہیں لیکن ہم کبھی مسلم نہیں ان سے وہ فائدہ نہیں اٹھاپاتیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہے۔

ماہ رمضان میں شرعی فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جو سب سے بڑا فائدہ مطلوب ہوتا ہے وہ اس آیت کریمہ میں مذکور ہے:

یا ایھا الذین ء امنو ا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ ۲/ ۱۸۳)

''اے مومنو! جس طرح روزہ پہلی امتوں پر فرض تھا تم پر بھی فرض ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ''

اس لئے ایک مسلم خاتون کو اس مہینے میں جس چیز کے حصول کی خواہش ہونی چاہیے وہ تقویٰ

ہے۔ کیا ہماری مسلم خواتین اس شرف کے حصول کیلئے جس کی بدولت وہ متقین کی صف میں شامل ہو سکتی ہیں غور کرتی ہیں؟

بذار رمضان المبارک کو ایسے انداز سے گزاریں کہ لعلکم تتقون کا مصداق بن سکیں۔

رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا پروگرام:

رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے پروگرام حسب ذیل ہیں:

1۔ سچی توبہ کیلئے عزم صادق اور سابقہ گناہوں پر احساس ندامت:

اسلئے کہ ماہ رمضان ایک مسلمان کیلئے موت سے پہلے توبہ کرنے کا سنہری موقع ہوتا ہے۔

2۔ **روزے کی حفاظت:** روزے کو ان تمام چیزوں سے بچانا جو اسے فاسد کر دیں مثلاً نظر بازی، گانے سننا اور ٹیلی ویژن پر حرام اور عریاں قسم کے ڈرامے، فلمیں اور نقصان دہ پروگرام دیکھنا۔

اسی طرح گندی گفتگو، گالی گلوچ، لعن طعن، غیبت، چغلی اور جھوٹ جیسی زبان کی تمام آفتوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ یہ چیزیں یا تو روزے کو باطل کر دیتی ہیں یا اس کے ثواب کو کم کر دیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس الله حاجة ان یدع طعامه و شرابه

(رواہ احمد والبخاری وابوداؤد والترمذی)

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اذا صمت، فلیصم سمعک و بصرک و لسانک عن الکذب و المحارم، ودع عنک اذی الجار، و لیکن علیک وقار و سکینة ولا یکن یوم صومک و یوم فطرک سواء (احمد و ترمذی)

"اگر آپ روزہ رکھیں تو آپ کے کان، آنکھ اور آپ کی زبان کو جھوٹ اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے، اور آپ پڑوسی کو تکلیف پہنچانا چھوڑ دیں، اور آپ کو پروقار اور پرسکون ہونا چاہیے، نیز آپ کے روزے اور افطار کے دن یکساں نہ ہوں" (ایام رمضان میں مثبت تبدیلی نظر آنی چاہیے)

3۔ بکثرت تلاوت قرآن مجید اور اسے یاد کرنا اور تجوید کے احکام سیکھنا:

بہتر یہ ہے کہ روزانہ دن یا رات میں سے کسی مناسب وقت میں درس قرآن ہو اور اگر یہ گھر کے افراد یا پڑوس کی خواتین کے اجتماع میں ہو تو اور زیادہ بہتر ہے تاکہ اس کا فائدہ زیادہ لوگوں کو پہنچ سکے۔ نیز یہ رمضان کے مہینے میں قرآن پڑھنے کا انتہائی قیمتی وقت ہے۔

کم سونا:

بہت سی خواتین کی عادت ہے کہ وہ رمضان کو سو کر گزارتی ہیں تاکہ انہیں بھوک کا احساس نہ ہو، چنانچہ ایسا کرنے سے کتنی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں اور عمر کے کتنے بیش قیمت اوقات نیند کی نذر ہو جاتے ہیں افسوس ہے کہ بعض خواتین اپنی اس بے پروائی کی دلیل میں یہ کہتی ہیں "سونا بھی ایک طرح کی عبادت ہے"۔

افراط وتفریط سے اجتناب کرنا:

مسلم خواتین کو چاہیے کہ وہ اس مہینے میں اپنے اوقات کو پہلے ہی سے منظم کریں تاکہ ایک امر کی ادائیگی دوسرے کے لئے مانع نہ ہو۔ مثلاً بعض خواتین کے ہاں کھانا بنانے کا پہلو تعلیم وتعلم پر غالب رہتا ہے، جبکہ بعض دوسری خواتین کے ہاں تعلیم وتعلم کا پہلو گھریلو کام کاج پر غالب رہتا ہے حالانکہ اس معاملہ میں بلکہ زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال ہونا چاہئے تاکہ بلا افراط وتفریط ہر مستحق کو اس کا حق مل سکے۔ اپنے آرام کرنے، سونے، گھریلو کام کاج کرنے، علم حاصل کرنے

قرآن پڑھنے' اہل وعیال اور احباب کے ساتھ بیٹھنے کے اوقات کو تقسیم کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنی زندگی کے قیمتی اوقات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں' اور ہمارے کام اللہ کی اطاعت میں شمار ہوں۔

رمضان المبارک میں رات دن گزارنے کا شیڈول:

رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی عبادت کیلئے کمربستہ ہو جایئے۔

جلد از جلد کام سمیٹیے اور نماز تراویح کی تیاری کیجیے۔

خشوع وخضوع کے ساتھ نماز تراویح (۲۰ رکعت) ادا کیجیے۔ تھوڑی دیر کیلئے آرام کریں۔ سحری کیلئے ابھی سے آٹا گوندلیں۔ سالن فریز کرلیں۔ کچھ وقفہ کے بعد ایک تسبیح استغفار ایک تسبیح درود شریف۔ سورۃ ملک۔ آیۃ الکرسی۔ آخری چہار قل پڑھ کر۔ جلدی سے بچوں سمیت باوضو ہو جائیں۔

سحری کے وقت کھانا پکانے کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں (آٹھ یا بارہ رکعت) نماز تہجد ادا کریں۔ ہو سکے تو روزانہ ورنہ ہر دوسرے دن صلوٰۃ التسبیح ادا کریں۔ (جس کا طریقہ آخر میں موجود ہے) اور پھر خوب خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ سے دعا مانگیں۔ اپنے لئے، اپنے بچوں کیلئے، اپنے والدین کیلئے، اپنے بھائی بہنوں کے لئے، اپنے عزیز واقارب کیلئے، اپنی قریبی سہیلیوں کیلئے، اپنے اسلامی بہنوں بھائیوں کیلئے، پوری امت مسلمہ کیلئے رو رو کر مانگیں۔ پھر سحری کے کھانے کا انتظام کریں۔ صبح کی نماز ادا کریں۔ پھر اپنے مصلے پر بیٹھ کر آیۃ الکرسی، آخری چہار قل، سورۃ یٰسین، حزب الاعظم، ایک تسبیح استغفار، ایک تسبیح درود شریف، کم از کم ایک پارہ تلاوت کریں۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو اشراق کی نماز (چار رکعت) پڑھیں۔ ایک آدھ گھنٹے کیلئے سو جائیں۔ پھر جب بیدار ہوں تو کچھ وقت گھر کی صفائی کیلئے بچوں (بغیر روزہ دار) کو کھانا کھلانے میں صرف کریں اور کوشش کریں کہ آپ جلد از جلد اس سے فارغ ہو جائیں۔ اب قرآن اٹھالیں اور خوب ترتیل اور دل لگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریں۔ 10 پارے یا

5 پارے کم از کم 3 پارے تو ضرور تلاوت کریں۔ پھر حضرت اقدس حضرت شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی صاحب کی منزل یا حضرت اقدس حضرت مفتی حبیب الرحمن درخواستی صاحب کی منزل پڑھیں۔ پھر درود شریف اور استغفار کی تسبیحات پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ (تین تسبیحیں) الا اللہ (تین تسبیحیں) اللہ (تین تسبیحیں) ہُ (تین تسبیحیں) یا غنی یا مغنی 1100 بار پڑھیں

اول آخر درود شریف کی تسبیحات پڑھیں:

اب دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کیلئے آرام کریں۔ نماز ظہر کیلئے اٹھیں۔ نماز ادا کریں۔ سودا سلف منگوالیں۔ اور قرآن کی تلاوت کریں۔ اسی دوران بچوں سے سبزی وغیرہ کٹوالیں۔ نماز عصر ادا کریں۔ عصر کے وقت تک سالن تیار کرلیں اگر آپ حافظہ ہیں تو اسی دوران تلاوت کرتی رہیں ورنہ ذکر اللہ میں مشغول رہیں اور ساتھ ہی افطاری کا سامان بنائیں۔ کوشش کریں افطاری سے (۱۵) پندرہ منٹ پہلے کام کاج سے فارغ ہوجائیں اور خوب دعا مانگیں چونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ افطار کے وقت کی دعا کو رد نہیں فرماتے اسلئے دعاء کا وقت ضرور نکالیں اور اللہ سے مانگیں۔ پھر افطار کریں۔ نماز مغرب ادا کریں۔ تھوڑی دیر کیلئے آرام کرلیں تاکہ تراویح صحیح ادا ہوسکے۔ اس شیڈول کے مطابق پورا دن گزارنے کی کوشش کریں۔ رمضان المبارک میں خوب قرآن کی تلاوت کریں۔

آداب تلاوت:

۱۔ اخلاص:

آداب تلاوت کے سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری نیت صاف ہونی چاہیے۔ ہمیں کامل اخلاص کے ساتھ قلوب و اذہان کو صاف کرکے قرآن عظیم کی تلاوت کرنا چاہیے۔ کیونکہ حدیث کی رو سے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے جب نیت ہی صاف نہیں ہوگی تو

عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اور ساری محنت اکارت چلی جائے گی۔

۲۔ اللہ کی عظمت کا استحضار:

تلاوت کے وقت اللہ کی عظمت اور جلالت شان کا استحضار ہونا چاہئے اور ذہن میں یہ تصور ہونا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ رہا ہوں اور اس سے ہم کلام ہوں۔

۳۔ خشوع وخضوع:

تلاوت قرآن حکیم بھی عبادت ہے، اس لئے دیگر عبادت کی طرح اس میں بھی خشوع اور خضوع ضروری ہے، اور تلاوت کے وقت باوقار انداز اپنانا چاہئے۔

۴۔ تلاوت کی کثرت:

قرآن کریم کی قرأت وتلاوت کثرت سے کرنا مستحب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشک تو بس دو ہی باتوں پر ہونا چاہیے۔ ایک اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا ہے (یعنی جو حافظ قرآن ہے) اور وہ دن رات اس کے ساتھ قیام کرتا ہے (اس کو پڑھتا رہتا ہے) اور اس کا پڑوسی سن کر یہ کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ اور دوسرا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے حق کے لئے لٹاتا ہو اور (اسے دیکھ کر) دوسرا آدمی کہتا ہو کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل (بخاری شریف ۳/۱۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمائی اور یہ ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (اس طرح الٓمٓ پڑھنے والا تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرے گا۔ (ترمذی ۴/۴۱۷، رقم ۲۹۱۹، دارمی ۲/۵۲۱)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و

تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے سوال کرنے اور دعا کرنے سے مشغول رکھا (روکا) تو میں اس کو ان سے افضل عطا کروں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو دوسرے کلاموں کے مقابلے میں ویسی ہی فضیلت حاصل ہے۔ جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو (ترمذی/۴۲۵ رقم ۲۹۳۵، دارمی ۲/۵۳۳)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے، وہ آسمان والوں کو اس طرح روشن نظر آتا ہے جس طرح زمین والوں کو تارے نظر آتے ہیں (بیہقی)

۵۔ قرآن کا بھول جانا:

قرآن کریم کا بھول جانا گناہ کبیرہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو یاد کر کے بھول جائے تو قیامت کے روز وہ سزا میں ہوگا۔

(معاذ اللہ بخاری شریف (ابوداؤد ۱/۵۴۷ رقم ۱۴۷۴، شعب الایمان/۳۳۶)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ پایا کہ آدمی قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد کر کے بھلا دے (ترمذی ۴/۴۲۰، رقم ۲۹۲۵)

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کیا اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے (بخاری شریف ۳/۱۶۶)

۶۔ وضو کرنا:

قرآن کریم پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ ذکروں میں افضل ترین ذکر ہے۔

۷۔ مسواک کرنا:

قرآن کی تعظیم اور منہ کی صفائی کے خیال سے مسواک کرنا مسنون ہے۔ بزار نے حضرت علیؓ سے جید سند مرفوعاً روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں لہٰذا ان کو مسواک کے ذریعے پاک وصاف بنو۔

۸۔ پاک جگہ پر تلاوت کرنا:

پاک وصاف جگہ پر تلاوت کرنا مسنون ہے اور اس کیلئے سب سے افضل جگہ مسجد ہے۔

۹۔ قبلہ رو ہونا:

قرأت کے وقت قبلہ رو ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ آرام سے اور جم کر بیٹھنا مسنون ہے۔

۱۰۔ تعوذ پڑھنا:

قرأت کے آغاز سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم (النحل ۹۸)

جب تو قرآن پڑھنے لگے تو اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کے بارے میں پناہ مانگ۔

بسم اللہ پڑھنا:

سورۂ برأت کے سوا ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

۱۲۔ ترتیل سے پڑھنا:

تلاوت میں ترتیل مسنون ہے۔ خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ورتل القرآن ترتیلا اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قرأت

کے ساتھ حروف نما یا کر کے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن پڑھنے والے سے (قیامت کے روز بہشت میں داخل ہوتے وقت) کہا جائے گا تو قرآن پڑھتا جا اور (بہشت کے) اوپر چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ۔ بے شک (بہشت میں) تیری منزل اسی جگہ ہوگی جہاں تو قرآن کی آخری آیت پڑھ کر اسے تمام کرے گا۔ (ترمذی، ۲/۱۱۹، رقم ۲۹۲۳، ابن حبان، ۳/۱۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل روایت کے آخر میں ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور اس کے بالا خانوں میں چڑھتا جا۔ پس جہاں تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا ہی رہے گا خواہ وہ روانی سے پڑھے یا ٹھہر کر اطمینان سے پڑھے (مسند احمد)

۱۳۔ معانی پر غور کرنا:

تلاوت قرآن کے وقت اس کے مطالب و معانی پر غور کرنا مسنون ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

افلا یتدبرون القران ؛ محمد ۲۴)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔

یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے تم پر نازل کیا تا کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شب کو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا اور آپ نے سورہ بقرہ پڑھی اس طرح کہ جب آپ ﷺ کسی رحمت کی آیت کو پڑھتے تو رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی آیت پڑھتے تو ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے (ابوداؤد، نسائی)

ابوداؤد اور ترمذی نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص والتین والزیتون کو ختم تک پڑھے تو اس کے بعد اسے کہنا چاہئے بلی و انا علی ذلک من الشاهدین۔ اور جو شخص لا اقسم بیوم القیامه کو آخری آیت تک پڑھے یعنی الیس ذلک بقدر علی ان یحی

الموتی اس کو بلی (بیشک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے) کہنا چاہئے۔ اور سورہ والمرسلات پڑھنے والا جب فبای حدیث بعدہ یؤمنون تک پہنچے تو اس کو امنا باللہ (ہم لوگ خدا پر ایمان لائے) کہنا چاہئے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تو سبحان ربی الاعلیٰ فرماتے (احمد، داؤد)

۱۴۔ ایک آیت کو بار بار پڑھنا:

کسی ایک آیت کو بار بار پڑھنے اور اس کو دہرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں یہی آیت کا تکرار کرتے کرتے صبح کر دی۔ وہ آیت یہ تھی۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم وانک انت العزیز الحکیم (مائدہ ۱۱۸)

۱۵۔ خوش الحانی:

تلاوت میں خوش آوازی اور لب و لہجے کی درستگی مسنون ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں فرماتا جتنی توجہ سے اس بندے کی آواز سنتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام خوش الحانی سے پڑھتا ہو (بخاری، مسلم، احمد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی آوازوں سے قرآن کریم کے حسن و زینت کو ظاہر کرو (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبید اللہ بن ابو یزید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ ہم بھیان کے ساتھ ہو لئے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور (اجازت لے کر) ان کے ساتھ ہم بھی داخل ہو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک

الصوتی اس کو بلی (بیشک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے) کہنا چاہئے۔ اور سورہ والمرسلت پڑھنے والا جب فبای حدیث بعدہ یؤمنون تک پہنچے تو اس کو امنا باللہ (ہم لوگ خدا پر ایمان لائے) کہنا چاہئے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تو سبحان ربی الاعلیٰ فرماتے (احمد، داؤد)

۱۴۔ ایک آیت کو بار بار پڑھنا:

کسی ایک آیت کو بار بار پڑھنے اور اس کو دہرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ایک ہی آیت کا تکرار کرتے کرتے صبح کر دی۔ وہ آیت یہ تھی۔ ان تعذبھم فانھم عبادک و ان تغفرلھم و انک انت العزیز الحکیم (مائدہ ۱۱۸)

۱۵۔ خوش الحانی:

تلاوت میں خوش آوازی اور لب و لہجے کی درستگی مسنون ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں فرماتا جتنی توجہ سے اس بندے کی آواز سنتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام خوش الحانی سے پڑھتا ہو (بخاری، مسلم، احمد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی آوازوں سے قرآن کریم کے حسن و زینت کو ظاہر کرو (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبیداللہ بن ابو یزید سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہو لئے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور (اجازت لے کر) ان کے ساتھ ہم بھی داخل ہو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک

معمولی رہن سہن والے سادہ مزاج انسان ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہمارا نہیں (ابوداؤد)

۱۶۔ تلاوت کے وقت رونا:

قرآن مجید پڑھتے وقت رونا مستحب ہے اور جو عورت رونے کی قدرت نہ رکھتی ہو اس کو رونی کی صورت بنا لینی چاہئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ناگہاں آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں اشکبار ہو گئیں (صحیحین)

بیہقی نے سعد بن مالک سے مرفوع روایت بیان کی کہ بے شک یہ قرآن رنج اور صدمے کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ اس لئے جس وقت تم اس کو پڑھو اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنا لو (شعب الایمان)

۱۷۔ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا:

قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا زبانی تلاوت کرنے سے افضل ہے کیونکہ مصحف (قرآن) کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

ابوعبیدہ نے صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی کہ ناظرہ قرآن پڑھنے کو حفظ کے ساتھ قرآن پڑھنے پر وہی فضیلت حاصل ہے، جو فرض نماز کو نفل پر فضیلت ہے۔

۱۸۔ بات کرنے کے لئے تلاوت کرنا:

کسی سے بات کرنے کے لئے تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح تلاوت کے دوران ہنسنا، کپڑے یا کسی چیز سے کھیلنا یا کسی ایسی چیز کو دیکھنا جو تلاوت سے توجہ ہٹا دے سب مکروہ ہے۔

۱۹۔ تلاوت کا سننا:

تلاوت قرآن کا سننا اور اس وقت شور غل اور باتیں ترک کر دینا ضروری ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و اذا قرأ القرآن فاستمعو له و انصتوا لعلكم ترحمون .

''جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

۲۰۔ سجدہ تلاوت ادا کرنا:

آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے بہتر ہے اسی وقت کر لے، ورنہ جب بھی موقع ملے جلد سے جلد اس فریضے کو ادا کرے۔ قرآن کریم میں سجدے کی چودہ آیتیں ہیں۔

۲۳۔ باوضو ہاتھ لگانا:

قرآن کو باوضو ہاتھ لگانا چاہیے۔ اگر پانی میسر نہ ہو یا کوئی اور عذر ہو تو تیمم کر لے بغیر وضو کے زبانی پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۔ ختم القرآن کی اہمیت:

ختم قرآن کے دن روزہ رکھنا مسنون ہے۔ ختم قرآن میں اپنے گھر والوں اور دوستوں کو شریک کرنا چاہیے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ختم القرآن کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ مجاہد ہی سے روایت ہے کہ ختم القرآن کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

۲۶۔ ختم القرآن کی دعا:

ختم القرآن کے بعد دعا مانگنا سنت ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے قرآن ختم کیا اس کے لئے ایک قبول ہونے والی دعا ہے۔ (طبرانی)

حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے قرآن ختم کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی تو بے شک اس نے اچھے موقع پر اپنی بخشش طلب کی۔

۲۷۔ ختم قرآن کرنے کے بعد فوراً دوسرا ختم شروع کرنا:

ایک ختم سے فارغ ہوتے ہی دوسرا ختم شروع کر دینا مسنون ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابیؓ بن کعب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت قل اعوذ برب الناس پڑھتے تو الحمد سے پھر شروع کر دیتے اور اس کو پڑھ لینے کے بعد سورہ بقرہ سے اولئک ھم المفلحون تک تلاوت فرماتے۔ اس کے بعد ختم قرآن کی دعا فرما کر اٹھتے (ماخوذ اتقان/۲۷۹۔۳۰)

رمضان میں خواتین کے لئے چند نصیحتیں:

مردوں کی طرح عورتوں سے بھی شریعت اسلامیہ تقاضہ کرتی ہے کہ اس ماہ رمضان کو موقع غنیمت جانتے ہوئے اس میں ایسے کام کریں، جن سے خود ان کو اور ان کے دیگر اہل خانہ کو فائدہ پہنچ سکے۔

چنانچہ اس سلسلے میں چند نصیحتیں انتہائی مناسب ہیں

1۔ زیادہ سے زیادہ وقت کو عبادت، مثلاً تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار اور دعا وغیرہ کے لئے فارغ کرنا اس لئے کہ اس مہینے میں عبادت گزاروں کے اعمال کا بدلہ (ستر گنا) زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

2۔ اس مہینے کی قدر و قیمت کی طرف بچوں کی رہنمائی کرنا اور انہیں آہستہ آہستہ روزے کا عادی بنانا نیز ان کی عقلوں کے مطابق ان کے لئے رمضان کے احکام بیان کرنا تاکہ وہ اطاعت کے عادی اور نیک نوجوان بنیں۔

3۔ مختلف قسم کے کھانے تیار کرنے میں کم سے کم وقت خرچ کرنا کیونکہ رمضان کھانے پینے کا نہیں بلکہ عبادت کا مہینہ ہے اس لئے ہماری بہنوں کو ایسا کھانا تیار کرنا چاہیے جو ان کے اہل خانہ کے لئے مناسب ہو اور اس میں کسی طرح کا تکلف اور اسراف نہیں کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ چیز ان سے ضائع نہ ہو جائے جو کھانے سے زیادہ اہم ہے یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کھانا تیار کرنے میں اس قدر مشغول ہو جائیں کہ عبادت کے لئے فارغ نہ ہو سکیں، نیز اطاعت اور نیکیوں کے بڑھانے کا نہری موقع ان سے کھو جائے۔

4۔ نمازیں اول وقت میں ادا کرنا جیسا کہ نبی ﷺ سے مروی ہے (یہ حکم صرف رمضان کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے)

مرد و زن اجر میں برابر ہیں:

ان آیات و احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد و عورت اجر میں برابر ہیں:

اخروی اجر و ثواب کیلئے مرد و عورت کے درمیان مساوات کی بابت ارشاد باری ہے:

۱۔ من عمل صلحا من ذكر او انثى وهو مومن فلنحيينه حيوة طيبة ولنجزين اجرهم باحسن ما كانو يعملون۔ (النحل ۱۶/۹۷)

"مومن مردوں اور تو مومن عورتوں میں سے جو نیک کام کریں گے ہم (دنیا میں) انہیں بہترین زندگی دیں گے اور (آخرت میں) انہیں بہترین بدلہ دیں گے۔"

ومن يعمل من الصلحت من ذكر او انثى وهو مومن فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيرا (النساء ۴/۱۲۴)

"مومن مرد اور مومن عورتوں میں سے جو بھی نیک عمل کریں گی وہ جنت میں جائیں گی اور ایسے لوگوں پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائیگا۔"

یا ایھا الذین امنو اذا جائکم المومنت مھجرٰت فامتحنو ھن اللہ اعلم با یمنھن فان علمتمو ھن مومنت فلا ترجعو ھن الی الکفار (الممتحنہ ۱۰/۶۰)

"اے مومنو! اگر مومنہ عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پس اگر تم انہیں مومنہ پاؤ تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ لوٹاؤ"۔

اور فرمایا:

والذین یو ذون المومنین والمومنت بغیر ما اکتسبو افقد احتملو بھتانا و اثما مبینا (الاحزاب

"جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے ناکردہ فعل پر تکلیف دیتے ہیں وہ کھلے بہتان اور گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں"۔

یہ دین اسلام کا متفقہ مسئلہ اور ایک بدیہی امر ہے کہ اسلام کے جو احکام مردوں کے لئے فرض ہیں وہی عورتوں کے لئے بھی فرض ہیں البتہ عورتوں سے حیض ونفاس کے دنوں میں نماز مطلقاً ساقط ہو جاتی ہے اس کی قضا نہیں ہوتی۔

مسلم خاتون اور جنت کا راستہ:

کیا ہماری مسلم روزے دار اور فرمانبردار خواتین کوئی ایسا آسان راستہ جانتی ہیں جو انہیں جنت میں پہنچا دے؟ اگر نہیں جانتی ہیں تو میں ان کی خدمت میں نبی کریم ﷺ کی وہ احادیث پیش کرتا ہوں جن میں آپ نے دنیا و ہدایت و سعادت کے ایسے رستے کی رہنمائی کی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت تک پہنچانے والا ہے نیز اس پر چلنے سے میاں بیوی کے درمیان بہترین مضبوط ازدواجی تعلقات بھی استوار ہوں گے۔

1۔ شوہر کی خوشنودی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایما امرأۃ ماتت و زوجھا عنھا راض، دخلت الجنۃ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

''جس عورت کا اس حالت میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔''
اس لئے ہماری مسلم خواتین کو چاہیے کہ جس چیز میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو وہ اس میں زندگی بھر اپنے شوہروں کو خوش رکھیں، اور جنت میں داخلے جیسی کامیابی کو یقینی بنائیں۔

2۔ اپنے واجبات کو پورا کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا صلت المرأة خمسها، وصامت شهرها، وحصنت فرجها، وأطاعت زوجها، قيل لها ادخلي الجنة من أي ابواب الجنة شئت ۔

(ابن حبان صحیح الجامع رقم ۶۷۳)

''اگر کسی عورت نے پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، اور اپنے شوہر کی اطاعت کی، تو اسے کہا جائے گا تم جنت کی جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ''۔

3۔ بچوں پر رحم وشفقت اور ان کی اچھی تربیت کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک مسکین عورت اپنی دو بچیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس آئی، میں نے اسے کھانے کیلئے تین کھجوریں دیں، تو اس نے اپنی دو بچوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی اور خود کھانے کے ارادے سے تیسری کھجور اپنے منہ کی طرف اٹھائی، لیکن اس کی دو بیٹیوں نے اس سے وہ بھی مانگ لی، چنانچہ اس نے کھجور کو جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دو حصوں میں کاٹ کر ان کے درمیان تقسیم کر دیا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: اس کی یہ بات مجھے بہت پسند آئی، میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا کارنامہ ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان الله قد اوجب لها الجنة او اعتقها بها من النار (مسلم)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی" یا آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے اس کا رکھ دی کے سبب اسے آگ سے آزاد کر دیا"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من کن لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات فاتقی اللہ و اقام علیھن کان معی فی الجنۃ ھکذا، و اومأ بسبابۃ و الوسطی (مسند ابی یعلی)

"جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اور (کما حقہ) ان کی پرورش (اور نگہداشت) کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا اور آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھے کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا

خواتین کا وفد رسول کریم ﷺ کے دربار میں:

أتت اسماء بنت یزید بن السکن الی النبی ﷺ فقالت: انی رسول من ورائی من جماعۃ النساء المسلمات، کلھن یقلن بقولی و علی مثل رائی، ان اللہ بعثک الی الرجال و النساء فامنا بک و بإلھک و نحن معشر النساء مقصورات محدرات قواعد بیوت و ان الرجال فضلوا بالجمعات و شھود الجنائز و الجھاد، و اذا خرجوا الی الجھاد حفظنا لھم اموالھم و ربینا اولادھم، افشارکھم فی الاجر یا رسول اللہ؟ فالتفت رسول اللہ ﷺ بوجھہ الکریم الی اصحابہ فقال: ھل سمعتم مقالۃ امرأۃ احسن سوالا عن دینھا من ھذہ؟ فقالوا: لا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ انصرفی یا اسماء و اعلمی من ورائک من النساء ان حسن تبعل احداکن لزوجھا، و طلبھا لمرضاتہ، و اتباعھا لموافقتہ، یعدل کل ما ذکرت للرجال فانصرفت اسماء و ھی تھلل و تکبر استبشارا بمقالۃ النبی ﷺ (مسلم)

''حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، اور کہا میں مسلم خواتین کی طرف سے بھیجی گئی ہوں جو میں کہتی ہوں وہی سب کہتی ہیں اور جو میری رائے ہے وہی سب کی رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کے لئے مبعوث کیا ہے اور ہم سب آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی اتباع کی لیکن ہم عورتیں پردوں میں ملبوس اور گھروں میں مجبور ہیں اور مردوں کو جمعہ جنازہ اور جہاد میں حاضر ہونے کی فضیلت حاصل ہے اور جب وہ جہاد کیلئے نکلتے ہیں تو ہم ان کے اموال کی حفاظت اور ان کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں تو کیا اے اللہ کے رسول! ہم بھی اجر میں ان کے ساتھ شریک ہوں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک کو صحابہ کرام کی طرف پھیر کر فرمایا'' کیا تم نے کبھی کسی عورت سے اپنے دین کے متعلق اس سے بہتر سوال کرتے ہوئے سنا ہے؟'' صحابہ نے کہا'' اے اللہ کے رسول ﷺ نہیں'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' اے اسماء! جاؤ اور ساری عورتوں کو بتا دو کہ تم میں سے کسی عورت کا اپنے شوہر کی بہتر فرمانبرداری' اس کی مرضی کی جستجو اور اس کی موافقت کرنا ان سب فضائل کے برابر ہے جو تم نے مردوں کے لئے ذکر کئے ہیں'' تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بات سے خوش ہو کر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتی ہوئی واپس لوٹ گئیں''۔

جنتی خواتین:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

و نسائکم من اھل الجنۃ الودود الولود العنود علی زوجھا التی اذا غضب جائت حتی تضع یدھا فی ید زوجھا و تقول لا اذوق غمضا حتی ترضی

(بخاری شریف رقم:۱۷۸)

''اور تمہاری وہ عورتیں جنتی ہیں جو (اپنے خاوندوں سے) زیادہ محبت کرنے والی' زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور بار بار اپنے شوہر کی طرف لوٹنے والی ہوں اور جب کبھی (اس کا) شوہر اس سے

ناراض ہو جائے تو (وہ جنتی عورت) اس کے پاس آ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دے اور کہے کہ جب تک تم خوش نہیں ہو جاتے میں سو نہیں سکتی۔"

ودود: ایسی عورت کو کہتے ہیں جو اپنے شوہر کے لئے بہت ہی محبوب ہو۔

وہ اپنے ظاہر، اپنے سلوک، اپنے معاملات، شوہر کی خدمت اور بچوں کی تربیت میں ایسے وسائل اور طریقے استعمال کرے جو اسے شوہر کی نگاہ میں محبوب بنا دیں۔

ولود: زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت کو کہا جاتا ہے۔

ٹوود: ایسی عورت کو کہتے ہیں جو دینی اور دنیاوی تمام امور میں اپنے شوہر کے پاس نفع اور خیر لائے، مثلاً اچھی نصیحت کرنا، بہتر مشورہ دینا، اس کی غمخواری کرنا، تسلی دینا، مالی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اسکے مال اور اولاد کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس عورت کے اندر یہ صفات پائی جائیں وہ جنت کی حقدار ہے، تاہم ایسی صفات کی حامل عورتیں بہت قلیل ہیں۔"

میرے خیال میں میری ہر بہن کی یہ خواہش ہوگی کہ وہ جنتی ہو تو پھر وہ ان عمدہ صفات سے آراستہ کیوں نہیں ہوتی جنہیں اپنانے سے اس کا شمار بھی ان تھوڑی سی خواتین میں ہو جائے جو اس بلند و بالا مرتبے پر فائز ہونے والی ہیں:

1: مختلف طریقوں سے اپنے شوہر کے ہاں محبوب ہو اور اس کا تقرب حاصل کرو۔ حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رضی اللہ عنہا شادی کے وقت اپنی بیٹی کو حسب ذیل الفاظ سے نصیحت فرماتی ہیں:

انک خرجت من العیش الذی فیہ درجت، فصرت الی فراش لم تعرفیہ، و قرین لم تالفیہ، فکونی لہ ارضا یکن لک سماء، و کونی لہ مہادا یکن لک عمادا، فکونی لہ امۃ یکن لک عبدا، لا تلحفی بہ فیقلاک، ولا تباعدی عنہ فیسأک، ان دنا منک فاقربی منہ، و ان نای عنک فابعدی عنہ، واحفظی انفہ

و سمعه و عینه ، فلا یشمن منک الا طیبا ، ولا یسمع منک الی حسنا ، ولا ینظر الی جمیلا (فیض القدیر ج:۳ ص:۱۰۶)

''تم اب تک جس عیش وعشرت میں پلی ہو اس کو چھوڑ کر ایسے بستر پر جارہی ہو جس سے تم نا آشنا ہو اور ایسے ساتھی کے پاس جارہی ہو جس سے تم مانوس نہیں ہو تم اس کیلئے زمین بن جانا، وہ تمہارے لئے آسمان بن جائے گا تم اس کے لئے بستر بن جانا، وہ تمہارے لئے بلند وبالا عمارت بن جائے گا تم اس کیلئے لونڈی بن جانا، وہ تمہارے لئے غلام بن جائے گا تم اس سے بہت زیادہ مطالبات نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں ناپسند کرنے لگے گا، تم اس سے دور مت رہنا، ورنہ وہ تمہیں بھول جائے گا، اگر وہ تمہارے قریب آئے، تو تم اس کے قریب آجانا اور اگر وہ تم سے دور ہو جائے تو تم بھی دور ہو جانا، تم اس کی ناک اس کے کان اور اس کی آنکھ کی حفاظت کرنا، یعنی وہ تم سے صرف خوشبو سونگھے، صرف اچھی بات سنے اور صرف اچھائی دیکھے''

2۔ خاندانی منصوبہ بندی والوں کی باتیں مت قبول کرو، کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی شریعت اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے خلاف ہے اور اس لئے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے تاکہ آپ کی امت کے افراد کی تعداد زیادہ ہو۔

اور بچوں کو بچپن ہی سے اسلامی تربیت دینے کا اہتمام کرو، تاکہ وہ مستقبل میں اسلام کے باغیرت سپوت بنیں۔

3۔ اپنے شوہر کی تمام امور میں معاونت کرو، اگر وہ کچھ بھول جائے تو اسے یاد دلاؤ، اگر وہ کسی امر سے ناواقف ہو تو اسے بتادو، اور اگر وہ کسی چیز سے غافل ہو تو اسے متنبہ کردو، کیونکہ بہت سی ایسی خواتین ہیں جو اپنے شوہروں کے لئے حق اور سیدھے راستے پر چلنے کا سبب بنی ہیں۔

4۔ کوئی بھی گھر خاوند اور بیوی کے باہمی اختلاف اور الجھن سے خالی نہیں، اس لئے آپ کو وہ پانی بننا چاہیے جو چھوٹی سی چنگاری کو بجھادے تاکہ وہ چنگاری بڑی ہو کر خاندان اور اہل خانہ کو جلا کر خاکستر نہ کرے کیونکہ چھوٹی چھوٹی چنگاریوں سے آگ بنتی ہے۔

آپ کو خوشی اور سکون صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی حالت کو پہلے سے بہتر بنالیں، چاہے تمہیں اپنے حصے اور خواہش کو قربان ہی کرنا پڑے۔ یہ ممکن ہے کہ مستقبل میں آپ کی وہ خواہش بھی پوری ہو جائے۔ اور اگر آپ جنتی خاتون بننے کی خواہش مند ہیں ۔۔۔۔ جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں ۔۔۔ تو ایسا ہی کرنا۔

حقوق نسواں کے نام پر اسلام کے خلاف معاذ آرائی:

دشمنان اسلام، یہود و نصاریٰ اور اسلامی ممالک میں رہنے والے منافقین اور سیکولر عناصر جو ان کی سرگرمیوں کو سپورٹ کرتے ہیں ان کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں، سب مختلف انداز سے اسلام کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ اس سلسلے میں غور و فکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرے کیلئے سب سے مہلک اور خطرناک ہتھیار دو وسائل و ذرائع ہیں جنہیں دشمنان اسلام مسلم خواتین کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں چند باتیں قابل غور ہیں:

۱۔ عورت انتہائی کمزور، حساس اور کسی چیز سے بہت جلد متاثر ہونے والی جذباتی صفت ہے۔

۲۔ عورت بذات خود معاشرے کا نصف حصہ ہے اور مرد جو نصف ثانی ہے اس کی تربیت بھی عورت ہی کرتی ہے۔ گویا عورت ہی پورا معاشرہ ہے۔

۳۔ عورت ہی گھر کے بچوں کی قیادت کرتی ہے۔

۴۔ عورت (بھی) اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق باز پرس ہوتی ہے۔

۵۔ عورت بچوں کی تعلیم، تربیت اور ان کی ذہن سازی کرتی ہے۔

۶۔ مذکورہ تمام چیزیں ہماری خواتین کی بھاری ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

اس لئے سید قطب رحمہ اللہ نے خواتین کو قلعہ (یعنی گھر) کا نگہبان قرار دیا ہے۔

۷۔ اب آپ تصور کریں کہ اگر نگہبان ہی بگڑ جائے یا غلط اور فاسد افکار کی حامل ہو تو اس گھر کا کیا

حشر ہوگا؟ یقیناً ایسی صورت میں بڑے ہی بھیانک نتائج برآمد ہوں گے اس لئے ہماری مسلم خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ دشمنوں کی فریب سے آگاہ رہیں اور اپنے اوپر ہونے والے مسلسل حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے _____ مندرجہ ذیل باتوں کا التزام کریں:

1۔ اپنے دین کی اتباع اوامر کی پیروی کرنا نیز نواہی سے اجتناب کرنا تاکہ اپنے آپ کو انحراف و الحاد سے محفوظ رکھ سکیں۔

2۔ تمام ممکنہ وسائل کے ساتھ دوسری خواتین کو بھی اتباع دین کی دعوت دینا اور اس پر آمادہ کرنا۔

3۔ دینی بصیرت اور علم نافع حاصل کرنا اور مطالعہ کے ذریعے مسلمانوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے آگاہ رہنا۔

مسلم خاتون کو گمراہ کرنے کیلئے دشمنوں کا طریقہ:

دشمنان اسلام، ہماری مسلم خواتین اور ان کی زندگی کے تمام مراحل میں مختلف قسم کے کئی طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں ان کے بعض طریقے حسب ذیل ہیں:

۱۔ پڑھے، سنے اور دیکھے جانے والے تمام ذرائع ابلاغ مثلاً خواتین سے متعلق مختلف میگزین، انجسٹ، اخبارات و رسائل کے رنگین صفحات اور "تحقیق" کے نام پر شائع ہونے والے فحش مضامین نیز فاسد فلمیں اور ڈرامے وغیرہ۔

ان ذرائع ابلاغ کا ظاہری مقصد خواتین کے "معاملات" پر توجہ دینا ان کے "مسائل" کا حل تجویز کرنا اور ان کے "حقوق" کی حمایت کرنا ہے۔

لیکن ان کا باطنی اور پوشیدہ مقصد ایسی لڑکیوں کی تصاویر پیش کرنا ہوتا ہے جو عریاں اور شرم و حیا نیز اخلاق سے بالکل عاری ہوتی ہیں۔

۲۔ کلی آزادی کی دعوت دینا۔

۳۔ تمام عہد و موروثی اور طبعی چیزوں کو چھوڑنے اور اباحیت (سب جائز ہے) کی دعوت دینا۔

۴۔ فلمی پوسٹروں اور رسالوں کے ذریعے اسلامی اقدار سے منحرف گلوکار اور اداکار مردوں اور

خواتین کے حالات سے مسلسل روشناس کرانا۔

۵۔ نت نئے مہنگے اور عریاں فیشن کے لباس، جوتے اور دیگر اشیاء متعارف کرانا۔

۶۔ مسلم خواتین کو گھر سے باہر مردوں سے مل جل کر کام کرنے اور مردوں سے اختلاط کی دعوت دینا۔

۷۔ اخبارات و رسائل کے ذریعے "گوشہ ادب" "قارئین کے افکار و خیالات" اور "انٹرویو" کے نام پر خواتین کو عشقیہ شاعری غزلیں اور ایسے طریقے سکھانا جس سے ان کے جذبات بھڑک سکتے ہوں۔

۸۔ اخبارات میں تعارف کے صفحات کے ذریعے لڑکیوں کو لڑکوں سے خط و کتابت کرانا، اس کو "دو جنسوں کے درمیان مراسلات" (یا قلمی دوستی) کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۸۷۰ء میں (بولہ) ماسونی نے کہا تھا: "یقین کیجئے کہ ہم اس وقت تک دین پر غالب نہیں آسکتے جب تک کہ عورتیں ہمارے ہر کام میں شریک ہو کر ہمارے شانہ بشانہ نہ چلنے لگیں۔"

اور محمد طلعت حرب پاشا اپنی کتاب (امامۃ والحجاب) میں رقمطراز ہیں: (عالم اسلام میں) بے پردگی اور اختلاط مرد و زن کو رواج دینا یورپ کی بڑی پرانی خواہش ہے اور عالم اسلام میں جو بھی یورپ کے مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے دل میں دونوں چیزوں کو عام کرنے کی ضرور خواہش ہوتی ہے۔"

خواتین اور گھروں میں پائی جانے والی برائیاں:

۱۔ لوگوں کے ہاں حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں:

یہ دور قول و فعل کے تضاد کا دور ہے۔ چھوٹے بچے بہت سی باہم متضاد چیزوں پر پرورش پاتے ہیں۔ وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں سنتے ہیں کہ وہ حرام ہیں، لیکن وہ انہیں اپنے گھروں میں موجود پاتے ہیں، اس طرح ان کے بارے میں ان کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے، وہ انہیں خطرناک نہیں سمجھتے، بلکہ ان سے مانوس ہو جاتے ہیں۔

ویشأ نا شی الفتیان فیما علیٰ ما کان عودہ ابوہ

''ہمارے ہاں نوجوان نسل اس چیز پر زندگی بسر کرتی ہے جس کی ان کا باپ انہیں عادت ڈالتا ہے۔''

2۔ ٹی وی، ریڈیو، کمپیوٹر اور ٹیپ ریکارڈر:

ٹیلی ویژن، ریڈیو، کمپیوٹر اور ٹیپ ریکارڈر جیسے آلات میں بھلائی اور برائی دونوں موجود ہیں لیکن بھلائی کی نسبت برائی زیادہ اور غالب ہے جیسا کہ شراب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما .

''شراب اور جوئے میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کے لئے کچھ منافع بھی ہے لیکن ان کے نقصانات ان کے منافع سے زیادہ ہیں''

ان چیزوں میں حرام گانے، گندی فلمیں، شور مچانے والی موسیقی، جرائم کے مناظر، عریانیت، اختلاط مرد و زن اور مسلمان بچیوں کے لئے اچھے اخلاق کو بگاڑنے اور حیا کو ختم کرنے کی دعوت ہوتی ہے علاوہ ازیں ان پر ہمارے دین اسلام کے خلاف اور زہریلے افکار کی نشر و اشاعت بھی ہوتی ہے اور شرعی احکامات کا تمسخر بھی اڑایا جاتا ہے۔ کیا ہماری مائیں اور بہنیں ان سب چیزوں کو سمجھتی ہیں۔

3۔ عزت کے منافی اختلاط:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھما الشیطان (ترمذی: ج ۱۱۷۱)

''جب بھی کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار : افرأیت الحمو؟ قال الحمو الموت (متفق علیہ)

"اپنے آپ کو عورتوں کے درمیان جانے سے بچاؤ۔ انصار کے ایک شخص نے کہا دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: دیور موت ہے"۔ (حمو) سے مراد ایسا شخص ہے جو شوہر کا قریبی ہو جیسے بھائی اس کا بھتیجا اور چچازاد بھائی وغیرہ۔

آج کل ایک ہی گھر میں بہت سے عزیز و اقارب ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی۔ چچازاد بھی ہوتے ہیں اور پھوپھی زاد بھی۔ ماموں زاد بھی ہوتے ہیں اور خالہ زاد بھی۔ اس میں لوگ نہ کوئی حرج سمجھتے ہیں اور نہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی گردانتے ہیں جبکہ بسا اوقات ان گھروں میں ایسے ایسے فسادات پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس لیے پیارے نبی ﷺ نے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلم خاتون کا حجاب:

پردہ ایسے چند احکامات کا نام ہے جو عورت کی کرامت، عفت، حیا، نسوانیت اور اس کے دین کی حفاظت کریں اور عورت کا اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپنا انہی احکامات پردہ میں سے ایک حکم ہے۔ نیز عورت کا اپنے گھر میں رہنا پردے کے اہم احکامات میں سے ایک اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلوة وءاتين الزكوة واطعن الله ورسوله (الاحزاب ۳۳/۳۳)

"اپنے گھروں میں رہو اور سابق دور جاہلیت کی طرف بناؤ سنگار اور نمائش نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اطاعت کرو"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف یہ فرما کر تبرج (بناؤ سنگار) کا دروازہ بند نہیں کیا کہ "اپنے چہروں کو ڈھانپ لو" بلکہ یہ بتایا ہے کہ گھر میں ٹھہرنا اور غیر محرم مردوں سے چھپنا اور پردہ کرنا ہی وہ

چیز ہے جو عورت کو تبرج (بناؤ سنگار) سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و اذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب ۔ (الاحزاب ۵۳/۳۳)

"جب تم ان سے کچھ مانگو تو پردے کی آڑ سے مانگو"۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کیا حکمت ہے؟ وہ حکمت یہ ہے:

ذلکم اطھر لقلوبکم و قلوبھن (الاحزاب ۵۳/۳۳)

"یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ چیز ہے"

سبحان اللہ! پردے کے اس حکم میں عورت کی مکمل حمایت اور کسی ذلت و رسوائی میں پڑنے سے پورا پورا بچاؤ اور حفاظت ہے نیز اس میں فتنے کے تمام ممکنہ دروازوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

ہماری مسلمان بچیاں ان واضح اور جلیل القدر مفاہیم و احکام سے کس قدر لاتعلق ہیں!

آج ہماری خواتین کے پاس بہت ہی عجیب و غریب طرز و رنگ کے حسین پردے پائے جاتے ہیں۔ تمام خواتین اپنے مزاج اور اپنی خواہش کے مطابق پردہ ایجاد کئے ہوئے ہیں اور کپڑے کے اس ٹکڑے کے ساتھ کمیت، کیفیت اور قد و قامت کے اعتبار سے گویا کھیل رہی ہیں۔

چنانچہ بعض پردے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر سے چہرا اپنی رنگ، میک اپ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ ایسے دکھائی دیتا ہے جس طرح صبح نمودار ہوتی ہے۔

اور بعض پردوں میں آنکھ کیلئے اتنے بڑے بڑے سوراخ ہوتے ہیں کہ ان سے آنکھ کے آس پاس کا حصہ بھی نظر آتا ہے۔ ایسے پردے کا ہونا نہ ہونے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

جبکہ بعض خواتین چہرے پر تو پردہ ڈال لیتی ہیں تاہم نیچے سے ان کے باریک کپڑے جسم کو ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ پردے کی اور بھی غلط شکلیں پائی جاتی ہیں۔

تو اے اللہ کی بندی! اللہ رب العزت سے ڈر اور پردے کی قدر و قیمت کو جان اور شرعی پردہ کر اور جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ سب سے بہتر پردہ یہ ہے کہ انہیں گھروں میں رکھا جائے اور وہ بغیر کسی شرعی ضرورت کے باہر نہ نکلیں اور جب نکلیں تو انسانی بھیڑ کی شکلوں سے مکمل

پردہ کرنے میں۔

شرعی پردے کے متعلق چند ضروری شرطیں حسب ذیل ہیں:

1۔ پردہ پورے بدن کو ڈھانپنے والا ہو۔ اللہ کا فرمان ہے:

یدنین علیھن من جلابیبھن (الاحزاب ۳۳/۵۹)

"وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیں۔"

(عربی میں) "جلباب" ایسے لمبے کپڑے کو کہتے ہیں جو پورے بدن کو ڈھانپ دے اور "اوناء" سے مراد اناکا ہے اس لئے وہی پردہ شرعی ہوگا جو پورے جسم کو ڈھانپ دے۔

2۔ پردے کے لئے ضروری ہے کہ وہ موٹا ہو باریک اور شفاف نہ ہو اس لئے کہ پردے کا مقصد بدن کو چھپانا ہے اور اگر وہ مکمل ساتر نہ ہو تو اس کو حجاب (پردہ) نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اجنبی نگاہ کے لئے رکاوٹ نہیں ہے۔

3۔ وہ بذات خود زینت یا شوخ اور جاذب نظر نہ ہو اللہ کا ارشاد ہے:

ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا (النور ۲۴/۳۱)

"وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔"

یہاں (ماظھر منھا) سے مراد وہ ظہور ہے جو بلا قصد و ارادہ کے ظاہر ہو۔ اور اگر کوئی پردہ بذات خود زینت ہو تو اس کا اوڑھنا درست نہیں اور نہ اس کا نام پردہ رکھا جا سکتا ہے اس لئے کہ پردہ تو وہ ہوتا ہے جو غیر محرموں کیلئے زینت کو ظاہر نہ ہونے دے۔

4۔ وہ کشادہ ہو تنگ نہ ہو کہ تنگی کی وجہ سے بدن کا کوئی حصہ بالخصوص شرمگاہ یا نتھے کی جگہیں ظاہر ہو رہی ہوں۔

5۔ کپڑا معطر اور مردوں کو بھڑکانے والا نہ ہو۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

(ان المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا و کذا (ترمذی)

"اگر کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس سے گزرے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے"

ایک اور حدیث میں ہے:

ان المرأة اذا استعطرت فمرت على قوم ليجدوا ريحها فهي زانية (ابو داؤد، النسائی)

"اگر کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے تا کہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے"

6۔ کپڑے میں مردوں سے مشابہت نہ ہو۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

لعن النبی ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجال (بخاری)

"نبی ﷺ نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی"

ایک اور حدیث میں ہے:

لعن النبی ﷺ المخنثين من الرجال و المترجلات من النساء

(صحیح بخاری ح:۵۸۸۶)

"اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی"

یعنی وہ عورتیں جو اپنے لباس اور شکل و صورت میں مردوں کی مشابہت کرتی ہیں جیسا کہ اس دور کی بعض عورتیں کرتی ہیں اور مخنث سے مراد ایسے مرد ہیں جو اپنے لباس، بول چیت اور دیگر چیزوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں ہم اللہ رب العزت سے عافیت اور سلامتی کی درخواست کرتے ہیں۔

اس طرز عمل سے باز رہنے والے کہاں ہیں۔؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ

(ابن ماجہ صحیح الجامع رقم:۱۰۵۰)

''رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کتا یا تصویر ہو''

بہت سے مسلمانوں کے گھر جاندار وں کی تصویروں اور مجسموں مثلاً آدمی ہاتھی اونٹ پرندے اور دیگر حیوانات کی تصویروں اور مجسموں سے بھرے پڑے ہیں۔ بعض تصویریں اور مجسمے تحفے کے طور پر ایک دوسرے کو دیے جاتے ہیں اور عام طور پر مجلس گاہوں اور گھروں کی زینت کے لئے رکھے جاتے ہیں۔

یہ تصویریں اور مجسمے گھر میں فرشتوں کے داخلے کیلئے رکاوٹ ہیں اور جس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی کیونکہ وہ شیطانوں کا اسٹیج ہوتا ہے۔

یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنی بیٹھک اور دفتر کی دیواروں پر اپنی یا اپنے آباء واجداد یا اپنے بڑوں کی بڑی بڑی اور رنگین تصویریں آویزاں کرتے ہیں۔ بہر حال اپنے گھروں کو ان خرافات بچائیں اور ایک مکمل دینی گھرانہ بنائیں۔

خدارا اپنے گھروں کے ماحول کو اور اپنی مجلسوں کو اسلامی طور طریقوں سے مزین کریں۔

ہماری مجالس:

عموماً مجلسوں کے کچھ شرعی آداب ہوتے ہیں جن سے بے اعتنائی اور غفلت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ان سے بے پروائی برتنے پر یہ مجلسیں اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور ایمانی مجالس نہیں رہیں گی بلکہ ناپسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کا شکار ہو جائیں گی اور تمام شرکا مجلس گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

کچھ مجالس خواتین کے ساتھ خاص ہوتی ہیں مثلاً رشتہ دار عورتوں سہیلیوں اور پڑوسی خواتین کی مجلسیں۔

خواتین کی ان مجالس میں مندرجہ ذیل باتوں کا اہتمام کرنا ضروری ہے:

ان مجلسوں میں اچھی نیت کرنا:

ہر عمل کی ایک نیت ہوتی ہے' ار مجالس میں بیٹھنا بھی ایک عمل ہے نیز اس کے دائرے میں بہت سے اعمال آتے ہیں' مثلاً گفتگو کرنا' سننا' اور حرکت کرنا وغیرہ۔ اس لئے اگر خواتین اجر و ثواب چاہتی ہیں تو انہیں ان مجالس میں باہمی ملاقات یا صلہ رحمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تقرب کی نیت کرنی چاہیے۔

مجلس میں سنن اور شرعی آداب کا نفاذ مثلاً:

1۔ مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور مجلس میں داخل ہو کر سلام کہنے والی ہر خاتون کے سلام کا جواب دینا۔

2۔ مجلس کے آخر میں بیٹھنا اور درمیان مجلس سے کسی کو نہ اٹھانا۔

3۔ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

4۔ اگر کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کے لئے برحمک اللہ کہنا۔

5۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا' اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا۔

6۔ مجلس کے آخر میں کفارۃ المجلس کی یہ دعاء پڑھنا۔

سبحانک اللھم و بحمدک ، اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک (ترمذی عن ابی ہریرہ ح:۳۴۳۳)

اے اللہ! اپنی خوبیوں اور تعریفوں کے ساتھ تو پاک ہے' میں گواہی دیتی ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتی ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتی ہوں۔

خواتین کی مجالس کی بعض خرابیاں:

1۔ بہت زیادہ گفتگو کرنا جو اگرچہ مباح ہے تاہم غیر مفید ہے نیز فضول بحث کرنا یا گھٹیا باتوں کو بار

بار دہرانا۔

2۔ غیبت اور چغلی کرنا اور ہنسی مذاق کے طور پر یا بات پھیلانے کی غرض سے دوسروں کی عزت و آبرو سے کھیلنا۔

3۔ ایسا غیر شریفانہ لباس پہننا جس سے بے پردگی ہو نیز مردوں کی طرح بال کھلے چھوڑ دینا۔

4۔ بکثرت میل جول کا اہتمام کرنا اور مجالس منعقد کرنا یا بلا ضرورت دیر تک کسی کے پاس بیٹھنا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

زر غبا تزدد حبا (زر غبا عن ابی ہریرۃ جامع الصحیح رقم: ۳۵۶۸)

''وقفے وقفے سے (ایک دوسرے کی) زیارت کیا کرو تمہاری محبت بڑھ جائے گی۔''

5۔ نمازوں کو چھوڑ دینا یا انہیں ان کے اوقات سے عورت کے گھر واپس پہنچنے تک موخر کرنا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فویل للمصلین۔ الذین ھم عن صلاتھم ساھون (الماعون ۱۰۷/۴۔۵)

6۔ گفتگو کرتے وقت بلند آواز سے ایک ساتھ بولنا۔ عموماً خواتین ایک ہی وقت کئی یا ساری بولتی رہتی ہیں اور ان کی آواز مجلس سے باہر تک سنائی دیتی ہے۔

7۔ کھانے پینے کی چیزوں میں اسراف کرنا۔ خصوصاً ان مجالس کے موقعہ پر۔

8۔ سرگوشی کرنا۔ یعنی ایک خاتون کا دوسری خاتون سے چپکے چپکے باتیں کرنا جو کہ تیسری خاتون کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔

رمضان میں عمرہ

(مع طریقہ)



رمضان میں عمرہ

رمضان کے مہینے میں جن نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ کے تقرب کا حصول ممکن ہوتا ہے ان میں سے ایک عمرہ بھی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"عُمْرَةٌ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً" (بخاری رغیرہ عن جابر الجامع رقم: ۳۹۷۲، ۳۹۷۷)

"رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے:

عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَّعِيْ" (متفق علیہ)

"رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے رمضان میں عمرہ کرنے کے لئے مکہ کا سفر کیا، اس کیلئے حج کا اجر وثواب ہے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عمل کا ثواب بہت بڑا ہے، تاہم رمضان میں عمرہ کرنے والے سے، حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوسکتی۔

کتنی ہی بہتر بات ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ہماری مسلم خواتین اپنے گھر والوں کے ساتھ رمضان میں چند دنوں کے لئے بیت اللہ شریف کا ایمان افروز سفر کریں، کیونکہ یہ ایسا سنہری موقع ہے جس کی قیمت نہیں لگائی جا سکتی۔

رمضان میں عمرہ کرنے کا اللہ رحمن رحیم کی طرف سے جو اجر عظیم حاصل ہوتا ہے، وہ تو ایک مسلم حقیقت ہے، مزید برآں یہ مسلم خواتین کے لئے عبادت کی تربیت بھی ہے اور اطاعت کے سفر کو جاری رکھنے کے لئے زاد راہ کا کام بھی دیتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہاں مقدس مقامات کی زیارت ہوتی ہے، مثلاً کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا، زمزم کا پانی پینا، اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا جس کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ" (بخاری و مسلم)

"میری اس مسجد میں (اداء کی گئی) ایک نماز مسجد حرام کے سوا، دیگر تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔"

اس لئے ہماری خواتین کو چاہیے کہ اگر ان کے پاس استطاعت ہو تو وہ رمضان میں بیت اللہ کی زیارت ضرور کریں۔

عمرہ کے فرائض

عمرہ کے فرائض دو ہیں۔

۱۔ احرام باندھنا (مع نیتِ عمرہ اور تلبیہ) ۲۔ طواف کرنا۔

عمرہ کے واجبات:

عمرہ کے واجبات دو ہیں۔

۱۔ حلق یا قصر ۲۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

سفر عمرہ سے قبل:

۱۔ جب حج یا عمرہ کا ارادہ کریں تو سب سے پہلے گناہوں سے توبہ کریں اور بندوں کے حقوق ادا کریں، کہا سنا معاف کرائیں، خصوصاً عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح و صفائی کر کے دل صاف کریں۔

۲۔ سفر حج حلال مال سے کریں کیونکہ حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا اور اس کا ثواب نہیں ملتا اگرچہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ مبارک سفر محض اللہ جل شانہٗ کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل اور ثواب آخرت کے حصول کیلئے کریں۔

عمرہ کا طریقہ:

روانگی سے قبل:

روانگی سے قبل تمام ضروریات اور انتظامات سے فارغ ہو جائیں۔ مثلاً سامانِ سفر، پاسپورٹ، ٹکٹ، ضروری ادویات وغیرہ چیک کر لیں۔

احرام کی تیاری:

سر کے بال سنوار لیں، غیر ضروری بالوں کی صفائی کر لیں، ناخن کاٹ لیں اور

احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں۔

احرام باندھنا:

خواتین حسب معمول سلے ہوئے کپڑے اور جوتے موزے وغیرہ پہنی رہیں۔
(احرام کے لفظی معنی کسی چیز کو حرام کرنا ہے اور مجازاً ان چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں)
نوٹ: خواتین میں سر کیلئے جو احرام کا رومال مشہور ہے اس کا باندھنا ضروری نہیں، لیکن اگر باندھیں تو وضو کرتے وقت اسے کھول کر یا اس کے اندر ہاتھ ڈال کر سر کا مسح ضرور کریں۔

احرام کے نفل:

اب احرام کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔ ان کے علاوہ کوئی دوسری سورہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد دعا کریں البتہ نیت اور تلبیہ نہ پڑھیں اور گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

میں اللہ کا نام لے کر نکلی، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(بہتر صورت یہ ہے کہ جب ہوائی جہاز میں اطمینان سے سوار ہو جائیں اور کچھ دیر گزر جائے تو نیت کر لیں اور تلبیہ کہیں کیونکہ احرام کی پابندیاں نیت اور تلبیہ سے شروع ہو جاتی ہیں البتہ اس میں اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ میقات گزر جائے)

عمرہ کی نیت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتی ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔

تلبیہ:

نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھیں، مرد حضرات قدرے بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک ساری تعریف اور ساری نعمتیں اور سارا ملک آپ ہی کے لئے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ

اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے آپ کی مانگتا ہوں۔

دورانِ سفر:

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھتی رہیں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر حالت میں تلبیہ پڑھتی رہیں، نگاہوں کی حفاظت کریں، اخبار و رسائل پڑھنے سے اور لایعنی (فضول باتوں) سے بچیں اور جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔

ممنوعات احرام سے بچیں:

نیت اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام میں داخل ہو گئی، اب احرام کے ممنوعات سے بچنے کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ ممنوعات (یعنی جنایات) قصداً کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا کسی کے زبردستی کرنے سے، ساری صورتوں میں جزاء (قربانی یا صدقہ یا روزہ) واجب ہو گی۔

مکہ معظمہ میں داخلہ:

جب مکہ معظمہ قریب آ جائے تو ذوق و شوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے، دعا و استغفار کرتے ہوئے داخل ہوں۔

مکہ معظمہ میں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اپنے لئے رہائش کا بندوبست کریں، سامان قیام کی جگہ پر رکھ دیں تا کہ دل اس میں الجھا نہ رہے اور اگر آرام کی ضرورت ہو تو کچھ دیر آرام کر لیں۔ پھر وضو کر کے تلبیہ پڑھتے ہوئے حرم شریف جائیں۔ (ایسی خواتین جو حالتِ ایام میں ہوں، وہ مسجد حرام نہ جائیں اور فراغت کے بعد عمرہ کریں۔ جب تک فراغت نہ ہو تو احرام کے ممنوعات سے بچتی رہیں)

مسجد حرام میں حاضری:

مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں۔ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔ البتہ باب السلام سے داخل ہونا افضل ہے۔ داخلہ کے وقت پہلے دایاں قدم اندر رکھیں اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ۔

اے اللہ ہمارے لئے اپنی جوارِ رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور ہمارے لئے رزق آسان فرما دیجئے۔

اگر دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اس مضمون کی دعا مانگنا بھی کافی ہے۔ اس کے ساتھ نفلی اعتکاف کی نیت بھی کر لیں۔

بیت اللہ پر پہلی نظر:

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو ۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳ مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں۔ بہتر ہے کہ راستے سے ہٹ کر کھڑی ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہیں دعا مانگیں اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا

وَتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا.

یا اللہ آپ ہی سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سلامتی ہے، اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھئے۔ یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی تعظیم و تکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دیجئے۔ اور پہلی نظر میں یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ مجھے مستجاب الدعوات دیتا۔ اکابر سے منقول ہے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے:

طواف کے لئے مطاف (یعنی طواف کی جگہ) میں آئیں۔ حجر اسود کی طرف چلیں۔ حجر اسود کے قریب پہنچ کر طواف کرنے والوں سے ایک طرف ہو جائیں اور حجر اسود کے سامنے زمین کے فرش پر ایک سیاہ پٹی بنی ہوئی ہے اس پر پہنچیں۔ (اگر نماز کھڑی ہونے والی ہو یا امام صاحب خطبہ دے رہے ہوں تو طواف کرنا درست نہیں۔)

طواف کی نیت:

اب بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں کالی پٹی کے بائیں طرف کھڑی ہو کر عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیں اور قبول فرمالیں۔

اب کالی پٹی پر آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک تکبیر تحریمہ کی طرف اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. کہیں پھر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر حجر اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر اس چیز کو بوسہ دیں۔ بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہو، لہٰذا حالتِ احرام میں صرف اشارہ کیا جائے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ دی ہیں۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. پڑھیں اور

ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں، اب تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیں۔

طواف:

کالی پٹی پر اشارہ کرنے کے بعد کھڑی کھڑی دائیں طرف مڑ جائیں اور طواف شروع کر دیں۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا (مردوں کیلئے) سنت ہے۔ عورتوں کیلئے ایسا کرنا درست نہیں۔ دورانِ طواف نگاہ سامنے رکھیں۔ طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا خلافِ ادب ہے۔ بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتی رہیں، طواف حطیم باہر کریں۔ حطیم کے درمیان سے نہ گزریں۔

طواف کے ہر چکر کے لئے جو دعائیں اکثر کتابوں میں مذکور ہیں، ان کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر ہے کہ وہ دعائیں مانگیں جو زبانی یاد ہوں اور سمجھ میں آ رہی ہوں۔ البتہ رکنِ یمانی (بیت اللہ کا کونہ جو حجرِ اسود سے پہلے ہے) سے حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا کرنا ثابت ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

پھر حجرِ اسود کی کالی پٹی پر پہنچیں اور حجرِ اسود کا استلام یا اشارہ کریں۔ اس طرح طواف کا یہ ایک چکر (شوط) پورا ہو گیا۔ اب اسی طرح اور چھے چکر پورے کریں۔ ہر چکر میں کالی پٹی پر آئیں اشارہ کریں اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. پڑھیں۔ اگر پورا نہ گھوم سکیں تو صرف چہرہ بیت اللہ کی طرف کر کے اشارہ اور دعا پڑھ لیں۔ رکنِ یمانی کو (صرف) چھونا ثابت ہے، بشرطیکہ کہ خوشبو نہ لگی ہو (یہی مسلک ملتزم سے چمٹ کر دعا کرنے کا ہے)۔ طواف باوضو کرنا ضروری ہے۔ طواف یا سعی میں چکروں کی تعداد بھول جائیں تو کم از کم مقدار پر اعتبار کیا جائے۔

طواف کی دو رکعت:

پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے ورنہ جہاں کہیں آسانی سے جگہ ملے، دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کریں اور نماز کے بعد مختصر دعا کریں، البتہ مکروہ (یعنی فجر کے بعد اور عصر سے مغرب تک کا) وقت ہو تو اس کے گزرنے کا انتظار کریں۔

آبِ زمزم:

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر آبِ زمزم پینا مستحب ہے۔ آبِ زم زم قبلہ رخ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پئیں۔ شروع میں بِسْمِ اللّٰہ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ. کہیں اور یہ دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور شفاء کامل کا طلب گار ہوں۔

(زم زم کے پانی سے وضو کرنا بلا کراہت جائز ہے)

صفا مروہ کے درمیان سعی:

اب سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے کالی پٹی پر واپس آئیں اور حجرِ اسود کا نواں استلام کریں (اگر بھول گئے تو کوئی جزاء نہیں) پھر سعی کے لئے صفا کی طرف جائیں۔ بابِ الصفا سے جانا مستحب ہے۔ صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آسکے پھر سعی کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی (سات چکر) کرتی ہوں۔ آپ اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔

پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لئے ملک اور اُسی کے لئے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی۔

قیمہ بھرے کریلے

اشیا:

قیمہ	ایک سیر	بڑے سائز کے کریلے	سوا سیر
مرچ	ایک چائے کا چمچہ	نمک	ایک چائے کا چمچہ
زیرہ	ایک چائے کا چمچہ	دھنیہ	ایک چائے کا چمچہ
ٹماٹر	ایک پاؤ	ادرک	ایک چھوٹی ڈلی
پیاز	ایک پاؤ	ہری مرچیں	دو عدد
ہرا دھنیہ	ایک گڈی	گھی	ایک پاؤ

ترکیب: قیمہ ابال کر اسے باریک چن لیں۔ پیاز باریک کاٹ کر قتلے جیسی بنا لیں۔ ادرک، ہری مرچوں، دھنیہ، ٹماٹر کو بھی باریک کاٹ لیں۔ گرم مسالہ، دھنیہ، سفید زیرہ باریک پیس لیں۔ کریلوں کی کڑواہٹ دور کریں۔ پسا اور کٹا ہوا سارا مسالہ قیمے میں ملا دیں۔ یہ قیمہ کریلوں میں بھر دیں اور انہیں گھی میں دھیمی آنچ پر باری باری تلیں یہاں تک کہ خوب سرخ ہو جائیں۔ قیمہ بھرے کریلے تیار ہو جائیں گے۔

قیمہ اور کھوپرا

اشیاء:

قیمہ	آدھ سیر	کھوپرہ	دو ٹکیاں
پیاز	آدھ پاؤ	دہی	آدھی پیالی
گھی	پون پیالی	سرخ مرچ پسی ہوئی	ایک چھوٹا چمچہ
ادرک پسا ہوا	دو چھوٹے چمچے	لہسن پسا ہوا	دو چھوٹے چمچے
ہلدی	آدھا چھوٹا چمچہ	نمک	ایک چھوٹا چمچہ
کالا زیرہ	ایک چھوٹا چمچہ	الائچی کلاں	چار عدد
لونگ	چار عدد		

ترکیب: مسالے پیس کر قیمہ میں لگا دیں اور دہی بھی ملا دیں پھر ایک دیگچی میں گھی گرم کر کے پیاز کو باریک کاٹ کر بادامی رنگ کی تل لیں۔ تیار شدہ قیمہ کو گھی کا بگھار دیں تھوڑا پانی قیمہ میں ڈال کر دیگچی کو ڈھانپ دیں تا کہ قیمہ گل جائے۔ کھوپرا چھیل کر کدوکش کر لیں اور گھی میں تل کر الگ رکھ لیں۔ قیمہ کو اچھی طرح بھونیں اور پسا ہوا کھوپرا اس پر بچھا دیں اور پھر اس طرح بھونیں کہ کھوپرا قیمہ میں بالکل مل جائے اگر آپ پتیلی دم پر لگا دیں تو جلد ہی قیمہ گھی چھوڑ دے گا۔

قیمہ اور پہاڑی مرچ

اشیاء:

قیمہ	ایک سیر	پہاڑی مرچیں	ایک سیر
گھی	ڈیڑھ پاؤ	دہی	ایک پاؤ
پیاز	پانچ گٹھی	لہسن	ایک پوتھی
پسا ہوا گرم مسالہ	تین تولے	ہرا دھنیہ	ایک گڈی

ترکیب: پہلے مرچیں لمبائی یا گولائی میں کاٹ کر انہیں تل کر سرخ کر کے رکھ لیں پھر قیمہ مع مسالہ اور دہی ڈال کر خوب اچھی طرح بھوننے کے بعد اس میں تلی ہوئی مرچیں مع گرم مسالہ اور کٹا ہوا دھنیا ڈال دیں اور پانچ منٹ تک دم دیں پھر چولہے سے اتار لیں۔

بادامی قیمہ

اشیاء:

قیمہ	آدھ سیر	بادام	تین یا تین عدد
قیمے کا مسالہ	حسب ضرورت	گھی	ایک پاؤ
دہی	تھوڑا سا		

ترکیب: پہلے باداموں کی گریاں نکال کر انہیں پانی میں ابالیں۔ گریاں ٹوٹنے نہ پائیں اگر ٹوٹ جائیں تو ان کے دو سے زیادہ ٹکڑے نہ ہونے دیں انہیں ابالنے کے بعد تھوڑے گھی

میں مل کر رکھ لیں۔ اب قیمہ مع مسالہ بھون کر اس میں بادام ملا کر اوپر سے گرم مسالہ اور دھنیا چھڑک دیں۔ اگر سالن بھنا ہوا رکھنا چاہیں تو یہی عمل کافی ہوگا لیکن اگر شوربہ رکھنا ہو تو تھوڑا سا دہی ڈال کر پانچ منٹ کے لئے دم پر رکھ دیں۔ دہی کے پانی سے شوربہ بن جائے گا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے دہی خشک ہو جائے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر دس منٹ تک پکا لیں۔

مرغ کی میوہ دار بریانی

اشیاء:

مرغ..... ایک عدد (جس میں سے کم از کم ایک سیر گوشت ضرور نکلے)

چاول	تین پاؤ	گھی	ایک پاؤ
دہی	ایک پاؤ	انڈے	پانچ یا چھ عدد
کشمش	بارہ دانے	بادام کی گریاں	ایک چھٹانک
پستہ	ایک چھٹانک	لونگیں	تین عدد
بڑی الائچیاں	دو عدد	خشخاش	ایک چھٹانک
پیاز	دو بڑی ڈلیاں	ادرک	ایک چھوٹی گانٹھ
دار چینی	ایک بڑا سا ٹکڑا	نمک، پسی لال مرچ	حسب ذائقہ

ترکیب: سب مسالے الگ الگ باریک پیس کر ملا لیجئے۔ پھر اس آمیزے میں پسی ہوئی ادرک بھی ملا دیجئے۔ یہ آمیزہ دہی میں ملا کر مرغی کے ٹکڑے اس میں ڈال دیجئے اور دو تین گھنٹے تک اسی حالت میں پڑے رہنے دیں۔ پھر گھی کو گرما کر انہیں اس میں چھوڑ دیجئے اور پکنے دیجئے۔ آنچ بالکل دھیمی رکھئے۔ مرغ کے ٹکڑے تھوڑی دیر میں دہی کے پانی میں گل جائیں گے۔

اس دوران میں چاول ابال لیں ایک دیگچے میں ان کی آدھی مقدار ڈال کر اس پر مرغ کے ٹکڑے مع مسالہ رکھ کر اوپر باقی مقدار بچھا کر دم پر رکھ دیں جب بریانی ڈش میں نکالیں۔ انڈے کشمش اور بادام اوپر سے ڈال دیں۔

انڈوں کا میوے دار حلوہ

اشیاء:

انڈے	تین عدد	دودھ	ڈھائی سیر
گھی	ایک پاؤ	چینی	تین پاؤ
پستہ	دو تولہ	بادام کی گریاں	دو تولہ
چھوہارے	دو تولہ	اخروٹ کی گری	دو تولہ
بڑی الائچی کے دانے	چھ ماشے	زعفران	دو تولہ

عرق گلاب ..... دو تولہ

ترکیب: انڈوں کو ابال کر ان کی زردی دودھ میں پکالیں اور دودھ خشک ہو جانے پر اسے گھی میں بھون کر سرخ کر لیں۔ پھر چینی میوے الائچی کے دانے اور زعفران گلاب کے عرق میں حل کر کے ملا دیں اور چولہے سے اتار کر نوش کریں۔ (یہ بات رکھنی چاہیے کہ انڈوں اور دیگر اشیاء کو بھوننے یا تلنے کے لئے پتیلی کے نیچے آنچ تیز رکھی جائے مگر مرکب کو جلنے نہ دیا جائے اگر مرکب پتیلی میں لگنے لگے تو کفگیر سے الگ کر دیا جائے۔

مچھلی کا بھرتہ

اشیاء:

مچھلی	ایک سیر	گھی	ایک پاؤ
لونگ	ایک تولہ	الائچی	ایک تولہ
کالی مرچ	ایک تولہ	ادرک	ایک چھوٹی گانٹھ
خشک دھنیہ	دو تولہ	لال مرچ	چار تولہ
نمک	دو تولہ	کیلے کے پتے	تھوڑے سے

ترکیب: گوشت کے پارچے کر لیں۔ ان پر ادرک کا عرق اور نمک مل کر ایک دن پڑا رہنے دیں۔ پھر ان میں دھنیہ ملا کر کیلے کے پتوں میں رکھیں اور پتوں کو دس بل دے کر

گرم راکھ میں دبا دیں۔ پھر نکال کر کوئلے اب پیاز گھی میں لال کریں اسی گھی میں مچھلی بھونیں اور گرم مصالحہ چھڑک کر نوش کریں۔

مچھلی فرائی

اشیاء:

مچھلی ..... آدھ سیر　　تیل ..... آدھ پاؤ

نمک ..... حسب ذائقہ　　کالی مرچ ..... حسب پسند

ترکیب: مچھلی کو صاف کر کے نمکین پانی میں پکا کر نابت نکالیں اور اس کے لمبائی میں چار ٹکڑے کر کے فرائی پان میں صرف چند منٹ تل لیں۔ کالی مرچ چھڑک کر نوش کریں۔

سنگھاڑا مچھلی کا سالن

اشیاء:

مچھلی ..... ایک سیر　　پیاز ..... آدھ پاؤ

لہسن ..... دو چھٹانک　　گرم مصالحہ ..... حسب ضرورت

سرید زیرہ ..... حسب ضرورت　　خشک دھنیہ ..... حسب ضرورت

دہی ..... آدھ پاؤ　　ہرا دھنیہ، نمک ..... حسب ضرورت

لال مرچ ..... حسب ذائقہ　　گھی ..... تین چھٹانک

ترکیب: مچھلی کو ایک دن پہلے سے اس طرح تیار کر کے رکھ لیں جیسے سے تلنا ہے۔ جب پکانے کا وقت آئے تو مچھلی پر سے مصالحہ اتار کر ان میں باقی پسا ہوا مصالحہ ڈال کر بھون لیں۔ پھر پتیلی میں دہی ڈال دیں۔ جب مصالحہ گھی چھوڑے تو مچھلی ڈال کر بھونتے بھونتے ادھ گھی کر لیں اس کے بعد پانی ڈال کر شوربا بنا لیں۔ تھوڑی دیر تک پکائیں پھر ہرا دھنیہ اور گرم مسالحہ ڈال کر پیش کریں۔

مچھلی کے کوفتے

اشیاء:

مچھلی	آدھ سیر	پسا ہوا گرم مصالحہ	ڈھائی تولہ
خشخاش	دو تولہ	پسے ہوئے چنے	دو چمچے
لال مرچ اور نمک	حسب ذائقہ	پیاز	آدھ پاؤ
لہسن	آدھ پاؤ	ادرک	ایک تولہ
پسا ہوا خشک دھنیہ	ایک چمچی	سفید زیرہ	ایک چمچی
دہی	آدھ پاؤ	گھی	آدھ پاؤ
آٹا	تھوڑا سا		

ترکیب: مچھلی کو پہلے نمک اور پھر آٹا لگا کر دھوئیں پھر لہسن ڈالے ہوئے پانی میں ابال کر اس کا کانٹا الگ کر کے سل پر باریک پیس لیں۔ پھر اس میں تھوڑا گرم مصالحہ، خشخاش، بھنے ہوئے چنے کا آٹا نمک اور مرچ ملا کر گولے بنائیں اور انہیں گھی میں تل لیں۔ اب کوفتوں کا سالنہ تیار کریں اور اس میں مچھلی کے گولے ڈال کر ہلکی آنچ پر پکا لیں۔ انہیں چولہے سے اتارتے وقت پتیلی میں ہرا دھنیہ اور پسا ہوا گرم مصالحہ ضرور ڈال دیں (یہ صرف مصالحے اور گھی کا سالن ہے۔)

کرم کلہ اور مرغ

اشیاء:

ابلا ہوا سالم مرغ	ایک عدد	کرم کلہ	آدھا
پیاز	ایک ڈلی	کشمیری مرچیں	تین عدد
ٹماٹر کا گودا	ایک بڑا چمچہ	نمک اور کالی مرچیں	حسب پسند
پودینہ	ایک گڈی	گھی	حسب ضرورت

ترکیب: کرم کلے کو کاٹ کر گھی میں بھون کر نکال لیں۔ پھر مرچوں کے بیج اور کتری ہوئی

پیاز ٹماٹر کے گودے اور پودینے سمیت تھوڑے گھی میں بھونیں پھر یہ مرکب مرغ کی بوٹیوں اور کم کلے پر انڈیل کر ان چیزوں میں نمک اور کالی مرچیں شامل کر دیں اور پانچ منٹ کیلئے توے پر بھن لیں۔ مقدار کے لحاظ سے چھ افراد کیلئے ہے۔

دال مونگ اور گوشت

اشیاء:

دال	ایک پاؤ	گوشت	ایک پاؤ
گھی	دو چھٹانک	پیاز	دو ڈلی
لہسن	چھ جوے	ادرک	ایک چھوٹی ڈلی
نمک اور لال مرچ	حسب ذائقہ	ہری مرچیں، ہرا دھنیہ	حسب ضرورت
پسا ہوا گرم مصالحہ	حسب ضرورت		

ترکیب: دال پکانے سے ایک گھنٹہ پہلے بھگو دیں۔ جب پکانا شروع کریں تو پہلے گوشت مصالحے سمیت بھون کر دال میں ڈال دیں اور مناسب مقدار میں پانی دے کر انہیں گلائیں گرم مصالحہ اور ہری مرچیں اور ہرا دھنیہ ڈال کر نوش فرمائیں۔

ارہر کی سادہ دال

اشیاء:

دال	ایک پاؤ	پسا ہوا گرم مصالحہ	حسب ضرورت
گھی	دو چھٹانک	پیاز	دو ڈلی
لہسن	چھ جوے	ادرک	ایک چھوٹی ڈلی
نمک اور لال مرچ	حسب ذائقہ	ہری مرچیں، ہرا دھنیہ	حسب ضرورت
امچور	حسب ضرورت		

ترکیب: پہلے مصالحہ گھی میں بھونیں پھر اس میں دال ڈال کر بھون لیں۔ اور گرم پانی ڈال کر گلا لیں جب پانی خشک ہو کر دال گل جائے تو اسے گھوٹ کر تھوڑا امچور ڈال دیں اور

اے اللہ! ہم تمام گناہوں اور غلطیوں سے تیرے حضور توبہ و استغفار کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَا مَعَاصِیْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا، وَمَتِّعْنَا اَللّٰھُمَّ بِاَسْمَاعِنَا، وَاَبْصَارِنَا، وَقُوَّاتِنَا، اَبَدًا مَا اَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَخَافُکَ وَلَا یَرْحَمُنَا۔

اے اللہ! تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دے دے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت کا اتنا حصہ مرحمت فرما دے جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین کا اتنا حصہ دے دے جس سے تو ہمارے لئے دنیا کی مصیبت کو (برداشت کرنا) آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کانوں سے، ہمارے آنکھوں سے اور ہماری طاقت و قوت سے ہمیں فائدہ پہنچا اور اس فائدہ کو ہمارا وارث (یعنی مرنے کے بعد یادگار) بنا اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی رکھے اس کے خلاف ہماری مدد فرما اور تو ہماری مصیبت (کا وبال) ہمارے دین میں نہ پیدا فرما۔ (یعنی ہمیں دینی مصیبت میں مبتلا نہ فرما) اور تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی انتہاء نہ بنا اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہم پر ایسے حکمرانوں کو مسلط نہ فرما جو تجھ سے نہ ڈریں اور ہم پر رحم نہ کریں۔

☆ حکومت کی طرف سے وارنٹ گرفتاری آجائے۔

☆ ان تمام صورتوں میں اعتکاف توڑ دینا جائز ہے یعنی اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہے

معتکف کا اخبارات پڑھنا

اعتکاف کی حالت میں ایسی کتابیں اور رسالے جن میں بیکار جھوٹے قصے کہانیاں ہوں دہریت کے مضامین ہوں اسلام کے خلاف تحریرات ہوں فحش لٹریچر ہو اسی طرح اخبارات پڑھنا سننا نیز اخبارات عموماً تصویروں سے خالی نہیں ہوتے اور فوٹوؤں کو مسجد میں لانا جائز نہیں ہے اس لئے ان سب باتوں سے معتکف کو بچنا چاہیے اور جس مقصد کے لئے اعتکاف کیا ہے اس میں لگنا چاہیے (اعتکاف کے فضائل ومسائل)

اعتکاف میں دوا لانا

مسئلہ معتکف دوا لینے کے لئے باہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ دوا کسی دوسری عورت سے منگوانی چاہیے ڈاکٹر کو دکھانا ہو تو کمرہ اعتکاف میں بلالے۔

(اعتکاف کے فضائل ومسائل)

معتکف بیہوش ہو جائے تو

مسئلہ: معتکف بیہوش ہو جائے یا دیوانی، پاگل ہو جائے یا جن، بھوت کے اثرات سے بے عقل ہو جائے اور ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہی تو ایک دن کا درمیان میں وقفہ ہو گیا اور تسلسل باقی نہ رہا اس لئے اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور اگر ایک رات دن گزرنے سے پہلے ہی ہوش میں آگئی تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

معتکف کیلئے بیت الخلاء کے آداب

معتکف پیشاب پاخانے کیلئے کمرہ اعتکاف سے باہر نکل سکتی ہے لیکن اسکا خیال رکھے کہ اگر کمرہ کے ساتھ بیت الخلاء ہیں تو وہاں اپنی ضرورت پوری کرلے ورنہ باہر جاسکتی ہے۔ قضائے حاجت کیلئے جائے اور واپس آتے وقت راستہ میں بالکل نہ رکے ضرورت پورا کرنے کے فوراً بعد کمرہ اعتکاف میں چلی آئے۔

معتکفہ کیلئے وضو کے آداب

وضو کیلئے بھی کوشش کرے کہ کمرہ اعتکاف میں بیٹھ کر وضو کرے لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو گھر کے وضو خانہ میں جاسکتی ہے۔

(ماخوذ از فیضان الرحمٰن للمعتکفین فی بیوت الرحمٰن)

لیلۃُ القدر کے

فضائل واَحکام

لیلۃ القدر کے فضائل واحکام

فضائل لیلۃ القدر:

شب قدر بہت زیادہ فضیلت اور بڑے مرتبہ والی رات ہے، اس رات کو لیلۃ القدر ولیلۃ مبارکہ، ولیلۃ السلام ولیلۃ التحیۃ کہتے ہیں، اس کو تلاش کرنا مستحب ہے، یہ رات سال کی تمام راتوں میں افضل ہے، قرآن مجید میں اس کو ہزار مہینے سے افضل فرمایا ہے، اس رات کو کوئی نیک عمل کرنا دوسری ایک ہزار مہینے کی راتوں میں اس عمل کے کرنے سے بہتر ہے، ہزار مہینے کے تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں، لیلۃ القدر کی یہ فضیلت قیامت تک باقی ہے، اللہ تعالیٰ جن مسلمانوں کو چاہتا ہے شب قدر دیکھنے کی سعادت نصیب فرماتا ہے، جو عورت اس کو دیکھے اس کو چاہیے کہ اس کا اظہار نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرے۔

علاماتِ لیلۃ القدر:

شب قدر کی علامات یہ ہیں کہ وہ رات نورانی چمکدار اور پُرسکون ہوتی ہے یعنی اس رات کو ستارے واضح طور پر روشن ہوتے ہیں، نہ زیادہ گرم ہوتی ہے نہ زیادہ سرد ہوتی ہے بلکہ معتدل ہوتی ہے اس رات کی صبح کو سورج شعاعوں کے بغیر طلوع ہوتا ہے گویا ایک تھال ہے، اس رات میں ہرگز کوئی ستارہ نہیں ٹوٹے گا، اس رات میں درخت زمین پر جھکتے ہیں اور پھر اپنی جڑوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر چیز اس رات میں سجدہ کرتی ہے، کھارے پانی میٹھے ہو جاتے ہیں، اس رات میں کسی کتے کی آواز نہیں سنی جاتی، اس رات کے عجائبات اور مذکورہ بالا باتیں اہل دل و صاحب ولایت مؤمنوں میں سے جن پر حق تعالیٰ چاہتا ہے کشف فرما دیتا ہے ہر شخص پر ان کا اظہار نہیں ہوتا اور شب قدر کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں سے کسی چیز کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے۔ بلکہ اس رات میں عبادت کرنا شرط ہے۔ اس رات کو پوشیدہ کر دیا گیا ہے تاکہ جو شخص اس کی تلاش میں کوشش کرے وہ اس کی وجہ سے عبادت میں کوشش کرنے والوں کا اجر حاصل کرے۔

احکام لیلۃ القدر:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتوں میں خصوصاً طاق راتوں میں جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے، روایت ہے کہ جس نے شب قدر کو ایمان کی حالت میں ثواب حاصل کرنے کیلئے قیام کیا یعنی عبادت کی، اس کے گزرے ہوئے زمانے کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے آئندہ کے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے، پس اس رات میں غافل ہو کر نہ سوئے، اس کے قیام کا ادنیٰ درجہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے لیکن اس کا اکمل درجہ یہ ہے کہ تمام رات یا اس کا زیادہ تر حصہ شب بیداری کرے، نماز پڑھے، قرآن مجید و حدیث شریف پڑھے اور سنے، تسبیح و تہلیل و ذکر و ورد شریف و استغفار وغیرہ عبادات میں مشغول رہے اور اخلاص کے ساتھ دعائیں مانگے، مستحب یہ ہے کہ اس رات میں اس دعا کی کثرت کرے!

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

شب قدر میں غسل کرنا بھی مستحب ہے لیلۃ القدر کے بعد آنے والے دن کو بھی عبادت میں گزارنا سنت ہے کیونکہ اس کی فضیلت بھی شب قدر کی مانند ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ چار دن ایسے ہیں کہ ان کی راتیں ان کے دنوں کی مانند ہیں اور ان کے دن ان کی راتوں کی مانند ہیں، ان میں رزق کی فراخی کی جاتی ہے، روحوں کو آزاد کیا جاتا ہے اور ان میں بہت زیادہ خیر و بھلائی دی جاتی ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ شب قدر اور اس کی صبح،

۲۔ شعبان کی پندرھویں شب اور اس کی صبح،

۳۔ عرفہ کی شب اور اس کی صبح،

۴۔ جمعہ کی شب اور اس کی صبح،

پس اگر کسی نے ان کی رات کی فضیلت کو حاصل نہیں کیا تو وہ ان کے دن کو طاعات و عبادات میں گزارے، شب قدر کے علاوہ پانچ اور بھی راتیں ہیں جن کی فضیلت سال کی دوسری راتوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ ہیں۔ ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی ہر رات

خصوصاً آٹھویں اور نویں رات، عیدالاضحیٰ و عیدالفطر کی رات، پندرہویں شعبان کی رات جمعہ کی رات، رجب کی اول اور پندرھویں اور ستائیسویں رات، محرم کی اول رات اور عاشورہ کی رات، لیکن شب قدر اور ان سب راتوں میں شب بیداری کیلئے مساجد وغیرہ میں جمع ہونے میں کئی خرابیاں ہیں اس لئے علماء نے اس کو پسند نہیں کیا اور مکروہ کہا ہے۔

زکوٰۃ کے
فضائل و مسائل

زکوٰۃ اور خواتین

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت:

اسلام میں زکوٰۃ کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں کم از کم بتیس مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور ایمان کے بعد اوّلین مطالبہ نماز اور زکوٰۃ ہی کا ہے یعنی جس طرح نماز فرمانبرداری کا سرچشمہ ہے، اسی طرح زکوٰۃ اسی فرمانبرداری کا اوّلین مظہر ہے یعنی اگر تم نماز سے فرمانبرداری کے دائرے میں آتے ہو تو اس کے لئے پہلی شرط ہوگی کہ تمہارا مال تمہارے پاس امانت ہے جس کو اس کی راہ میں لٹا دو۔ درحقیقت ان دو عبادتوں پر کاربند ہونا، پورے دین پر کاربند ہونا ہے۔ جو بندہ خدا کے حضور مسجد میں بندگی کے انتہائی گہرے جذبات کے ساتھ اپنے جسم و روح کو خدا کے حضور ڈال دے، تو اس وقت اس کے پاس خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے انسانیت کے کاموں کا ایسا نذرانہ ہو جس کی وہ خدا سے استقامت مانگے۔ اگر اس طرح نہیں ہے تو استقامت آخر وہ کس چیز کی مانگ رہا ہے؟ اس طرح جو شخص اپنا محبوب مال و متاع خدا کی رضا کے لئے خدا کی راہ میں خوشی خوشی لٹا کر سکون و اطمینان محسوس کرے وہ بندوں کے دوسرے حقوق بھی بخوبی ادا کر سکتا ہے۔ اسلام دراصل خدا اور بندوں کے حقوق ہی سے عبارت ہے اس لئے قرآن نے نماز اور زکوٰۃ کو اسلام کی پہچان اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی شہادت قرار دیا ہے۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے

برأت اور بیزاری کا اظہار فرمانے کے بعد مسلمانوں کو یہ ہدایت بھی دی ہے کہ اگر یہ کفر و شرک سے توبہ کر کے نماز اور زکوٰۃ پر کاربند ہو جائیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور اسلامی سوسائٹی میں ان کا وہی مقام ہے جو دوسرے مسلمانوں کا ہے۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (توبہ ۱۱)

"پھر اگر یہ (کفر و شرک سے) توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔"

یہ آیت بتاتی ہے کہ نماز اور زکوٰۃ ایمان و اسلام کی واضح علامت اور قطعی شہادت ہے، اسی لئے قرآن پاک نے زکوٰۃ نہ دینا مشرکوں کا وصف اور عمل قرار دیا ہے اور ایسے لوگوں کو آخرت کا منکر اور ایمان سے محروم بتایا ہے۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (فصلت ۶، ۷)

"اور تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور یہی لوگ ہیں جو آخرت کے منکر ہیں۔"

خلیفہ اول وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپؓ نے ان کو اسلام سے خروج اور ارتداد کے ہم معنی سمجھا اور اعلان فرمایا:

"یہ لوگ دور رسالت میں جو زکوٰۃ دیتے تھے اگر اس میں سے بکری کا ایک بچہ بھی روکیں گے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔"

حضرت عمرؓ نے صدیق اکبرؓ کو فرمایا: "آپ ان لوگوں سے بھلا کیونکر جہاد کر

سکتے ہیں جو کلمہ کے قائل ہیں، حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے تو اس کا جان و مال میری طرف سے محفوظ و مامون ہو گیا''

حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ سن کر اپنے آہنی عزم کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

و اللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ

(بخاری، مسلم)

''خدا کی قسم! جو لوگ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریں گے میں ان کے خلاف لازماً جنگ کروں گا۔''

نماز اور زکوٰۃ دین کے دو بنیادی ارکان ہیں، ان کا انکار یا ان میں تفریق کرنا، دراصل خدا کے دین سے انحراف اور ارتداد ہے اور مومن کا کام یہی ہے کہ مرتد کے خلاف جہاد کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے:

''ہم کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے، اس کی نماز بھی نہیں ہے۔'' (طبرانی)

قرآن پاک میں ان لوگوں کو ہدایت سے محروم قرار دیا ہے جو زکوٰۃ سے غافل ہیں۔

ھدی للمتقین . الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصّلوٰۃ و ممّا رزقنٰھم ینفقون (البقرہ ۲:۳)

''ہدایت ان متقیوں کے لئے ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔''

اور قرآن کی نظر میں فی الواقع سچے مومن وہی ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

الذین یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنھم ینفقون. اولئک ھم المومنون حقا (الانفال ۳،۴)

"وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں حقیقت میں یہی سچے مومن ہیں۔"

اور نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی عظمت واہمیت بتاتے ہوئے فرمایا ہے:

"سخی آدمی خدا سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، بندگان خدا سے قریب ہے، اور جہنم سے دور ہے اور بخیل آدمی خدا سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ایک جاہل سخی ایک عابد بخیل کے مقابلے میں خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔"

قرآن میں ایک جگہ زکوٰۃ کا عظیم اجر وثواب ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم: (البقرہ:۲۶۱)

"جو لوگ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اسی طرح جس عمل کو وہ چاہتا ہے بڑھاتا ہے، وہ فراخ دست اور علیم ہے"

کسان اپنی جھولی کے دانے خدا کی زمین کے حوالے کر کے اس سے آس لگاتا ہے اور باران رحمت کے لئے دعائیں کرتا ہے تو پروردگار اس کو ایک ایک دانے کے بدلے سینکڑوں دانے عطا فرما کر اس کا کھلیان بھر دیتا ہے۔ اس ایمان افروز

تجربے کو تمثیل بنا کر خدا ہمیں یہ ذہن نشین کرتا ہے کہ بندہ خدا کی خوشنودی کے لئے خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرے گا، خدا اس کو اتنا بڑھائے گا کہ ایک ایک دانے کے عوض سات سو دانے عنایت فرمائے گا بلکہ وہ تو بڑا ہی فراخ دست اور علیم ہے۔ اس کی نگاہ قدر شناس بندے کے گہرے خلوص اور جذبے پر رہتی ہے اور وہ اتنا کچھ عطا فرماتا ہے جس کا بندہ صحیح تصور بھی نہیں کر سکتا، پھر یہ انعام واکرام آخرت ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسی سوسائٹی کو خیر و برکت، خوش حالی اور ترقی سے مالا مال کر دیتا ہے۔

وما اتیتم من زکوۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون (الروم:۹۳)

''اور جو زکوٰۃ تم خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص پاک کمائی میں سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے، اللہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر بڑھاتا ہے۔ جس طرح تم اپنے اونٹ کے بچے کی پرورش کرتے ہو یہاں تک کہ وہ (کھجور کا صدقہ) ایک پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے'' (بخاری شریف)

اور آپ ہی کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور جو شخص محض اللہ کے لئے خاکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے، اللہ اس کو اونچا اٹھا دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

قرآن کی صراحت ہے کہ قلوب کو پاک کرنے، نیکیوں کی راہ پر بڑھنے، حکمت کی دولت سے مالا مال ہونے، خدا کی خوشنودی، مغفرت اور رحمت حاصل

کرنے، آخرت میں ابدی سکون اور خدا کا قرب پانے والے ہی وہ لوگ ہیں جو خوش دلی اور پابندی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا (التوبہ:۱۰۳)

"اے نبی ﷺ آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کیجیے اور نیکی کی راہ میں انہیں آگے بڑھایئے۔"

الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء و اللّٰہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلا واللہ واسع علیم. یوتی الحکمۃ من یشاء و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (البقرہ:۲۶۸،۲۶۹)

"شیطان تمہیں فقر اور ناداری سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت اور فضل کی امید دلاتا ہے۔ بڑا ہی فراخ دست اور علم والا ہے، جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت مل گئی در حقیقت اس کو بہت بڑی دولت مل گئی۔"

و یتخذ ما ینفق قربت عند اللّٰہ و صلوٰۃ الرسول. الا انھا قربۃ لھم سیدخلھم اللہ فی رحمتہ انّ اللّٰہ غفور رحیم (التوبہ:۹۹)

"اور وہ جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں سے خدا کا تقرب حاصل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ سن رکھو! یہ ضرور ان کے لئے خدا کے تقرب کا ذریعہ ہے اور خدا ان کو ضرور اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ بلاشبہ وہ بڑا ہی بخشنے والا اور بڑا ہی رحم فرمانے والا ہے۔"

و سیجنبها الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکّٰی (لیل: ۱۷:۱۸)

''اور جہنم کی آگ سے وہ شخص دور رکھا جائے گا جو اللہ سے بہت زیادہ ڈرنے والا ہے جو دوسروں کو محض اس لئے اپنا مال دیتا ہے کہ (اس کا دل بخل و حرص اور حب دنیا سے) پاک ہو جائے''

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:

''لوگو! جہنم کی آگ سے بچو، اگرچہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی۔'' (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز جب عرش الٰہی کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا، سات قسم کے لوگ عرش الٰہی کے زیر سایہ ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جو اس قدر راز داری کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ داہنا ہاتھ کیا خرچ کر رہا ہے؟'' (صحیح بخاری)

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی شخص صدقہ کا مال لے کر حاضر ہوتا تو آپؐ انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے اور لانے والے کے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے۔ چنانچہ حضرت ابواوفیؓ اپنا صدقہ لئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی:

اللّٰھمّ صلّ علیٰ ال ابی اوفیٰ (صحیح بخاری)

''یعنی اے اللہ! ابی اوفیٰ کے خاندان پر اپنی رحمت نازل فرما۔''

ایک بار نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے ہی گھر میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد باہر نکلے۔ صحابہؓ نے اس کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

''سونے کی ایک ڈلی گھر میں رہ گئی تھی، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ رات آجائے اور وہ گھر ہی میں رہے۔ اس لئے میں اس کو مستحقین میں تقسیم کرآیا'' (صحیح بخاری)

حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''صدقہ اور خیرات کرنے سے خدا کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے اور بری موت سے آدمی محفوظ رہتا ہے''

اور ظاہر ہے خدا کے غضب سے حفاظت اور خاتمہ بالخیر کے سوا مومن کا مقصد آرزو کیا ہوسکتا ہے!

زکوٰۃ سے غفلت کا ہولناک انجام:

زکوٰۃ کی اس غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے قرآن حکیم نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو انتہائی دردناک سزاؤں اور لرزہ خیز عذابوں کی خبر دے کر متنبہ کیا ہے کہ دولت ہونے والے مال و متاع کی بے جا محبت میں گرفتار ہو کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں، اور اس عذاب سے بچیں جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

والذین یکنزون الذھب و الفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم. یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (توبہ ۳۴،۳۵)

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور خدا کی راہ میں اس کو خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ ایک دن آئے گا کہ اس سونے اور

چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔"

نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو متنبہ کرنے کے لئے آخرت کے لرزہ خیز عذاب کی تصویر اس طرح کھینچی ہے:

"جس آدمی کو خدا نے مال و دولت سے نوازا، پھر اس شخص نے اس مال کی زکوٰۃ نہیں دی، تو اس مال کو قیامت کے روز انتہائی زہریلے سانپ کی شکل دے دی جائے گی۔ زہر کی شدت کے باعث اس کا سر گنجا ہوگا۔ اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ قیامت کے روز وہ سانپ اس (زر پرست بخیل) کے گلے میں لپٹ جائے گا اور اس کے دونوں جبڑوں میں اپنے زہریلے دانت گاڑ کر کہے گا، میں تیرا مال ہوں، میں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ ہوں۔"

اور پھر آپ ﷺ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللّٰہ من فضلہ ھو خیرًا لّھم بل ھو شرٌّ لّھم سیطوّقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ (آل عمران: ۱۸۰)

"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال و دولت سے نوازا ہے اور وہ بخل سے کام لیتے ہیں، اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخل اور زر پرستی ان کے حق میں بہتر ہے، یہ روش ان کے لئے نہایت ہی بری ہے وہ اپنی کنجوسی سے جو کچھ جمع کر رہے ہیں، وہی قیامت کے روز ان کے گلے میں طوق بنا کر پہنایا جائے گا۔"

نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خطاب کرتے ہوئے زکوٰۃ سے غفلت کے عبرتناک انجام سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

"تم میں سے کوئی شخص قیامت کے روز اس حال میں میرے پاس نہ آئے کہ اس کی بکری اس کی گردن پر لدی ہوئی ہو، اور مجھے حمایت کے لئے پکارے اور میں اس سے کہوں کہ میں آج تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تم کو خدا کے احکام پہنچا دیے تھے اور دیکھو اس روز کوئی اپنا اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے میرے پاس نہ آئے، وہ مجھے مدد کے لئے پکارے اور میں کہوں کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تو خدا کے احکام تم کو پہنچا دیے تھے" (بخاری)

ایک بار نبی اکرم ﷺ نے دو خواتین کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "تم ان کی زکوٰۃ بھی ادا کرتی ہو یا نہیں۔"

خواتین نے کہا:

"نہیں"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تو کیا تمہیں یہ منظور ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں"

خواتین نے کہا:

"ہرگز نہیں"

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان کی زکوٰۃ دیا کرو۔" (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

''لوگو! حرص سے دور رہو تم سے پہلے جو لوگ تباہ و برباد ہوئے اسی حرص اور لالچ کی بدولت ہوئے۔ حرص نے ان میں بخل اور تنگ دلی پیدا کی اور وہ بخیل اور زر پرست ہو گئے اور اسی نے ان کو قطع رحم پر ابھارا اور انہوں نے قطع رحم کا جرم کیا اور اس نے انکو بدکاریوں پر ابھارا اور وہ بدکاری پر اتر آئے'' (ابی داؤد)

قرآن و سنت کی ان تنبیہات ہی کا اثر تھا کہ صحابہ کرامؓ زکوٰۃ و صدقات کا انتہائی اہتمام فرماتے اور بعض کے احساسات تو اس معاملے میں اتنے شدید تھے کہ وہ ضرورت سے زائد ایک پیسہ بھی اپنے پاس رکھنا حرام سمجھتے تھے۔ حضرت ابوذرؓ کی تو یہ مستقل عادت ہو گئی تھی کہ جہاں کچھ لوگوں کا ہجوم دیکھتے، ان کو زکوٰۃ کی صرف ضرور متوجہ کرتے۔

زکوٰۃ کتنی ادا کی جائے:

ہر صاحب حیثیت جس کے پاس اپنی بنیادی ضروریات سے زیادہ مال ہو، وہ جتنا زیادہ سے زیادہ فراخی سے مال خدا کی راہ میں دے تو اس کو اتنا ہی زیادہ قرب خداوندی حاصل ہو۔ اس کے متعلق قرآن میں صاف حکم ہے:

یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو (بقرہ ۲۱۹۵)

''اے پیغمبر ﷺ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ تو ان کو فرما دیجیے کہ اپنی ضرورت سے زیادہ سب کچھ۔''

یہ اطاعت و فرمانبرداری کا اولی درجہ ہے اور مومن بہ حیثیت مومن اولی درجے پر فائز

رہنے کا متمنی رہتا ہے۔ لیکن ایک نظام کے طور پر زکوٰۃ کا ایک مقرر حصہ اپنی جگہ پر ہے جو ہر مسلمان کو ادا کرنا ہے۔

یہاں پر اسی نظام کے تحت زکوٰۃ کی ادائیگی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

ہر صاحب نصاب خوش حال مسلمان پر قطعی فرض ہے کہ اگر اس کے پاس بقدر نصاب مال سال بھر تک موجود رہے تو سال پورا ہونے پر وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ زکوٰۃ قطعی فرض ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص فرض ہونے کا انکار تو نہ کرے لیکن ادا نہ کرے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں:

زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے سات شرطیں ہیں

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ صاحب نصاب ہونا۔

۳۔ نصاب کا ضرورت اصلیہ سے زائد ہونا۔

۴۔ مقروض نہ ہونا۔

۵۔ مال پر پورا سال گزرنا۔

۶۔ عاقل ہونا۔

۷۔ بالغ ہونا۔

ادائے زکوٰۃ صحیح ہونے کی شرطیں:

ادائے زکوٰۃ صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں، یہ چھ شرطیں موجود ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ

ادا نہ ہوگی۔

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کرنا۔

۳۔ مالک بننا۔

۴۔ مقررہ مدوں میں صرف کرنا۔

۵۔ عاقل ہونا۔

۶۔ بالغ ہونا۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے چند مسائل:

مسئلہ۔ جو رقم ضرورت اصلیہ کے لئے محفوظ رکھی گئی ہو، اگر یہ ضرورت زکوٰۃ کے اسی سال درپیش ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اگر آئندہ کبھی پیش آنے والی ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (علم الفقہ چہارم)

مسئلہ۔ جس مال میں کوئی دوسرا حق، عشر، خراج وغیرہ واجب ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ کیونکہ ایک مال پر دو حق واجب نہیں ہوتے۔ (علم الفقہ چہارم)

مسئلہ۔ جو چیزیں کسی نے کسی کے پاس رہن کر دی ہوں، ان پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے نہ رہن کرنے والے پر اور نہ رہن رکھنے والے پر (علم الفقہ چہارم)

مسئلہ۔ کسی کا کوئی مال گم ہو گیا یا رقم کھو گئی پھر ایک مدت کے بعد خدا کے فضل سے وہ مال مل گیا اور کھوئی ہوئی رقم دستیاب ہو گئی تو اس کی مدت کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جس مدت میں مال کھویا ہوا تھا۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس سال کے شروع میں نصاب کے بقدر مال موجود تھا۔ درمیان میں کچھ مدت کے لئے مال کم ہو گیا لیکن سال کے آخر میں پھر خدا کے فضل و کرم سے نصاب کے بقدر ہو گیا تو اس مال پر زکوۃ واجب ہوگی۔ درمیان میں مال کم ہونے کا اعتبار نہ کیا جائے گا (علم الفقہ)

مسئلہ۔ گرفتار ہونے والے شخص کے مال پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ جو شخص بھی اس کے پیچھے اس کے کاروبار یا اس کے مال کا متولی ہو وہ زکوۃ ادا کرے (رسائل و مسائل، حصہ دوئم)

مسئلہ۔ مسافر کے مال پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ اگر وہ صاحب نصاب ہو۔ بلاشبہ مسافر ہونے کی وجہ سے وہ زکوۃ لینے کا بھی مستحق ہے۔ لیکن چونکہ وہ غنی اور صاحب نصاب بھی ہے اس لئے اس پر زکوۃ بھی واجب ہے، اس کا سفر اسے زکوۃ کا مستحق بناتا ہے اور اس کا مالدار ہونا اس پر زکوۃ فرض کرتا ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ سوم)

مسئلہ۔ کسی نے کسی کو کوئی عطیہ دیا اگر وہ بقدر نصاب، ہو اور اس سال گزر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (بہشتی زیور حصہ سوم)

مسئلہ۔ گھر کا ساز و سامان جیسے تانبے، پیتل، ایلومینیم

زکوۃ ادا کرنے کے مسائل:

مسئلہ۔ زکوۃ ادا کرتے وقت یہ ضروری نہیں ہے کہ مستحق کو دیتے وقت بتایا جائے کہ یہ زکوۃ ہے، ہاں انعام یا بچوں کے لئے تحفہ اور عیدی کے طور پر کہہ دینا جائز ہے۔ صرف یہ کافی ہے کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ ادا کرنے کی نیت کرے۔

مسئلہ۔ مزدور کو کسی خدمت کے عوض میں یا ملازم یا خادمہ کو اجرت میں زکوٰۃ دینا صحیح نہیں۔ البتہ بیت المال کی طرف سے جو لوگ زکوٰۃ وصول کرنے اور تقسیم کرنے پر مقرر ہوں ان کی تنخواہیں زکوٰۃ کے مال میں سے دی جا سکتی ہیں۔

مسئلہ۔ سال پورا ہونے سے پہلے پیشگی زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے اور قسط وار ماہانہ ادا کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ شخص صاحب نصاب ہو اور اگر کوئی اس توقع پر پیشگی زکوٰۃ دے رہا ہو آئندہ وہ صاحب نصاب ہونے والا ہے تو ایسے شخص کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ جس وقت وہ صاحب نصاب ہوگا اور سال گزر جائے گا اس کو پھر زکوٰۃ دینا ہوگی۔ (بہشتی زیور)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنی زکوٰۃ پیشگی ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ (ابوداؤد، جامع ترمذی)

مسئلہ۔ زکوٰۃ میں درمیانی معیار کا مال ادا کرنا چاہیے نہ تو یہ صحیح ہے کہ زکوٰۃ دینے والا معمولی مال زکوٰۃ میں ادا کرے اور نہ یہ درست ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اچھے سے اچھا مال وصول کرے۔ دینے والا بھی خدا کی راہ میں اچھا دینے کی کوشش کرے اور لینے والا بھی کسی پر زیادتی نہ کرے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ ادا کرنے والی کو اختیار ہے کہ چاہے وہ چیز ادا کرے جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے۔ مثلاً سونا، جانور یا اس کی قیمت ادا کرے ہر حال میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ مویشی کی زکوٰۃ میں قیمت ادا کرنے کی صورت میں اس وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا جس وقت زکوٰۃ ادا کی جا رہی ہے۔ نہ کہ اس وقت کی قیمت جس وقت کے

زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے ہاں بکریاں پلی ہوئی ہیں سال گزرنے پر زکوٰۃ میں ایک بکری اس پر واجب ہوگئی۔ جس کی قیمت زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت پچاس روپے ہے۔ کسی وجہ سے اس وقت اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ چند ماہ بعد ادا کر رہا ہے اس وقت بکری کی جو قیمت ہوگی وہی ادا کرنی ہوگی۔ اگر قیمت بڑھ کر ساٹھ روپے ہوگئی ہے تو ساٹھ روپے ہی دینا ہوگی۔ اور اگر کم ہو کر چالیس روپے ہوگئی ہے تو چالیس روپے ہی دینا ہونگے البتہ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ قیمت کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت ہی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ اسلامی حکومت کے بیت المال میں جمع ہونی چاہیے اور اسلامی حکومت کا یہ اہم فرض ہے کہ زکوٰۃ کی تحصیل اور تقسیم کا انتظام کرے اور جہاں کہیں مسلمان اپنی شدید ترین غفلت کے باعث محکومی کی زندگی گزار رہے ہیں تو ایسی صورت میں ان کا فرض ہے کہ اپنے طور پر مسلمانوں کا بیت المال قائم کریں۔ اور اس میں زکوٰۃ جمع کریں اور بیت المال سے ہی زکوٰۃ اس کے متعین مصارف میں صرف کی جائے۔ اور جو اس اجتماعیت سے بھی محروم ہو تو وہ اپنے طور پر مستحقین کو زکوٰۃ پہنچائے اور مسلسل علمی اور عملی کوششیں کرتے رہیں تاکہ اسلامی نظام قائم ہو۔ اس لئے کہ اسلامی نظام کا قیام مسلمانوں کا فریضہ بھی ہے اور اس کے بغیر اسلام کے بہت سے احکام وقوانین پر بھی عمل ممکن نہیں ہے۔

مسئلہ۔ جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو زکوٰۃ دینے کا دگنا اجر ہے۔ ایک زکوٰۃ دینے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا اور اگر یہ خیال ہو کہ عزیز اور رشتہ دار زکوٰۃ کی رقم لیتے ہوئے شرم محسوس کریں گے یا ضرورت مند ہونے کے باوجود برا مانیں گے اور نہ لیں

گے۔ تو یہ ان کو نہ بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے میں مستحق ہو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ بلکہ کسی تقریب میں تعاون کے طور پر عیدی کے طور پر یا کسی اور طریقے سے وہ رقم پہنچا دی جائے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے قمری سال کا اعتبار ہے نہ شمسی سال کا

مسئلہ۔ عام حالات میں ضروری ہے کہ ایک علاقے کی زکوٰۃ اسی علاقے میں صرف کی جائے البتہ دوسرے علاقوں میں شدید ضرورت پیش آجائے یا زکوٰۃ دینے والے کے عزیز و اقارب دوسری جگہ رہتے ہوں اور وہ حاجت مند ہوں یا دوسرے مقام پر کوئی ناگہانی ارضی یا سماوی آفت نازل ہوگئی ہو تو ایسی صورت میں دوسرے علاقوں میں بھی زکوٰۃ کی رقم بھیجی جا سکتی ہے البتہ یہ خیال رہے کہ اپنی بستی اور علاقے کے حاجت مند لوگ محروم نہ رہ جائیں۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو مالک اور قابل بنا دیا جائے اگر کوئی شخص کھانا پکوا کر مستحقین کو گھر میں کھلائے تو یہ زکوٰۃ صحیح نہ ہوگی۔ ہاں کھانا ان کے حوالے کر کے ان کو اختیار دے دیں کہ وہ خود کھائیں یا کسی کو کھلائیں یا جو چاہیں کریں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ کسی ادارے یا بیت المال کو دینے سے بھی مالک بنانے کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ادارے کیلئے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ دے دینے سے بھی تملیک کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر بیت المال یا زکوٰۃ وصول کرنے والا ادارہ ذمہ دار ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اب مستحقین کو بھی مالک بنائے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار دوست یا کسی کی طرف سے بھی بطور خود زکوٰۃ ادا

کرے تو اس شخص کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ مثلاً شوہر اپنی بیوی وغیرہ کی زکوۃ اپنے پاس سے ادا کر دے تو بیوی کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے محصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ نہیں دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

''ان کی زکوۃ میرے ذمہ ہے بلکہ اس سے زیادہ۔ عمر رضی اللہ عنہ تم سمجھتے نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے لئے باپ کے برابر ہے''۔ (مسلم)

نصابِ زکوۃ:

نصابِ زکوۃ سے مراد سرمائے کی وہ کم سے کم مقدار ہے جس پر شریعت نے زکوۃ واجب کی ہے اور جس عورت کے پاس بقدر نصاب سرمایا ہو اس کو صاحب نصاب کہتے ہیں۔

سونے اور چاندی کا نصاب:

چاندی کا نصاب 200 درہم ہے جس کا وزن ساڑھے باون تولے ہے۔ جس عورت کے پاس اتنے وزن کی چاندی ہو اور وہ اس پر پورا سال گزر جائے تو اس پر اس کی زکوۃ نکالنا واجب ہے اس سے کم وزن کی چاندی پر زکوۃ واجب نہیں۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ جس کا وزن ساڑھے سات تولے، ساڑھے 87 گرام کے برابر ہے۔ جس عورت کے پاس اتنے وزن کا سونا ہو اور اس پر سال بھر گزر جائے تو زکوۃ واجب ہے اس سے کم وزن کا سونا ہو تو واجب نہیں ہے۔

سکوں اور نوٹوں کی زکوٰۃ:

حکومت کے سکے چاہے وہ کسی دھات کے ہوں اور کاغذی سکے یعنی نوٹ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت ان کی دھات یا ان کے کاغذوں کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی قوت خرید کی بنیاد پر ہے۔ جو قانون نے اتنی پیدا کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سونے اور چاندی کے قائم مقام ہے۔ جس کے پاس ساڑھے آٹھاون تولے چاندی کی رقم موجود ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

اموال تجارت کی زکوٰۃ:

مال تجارت ہو یا نوٹ اور سکے وغیرہ کا حساب بھی وہی ہے جو سونے اور چاندی کا نصاب ہے۔ یعنی سونے یا چاندی کے نصاب کو بنیاد بنا کر زکوٰۃ ادا کی جائے مثلاً آپ کے پاس مبلغ چار سو روپے موجود ہیں اس رقم میں سونے کا نصاب تو نہیں بنتا لیکن چاندی کا نصاب بن جاتا ہے۔ تو اسی نصاب کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔ اموال تجارت میں زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کاروبار کرنے کی تاریخ پر جب ایک سال گزر جائے تو تجارتی مال (Stock in Trade) کی مالیت کا حساب لگایا جائے اور دیکھا کہ نقد رقم (Cash in hand) کتنا ہے۔ دونوں کے مجموعے پر زکوٰۃ نکالی جائے۔

اسی طرح اگر کچھ مال چند عورتوں کی شرکت میں ہو تو اس پر زکوٰۃ اسی صورت میں واجب ہوگی جب ہر شریک کا حصہ بقدر نصاب ہو۔ مثلاً چالیس بکریاں دو عورتوں کی شرکت میں ہیں یا ساڑھے تولے چاندی دو عورتوں کی ملکیت میں ہے۔ تو اس پر زکوٰۃ

واجب نہ ہوگی۔ کاروبار میں کام آنے والے اوزار اور آلات فرنیچر، اسٹیشنری کا سامان عمارت یعنی عوامل پیدائش پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ صرف مال تجارت اور کیش رقم کی واقعی مالیت پر ہی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ زکوٰۃ دیتے وقت ان قرضوں کی رقم بھی محسوب کرنا چاہیے۔ جو کاروبار کے درمیان دیے جاتے رہتے ہیں اور وصول ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب کا بیان ہے کہ "رسول ﷺ کا ہمارے لئے یہ حکم تھا کہ ہم اموال تجارت کی زکوٰۃ نکالا کریں"۔

زیور کی زکوٰۃ:

سونا، چاندی کسی شکل میں بھی ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے چاہے وہ سکے ہوں، ڈلی ہو، تار ہو، گوٹا لچکا ہو یا کپڑے پر زری کام ہو یا کپڑے کی بنائی ہوئی میں سونے یا چاندی کا تار شامل ہو یا عورت کا استعمال کا زیور ہو، ہر ایک پر زکوٰۃ واجب ہے۔

یمن کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی جس کے ہاتھوں میں سونے کے دو دستی کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، "تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ خاتون نے کہا: "جی نہیں زکوٰۃ تو نہیں دیتی ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تمہیں یہ گوارا ہے کہ قیامت کے روز خدا اس کی پاداش میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔" (یہ سن کر) خاتون نے وہ دونوں کنگن اتارے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا: "یہ اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کے لئے پیش خدمت ہیں"۔

شرح زکوٰۃ:

۱۔ سونا، چاندی، تجارتی اموال، دھات کے سکے، نوٹ، زیور سب پر چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد کی شرح سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۲۔ سونا، چاندی یا زیور میں چالیسواں حصہ سونا یا چاندی زکوٰۃ میں دینا واجب ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ سونا چاندی ہی دی جائے، اس کی قیمت کا حساب لگا کر نقد رقم بھی دی جا سکتی ہے۔ کپڑے بھی دیے جا سکتے ہیں اور دوسری چیزیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ نقدی یا تجارتی مال کی قیمت اگر سونے یا چاندی میں سے کسی کے نصاب کے بقدر ہو تو اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دینا ہوگا۔

۳۔ اگر کسی زیور یا ڈلی یا کپڑے میں سونا، چاندی سے ہوئے ہیں، تو یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا زیادہ ہے، جو چیز زیادہ ہو اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ سونا زیادہ ہے تو سب کو سونا تصور کیا جائے گا اور سونے کے نصاب سے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور اگر چاندی زیادہ ہے تو سب کو چاندی تصور کر کے چاندی کے نصاب سے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۴۔ سونے یا چاندی کے زیور وغیرہ میں اگر کسی دوسری دھات کا میل ہو اور اس کی مقدار سونے یا چاندی سے کم ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور اس عدد کو سونے یا چاندی کا تصور کر کے زکوٰۃ دی جائے گی۔ اگر اس میں سونا یا چاندی کم ہے تو صرف اسی سونے اور چاندی کا حساب لگایا جائے گا۔ اگر وہ بقدر نصاب ہوگی تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

۵۔ اگر کسی کے پاس سونا بھی نصاب سے کم ہے اور چاندی بھی نصاب سے کم ہے تو

چاندی کو سونے سے ملا کر یا سونے کو چاندی سے ملا کر جو نصاب بھی پورا ہوتا ہو اس پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے۔ اس طرح کچھ نقد رقم ہے، کچھ چاندی ہے، کچھ تجارتی مال ہے۔ تو سب کو ملا کر اگر چاندی یا سونے کا نصاب پورا ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۶۔ زیوروں میں جو جواہر اور موتی وغیرہ ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ان کا وزن منہا کرنے کے بعد باقی سونے یا چاندی کے وزن پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

وہ چیزیں جن پر زکوٰۃ نہیں ہے:

۱۔ رہنے بسنے کے مکان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی مالیت کا ہو۔

۲۔ موتی، یاقوت اور دوسرے تمام جواہر پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۳۔ آبپاشی اور کھیتی باڑی کے لئے جو اونٹ، بیل، بھینس پالے گئے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس معاملے میں اصول یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کاروبار میں جن عوامل پیدائش سے کام لے رہا ہو وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ حدیث میں ہے:

لیس فی الابل العوامل صدقة

یعنی جن اونٹوں سے کھیتی باڑی میں کام لیا جاتا ہو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ ان کی زکوٰۃ زمین کی پیداوار سے حاصل ہو جاتی ہے اس طرح تمام آلات پیدائش پر زکوٰۃ نہیں ہے۔)

۴۔ کارخانے کی مشینوں اور آلات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ نیز کارخانے کی عمارت، کارو

بار میں کام آنے والے فرنیچر، اسٹیشنر کے سامان، دکان کی عمارت پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۵۔ شیر خانہ (Dairy Farm) کے مویشیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ بھی عوامل کی تعریف میں آتے ہیں۔ البتہ ڈیری فارم کی مصنوعات پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۶۔ بیش قیمت نادر چیزیں اگر کسی نے یادگار کے طور پر شوقیہ گھر میں رکھی ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر ان کی تجارت کر رہا ہو تو ان پر وہی زکوٰۃ عائد ہوگی جو اموال تجارت پر ہوتی ہے۔

۷۔ کسی نے حوض یا تالاب وغیرہ میں شوقیہ مچھلیاں پال رکھی ہیں تو ان پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی ہاں اگر ان کی تجارت کر رہا ہو تو تجارتی زکوٰۃ واجب ہے۔

۸۔ مویشی جو ذاتی ضرورت کے لئے پالے گئے ہوں، مثلاً نقل وحمل کیلئے بیل، اونٹ یا چند گھوڑے پال لیے ہیں تو ان کی تعداد خواہ کتنی ہی ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۹۔ سواری کے لئے موٹر سائیکل یا کار ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۰۔ مرغی خانہ، جو انڈوں کی فروخت کے لئے قائم کیا گیا ہو اس کی مرغیوں پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے البتہ فروخت ہونے والے انڈوں پر وہی زکوٰۃ واجب ہوگی جو دوسرے تجارتی اموال پر واجب ہے۔

۱۱۔ شوقیہ طور پر جو مرغیاں یا اس قسم کے جانور پالے جائیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۔ کرائے پر چلائی جانے والی چیزیں مثلاً سائیکل، رکشا، ٹیکسی، بس، ٹرک، فرنیچر اور کراکری کے سامان وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے، ان سے حاصل ہونے والا منافع اگر بقدر نصاب ہو اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ ان کی قیمتوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

۱۳۔ دکان اور مکان جن سے کرایہ وصول ہوتا ہو، ان پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو اور کتنی مالیت کے ہوں۔

۱۴۔ پہننے کے کپڑے، کوٹ، چادر کمبل وغیرہ، ٹوپی، جوتے، گھڑی، گھر کا سامان، بستر، پین وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں، خواہ یہ چیزیں کتنی ہی بیش قیمت ہوں۔

۱۵۔ گدھا، خچر اور گھوڑے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ بشرطیکہ یہ تجارت کیلئے نہ ہوں۔

۱۶۔ وقف کے جانور پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو گھوڑے جہاد کیلئے پالے گئے ہوں، اور جو اسلحہ اور سامان جہاد اور خدمت دینے کیلئے وقف ہوں اس پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

جانوروں کی زکوٰۃ:

عام میدانوں میں چرنے والے پالتو جانور، جو افزائش نسل اور دودھ کے لئے پالے جاتے ہیں ان کو اصطلاح میں سائمہ کہتے ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر سال کا اکثر حصہ گھر میں نہ پالے گئے ہوں جو جانور سواری کے لئے پالے گئے ہوں، یا جنگلی جانور، مثلاً ہرن پاڑہ، نیل گائے، چیتا وغیرہ کی زکوٰۃ نہیں، ہاں اگر یہ جنگلی جانور تجارت کے لئے پالے ہوں تو ان پر وہی زکوٰۃ واجب ہوگی جو دوسرے تجارتی اموال پر واجب ہوتی ہے یعنی تجارتی سرمایہ اگر سال کے آغاز اور اختتام پر دو سو درہم یا اس سے زائد ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

نصاب اور شرح زکوٰۃ کی تفصیل:

جو عورت پانچ اونٹوں کی مالکہ ہو وہ صاحب نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ صاحب نصاب لوگ مزید

تفصیل سے علماء سے معلوم کر سکتے ہیں۔ زکوۃ کے معاملے میں گائے اور بھینس کا ایک ہی حکم ہے دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور شرح زکوۃ بھی۔ کسی کے پاس دونوں قسم کے جانور ہوں تو دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہونے پر زکوۃ واجب ہو جائے گی۔ البتہ زکوۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جس کی تعداد زیادہ ہو۔ اور اگر گائے اور بھینس دونوں کی تعداد برابر ہو تو اختیار ہے کہ چاہے زکوۃ میں گائے دے یا بھینس دے۔ جو عورت تیس گائے بھینسوں کی مالک ہو جائے تو اس پر زکوۃ فرض ہو جاتی ہے اس سے کم پر زکوۃ فرض نہیں۔ صاحب نصاب لوگ مزید تفصیل علماء سے معلوم کر سکتے ہیں۔

مصارف زکوۃ:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے صرف زکوۃ کی اہمیت و عظمت اور تاکید بیان فرمائی ہے بلکہ صراحت کے ساتھ اس کے مصارف بھی بیان فرما دیے ہیں:

انما الصدقات للفقراء والمسٰکین والعٰملین علیها والمؤلفة قلوبهم و فی الرقاب والغرمین وفی سبیل اللّٰه وابن السّبیل فریضةً من اللّٰه واللّٰه علیم حکیم (توبہ:۶۰)

"یہ صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور گردنوں کو چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے کے لئے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں اور مسافر نوازی میں صرف کرنے کے لئے ہیں۔ ایک فریضہ خدا کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔"

اس آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں:

۱۔ فقراء

۲۔ مساکین

۳۔ عاملین زکوٰۃ

۴۔ مؤلفۃ القلوب

۵۔ رقاب

۶۔ غارمین

۷۔ فی سبیل اللہ

۸۔ ابن السبیل

زکوٰۃ کی رقم ان آٹھ مدوں میں ہی صرف کی جاسکتی ہے، ان کے سوا کسی اور مد میں صرف کرنا جائز نہیں۔ حضرت زید بن الحارث الصدائی ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ زکوٰۃ کے مال میں سے مجھے بھی عنایت فرمایئے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

"اللہ نے زکوٰۃ کے مصارف کو نہ تو کسی نبی کی مرضی پر چھوڑا ہے اور نہ کسی غیر نبی کی بلکہ خود ہی اس کا فیصلہ فرمادیا ہے اور اس کی آٹھ مدیں مقرر فرمادی ہیں۔ تم اگر ان مدوں میں سے کسی مد میں آتے ہو تو میں تمہیں ضرور زکوٰۃ کی مد سے دے دوں گا۔"

مصارف زکوٰۃ کے مسائل:

مسئلہ۔ ضروری نہیں کہ زکوٰۃ کی رقم ان سارے ہی مصارف میں تقسیم کی جائے جو قرآن پاک میں بیان کیے گئے ہیں بلکہ حسب ضرورت اور حسب موقع جن جن مصارف میں جس جس قدر مناسب ہو خرچ کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑ جائے تو کسی ایک ہی مصرف میں ساری زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کے جو مصارف ہیں یہی مصارف عشر اور صدقہ فطر کے بھی ہیں۔ البتہ نفلی صدقات میں اختیار ہے۔

مسئلہ۔ عام حالات میں کسی بستی کی زکوٰۃ اسی بستی کے حاجت مندوں اور ناداروں پر صرف کرنا چاہیے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ اس بستی کے لوگ محروم رہیں اور زکوٰۃ دوسرے مقامات پر بھیج دی جائے۔ ہاں اگر دوسرے مقامات پر شدید ضرورت ہو، یا دینی مصلحت کا تقاضا ہو، مثلاً کسی مقام پر زلزلہ آگیا، قحط پڑ گیا، یا کوئی ناگہانی آفت آگئی یا کوئی تباہ کن فساد ہو گیا یا دوسرے مقامات پر کچھ دینی ادارے ہیں جو مالی تعاون کے محتاج ہیں یا رشتے دار رہتے ہیں تو ان صورتوں میں دوسرے مقامات پر زکوٰۃ بھیجنا جائز ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اپنی بستی کے حاجت مند بالکل محروم نہ رہ جائیں۔

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں:

سات قسم کے افراد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

۱۔ ماں باپ کو اوپر تک:۔ یعنی دادا، دادی، نانا، نانی، اور پھر ان کے ماں باپ کو اوپر تک

۲۔ اولاد کو نیچے تک: یعنی بیٹا، بیٹی، ان کی اولاد، پوتا پوتی، نواسی، نواسا، اور پھر ان کی اولاد نیچے تک۔

۳۔ اپنے شوہر کو۔

۴۔ اپنی بیوی کو۔

ان رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کے معنی بالآخر یہ ہوتے ہیں کہ گویا زکوٰۃ کے مال سے اپنی ہی ذات کو نفع یا نقصان پہنچایا۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اپنے مال سے آدمی ان سے تعاون نہ کرے بلکہ شریعت کی جانب سے ان کی کفالت اور مالی تعاون ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ان چار رشتوں کے علاوہ باقی سارے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے بلکہ بہتر ہے اور زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

۵۔ صاحب نصاب خوش حال آدمی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور نہ کسی فقیر اور نادار کو اتنا دینا جائز ہے کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے۔ ہاں اگر وہ مقروض ہو یا کثیر العیال ہو تو حسب ضرورت زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں۔

۶۔ غیر مسلم کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

۷۔ بنی ہاشم کی اولاد میں تین خاندانوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

☆ حضرت عباسؓ کی اولاد کو۔

☆ حارثؓ کی اولاد کو

☆ ابو طالبؓ کی اولاد کو۔

سادات بنی فاطمہ اور سادات علوی اس تیسرے خاندان میں داخل ہیں، کیونکہ وہ حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
''صدقے کا مال آل محمد (ﷺ) کے لئے جائز نہیں، اس لئے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہوتا ہے۔''

زکوٰۃ کے متفرق مسائل:

مسئلہ۔ کسی شخص پر آپ کی کچھ رقم قرض ہے، اور اس کے حالت تنگ ہیں۔
اگر آپ اپنی زکوٰۃ میں وہ رقم اس کو معاف کر دیں تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ البتہ قرض کے بقدر اس کو زکوٰۃ دے دینے کے بعد وہی رقم آپ اپنے قرض میں اس سے وصول کر لیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ گھر میں کام کاج کرنے والے نوکر چاکر، خادم، ماما، دائی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ البتہ خدمت کے معاوضے اور تنخواہ میں ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ ناداروں کے کپڑے بنانے، سردی کے موسم میں کمبل، لحاف بنوا دینے اور شادی وغیرہ کی ضروریات مہیا کر دینے میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ۔ جس خاتون نے کسی بچے کو دودھ پلایا ہے اگر وہ نادار اور حاجت مند ہو تو اس کو زکوٰۃ کے پیسے دے سکتی ہے اور وہ بچہ بھی جوان ہونے کے بعد دودھ پلانے والی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

مسئلہ۔ ایک شخص کو مستحق سمجھ کر آپ نے زکوٰۃ دی پھر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تو صاحب نصاب ہے یا ہاشمی سید ہے یا تاریکی میں دی اور بعد میں معلوم ہوا کہ جس کو زکوٰۃ دی ہے وہ اپنی والدہ یا اپنی لڑکی تھی یا کوئی رشتے دار ایسا تھا جس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں تو ان

تمام صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اب دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ لینے والے کو معلوم ہو کہ میں مستحق نہیں ہوں تو نہ لے اور اگر بعد میں معلوم ہو تو واپس کر دے۔

مسئلہ۔ آپ نے کسی کو حاجت مند سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غیر مسلم شخص ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ۔ کسی شخص کو عطیے میں یا انعام میں کوئی مل ملا اگر وہ بقدر نصاب ہے تو سال گزرنے پر اس سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

مسئلہ۔ بینکوں میں رکھی ہوئی امانتوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ مال خود ادا کرے۔

مسئلہ۔ ایک شخص سال بھر مختلف طریقوں سے صدقہ و خیرات کرتا رہا لیکن اس نے زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی۔ سال گزرنے پر وہ اس خیرات کیے ہوئے مال کو زکوٰۃ میں محسوب نہیں کر سکتا، اس لئے کہ زکوٰۃ نکالنے کے لئے زکوٰۃ کی نیت کرنا شرط ہے۔

صدقۂ فطر



فضائل و مسائل

صدقۂ فطر کا بیان

صدقۂ فطر اس عورت پر واجب ہے جو آزاد اور مسلمان ہو اور ایسے نصاب کی مالکہ ہو جو اُس کی اصلی حاجتوں سے زائد ہو خواہ وہ مالِ نصاب بڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔ زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چاندی سونا یا تجارت کا مال ہونا ضروری ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لیا جاتا ہے جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو اور قرض سے بچا ہوا ہو، پس اگر کسی عورت کے پاس روزمرہ کے استعمالی کپڑوں اور برتنوں و دیگر سامان کے علاوہ اگر حاجاتِ اصلیہ سے زائد سامان ہو اور ان سب کی قیمت نصاب زکوٰۃ کے برابر یا زیادہ نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، مگر صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کی شرطیں:

اول: آزاد ہونا، غلام پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

دوم: مسلمان ہونا، کافر پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

سوم: صاحبِ نصاب ہونا، اور نصاب کا اس کی اور اس کے اہل و عیال کی اصلی حاجتوں سے زائد ہونا۔

حوائجِ اصلیہ کی تفصیل زکوٰۃ کے بیان میں گزر چکی ہے، اس نصاب کا بڑھنے والا ہونا اور اس پر سال کا گزرنا شرط نہیں ہے، جس کی تفصیل بھی زکوٰۃ میں مذکور ہے۔ عاقلہ اور بالغہ ہونا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے بموجب صدقۂ فطر واجب ہونے کی شرطوں میں سے نہیں ہے، اس لئے اگر نابالغہ اور مجنونہ کا مال ہو تو اُن پر صدقۂ فطر واجب ہے اور اُن کا ولی یعنی باپ یا اس کا وصی یا دادا یا اس کا وصی اُن کے مال سے صدقۂ فطر نکالے اگر یہ لوگ نہ نکالیں تو نابالغہ بالغہ ہونے پر اور مجنونہ افاقہ ہونے کے بعد خود نکالے، ان کے غلاموں کا فطرہ بھی ان دونوں کے مالوں میں سے ادا کرنا واجب ہے۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کا سبب:

صدقۂ فطر واجب ہونے کا سبب خود اس کی ذات اور وہ لوگ ہیں جن کا نان

نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اور وہ اُن پر کامل ولایت رکھتی ہے۔

مسائل صدقۂ فطر:

۱۔ پس صدقہ فطر اپنی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔ اگر کسی عورت نے کسی عذر سے یا بلا عذر روزے نذر رکھے ہوں تب بھی اس پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

۲۔ اور اس کے نابالغ بچوں اور بچیوں کی طرف سے بھی اس پر واجب ہے، لیکن اگر نابالغ بچہ خود مالدار ہو تو اس کے مال میں سے صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ کم عقل، دیوانہ اور مجنون کا بھی وہی حکم ہے جو نابالغ بچے کا ہے یعنی اس کی طرف سے باپ صدقۂ فطر ادا کرے۔

۳۔ بیوی کا صدقۂ فطر خاوند پر واجب نہیں۔

۴۔ بالغ اولاد کا نفقہ بھی باپ پر واجب نہیں، اگر بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے ان سب کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر صدقہ فطر دیدیا تو ادا ہو جائے گا۔ اسی پر فتویٰ ہے، کیونکہ عادۃً اجازت موجود ہے، اگرچہ نیت کے بغیر فطرہ ادا نہیں ہوتا لیکن اس صورت میں حکماً نیت موجود ہے۔

۵۔ اپنے عیال اور اہل نفقہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے فطرہ دینا ان کی اجازت سے جائز ہے، اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ پس اگر عورت نے اپنے خاوند کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر فطرہ ادا کر دیا تو جائز نہیں ہے۔

۶۔ اپنے دادا، دادی، نانا، نانی، پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں ہے، اور اپنے ماں باپ کا فطرہ دینا بھی واجب نہیں۔ اگرچہ اُن کا نفقہ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اُن پر اس کو ولایت نہیں ہے۔ جیسا کہ بڑی اولاد پر نہیں ہے۔ لیکن اگر اُن میں سے کوئی فقیر اور دیوانہ ہو تو اُس کا صدقہ اس پر واجب ہوگا۔

۷۔ اپنے چھوٹے بھائی بہنوں اور اپنے دیگر رشتہ داروں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا اس پر واجب نہیں، اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اس کو ان پر ولایت حاصل نہیں ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے اس شخص پر ولایت کاملہ حاصل ہونا اور اس کے نفقہ کا ذمہ دار ہونا ضروری ہے۔

۸۔ اگر اپنی چھوٹی لڑکی کا نکاح کر دیا اور اس کو خاوند کے گھر رخصت کر دیا، اگر

وہ خاوند کی خدمت و موانست کے لائق ہے تو اس کا صدقۂ فطر کسی پر واجب نہیں ہے نہ باپ پر، نہ خاوند پر اور نہ خود اس لڑکی پر جبکہ لڑکی خود محتاج ہو اور اگر شوہر کی خدمت و موانست کے لائق نہیں ہے تو اس کا صدقۂ فطر اس کے باپ کے ذمہ ہوگا اور اگر شوہر کے گھر رخصت نہیں کی گئی تو ہر حال میں اس کے باپ کے ذمہ ہے۔ لڑکی کے فطرے کے متعلق مزید وضاحت یہ ہے کہ اگر لڑکی مالدار ہے تو خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور خواہ بالغ ہو یا نابالغ خود اس کے مال میں صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں لیکن نابالغ شادی شدہ ہے اور رخصت نہیں ہوئی تو باپ کے ذمہ ہے اگر رخصت ہو گئی ہے تو کسی کے ذمہ نہیں اور اگر شادی نہیں ہوئی اور نابالغ محتاج ہے تو اس کا فطرہ باپ کے ذمہ ہے۔ دادا کے ذمہ پوتوں کا صدقۂ فطر واجب نہیں ہے جبکہ ان کا باپ مفلس ہو اور زندہ ہو اور اگر مفلس باپ فوت ہو چکا ہو تو اس میں اختلاف ہے، ظاہر الروایت کے بموجب اس صورت میں بھی دادا کے ذمہ پوتوں کا صدقۂ فطر واجب نہیں ہے اور امام حسن رحمہ اللہ کی روایت میں واجب ہے۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت:

۱۔ صدقۂ فطر عید الفطر کے روز صبح صادق طلوع ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے پس جو عورت اس سے پہلے مر جائے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوگا۔ اور جو عورت اس دن کی طلوع فجر کے بعد مرے تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ اسی طرح جو بچہ طلوع فجر سے پہلے پیدا ہوا یا کوئی کافر مسلمان ہوا تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہوگا اور جو بچہ طلوع فجر کے بعد پیدا ہوا یا کوئی کافر مسلمان ہوا اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوگا۔ اور اسی طرح اگر فقیر اس دن کو طلوع فجر سے پہلے مالدار ہو جائے یا مالدار آدمی طلوع فجر کے بعد فقیر ہو جائے تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہوگا اس کے برعکس اگر مالدار طلوع فجر سے پہلے فقیر ہو جائے یا فقیر طلوع فجر کے بعد مالدار ہو جائے تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوگا۔

۲۔ عید الفطر کا دن آنے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیں تو جائز ہے اور یہ عید الفطر سے پہلے دینے کا حکم مطلق ہے اس میں مدت کی مقدار کی کوئی تفصیل نہیں ہے اس لئے خواہ رمضان المبارک میں دیا جائے یا اس سے بھی پہلے دیدیا جائے ہر وقت جائز

ہے، یہی صحیح و مختار ہے۔ بعض فقہاء نے اس بات کی تصحیح کی ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو جائے اس میں پیشگی صدقۂ فطر دینا جائز ہے اس سے پہلے نہیں، دونوں قول صحیح اور مفتی بہ ہیں۔

۳۔ عیدالفطر کے دن کسی وقت بھی ادا کردے گی تو وہ ادا کرنے والی ہوگی قضا کرنے والی نہیں ہوگی، اگر عید کا دن گزر گیا اور کسی عورت نے فطرہ ادا نہیں کیا تو صحیح یہ ہے کہ اس سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس کا دینا اس پر واجب رہے گا لیکن یوم فطر کے بعد اس کا ادا کرنا بعض فقہا کے نزدیک قضا کہلائے گا اور بعض نے اس کو ترجیح دی ہے اور بعض فقہ کے نزدیک عمر بھر میں جب بھی ادا کرے گی ادا ہی کہلائے گا کیونکہ ان کے نزدیک تاخیر سے ادا کرنا یعنی عمر میں ادا کردینا واجب ہے بعض نے اس کو ترجیح دی ہے اور زیادہ راجح بھی یہی ہے۔

۴۔ صدقۂ فطر ادا کرنے کا مستحب وقت یہ ہے کہ عیدالفطر کے روز طلوع فجر کے بعد عیدگاہ کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کردیں اور اس سے تاخیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

صدقۂ فطر کن چیزوں سے ادا کیا جائے:

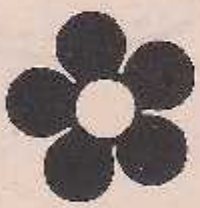
صدقۂ فطر چار چیزوں گیہوں، جو، کھجور اور کشمش میں اختلاف ہے صحیح اور مفتی بہ قول یہ ہے کہ ایک صاع دی جائے، گیہوں و جو کے آٹے اور ستوؤں کا وہی حکم ہے جو خود اُن کا ہے گیہوں میں جو وغیرہ ملے ہوئے ہوں تو غلبے کا اعتبار ہوگا پس اگر گیہوں غالب ہو گئے تو نصف صاع دیا جائے گا، مذکورہ چار منصوص چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری جنس سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے مثلاً چاول، مکئی، جوار، باجرہ وغیرہ دیا جائے تو اشیائے منصوصہ مذکورہ میں سے کسی ایک چیز کی قیمت کے برابر ہونا چاہیے، مثلاً اگر چاول وغیرہ دے تو جس قدر قیمت میں نصف صاع گیہوں آتے ہوں یا ایک صاع جو آتے ہوں اتنی قیمت کے چاول وغیرہ دے سکتی ہے، اور اگر وہاں گندم و جو و کھجور اور کشمش نہ ہوتے ہوں تو وہاں سے زیادہ قریبی جگہ میں جہاں ہوتے ہوں وہاں کی قیمت معتبر ہوگی، گیہوں یا جو کی روٹی صدقۂ فطر میں وزن سے دینا جائز نہیں بلکہ قیمت کے اعتبار سے دے گی تو جائز ہوگا یہی اصح ہے، اگر منصوص علیہ یعنی چاروں مذکورہ اجناس میں سے کسی ایک کی قیمت ادا

کرے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ بین اسی چیز کے دینے سے اس کی قیمت کا دینا افضل ہے اسی پر فتویٰ ہے۔

۶۔ انگریزی سیر کے وزن سے جو کہ ۸۰ اسی تولہ ہوتا ہے اور ہندو پاکستان میں رائج ہے ایک صاع تقریباً ساڑھے تین سیر کا اور نصف صاع پونے دو سیر کا ہوتا ہے یہی مفتی بہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً گیہوں دو سیر اور جو چار سیر دیدیئے جائیں۔

صدقۂ فطر کے مصارف:

۷۔ صدقۂ فطر کے مصارف عامل کے سوا وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں، ذمی کافر کو صدقۂ فطر دینے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جائز و مکروہ ہے اور مسلمان فقیر کو دینا اولیٰ ہے۔ ایک شخص کا صدقۂ فطر بعض کے نزدیک ایک ہی شخص کو دینا واجب ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ متعدد شخصوں کو ایک شخص کا فطرہ دینا جائز ہے یہی مذہب ہے، متعدد شخصوں کا فطرہ کسی ایک مسکین کو دینا بھی جائز ہے۔ جب کوئی ایسا شخص جس کے ذمہ زکوٰۃ یا صدقۂ فطر یا کفارہ یا صدقۂ نذر ہو بلا وصیت کئے فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ میں سے ادا نہیں کیا جائے گا لیکن اگر اس نے وصیت کی ہو تو ترکہ میں سے ادا کیا جائے گا اور وہ وصیت اس کے تہائی مال میں جاری ہوگی۔ خواہ وہ پوری زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ کو کفایت کرے یا نہ کرے لیکن اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر زیادہ وہ خوشی سے دیدیں لے لیا جائے گا۔ اگر وصیت نہیں کی اور اس کے وارث تبرعاً اس کی طرف سے ادا کر دیں تو جائز ہے اور اگر وہ ادا نہ کریں یا ان میں سے کوئی اپنے حصہ میں سے نہ دے تو مجبور نہیں کیا جائے گا۔



گھریلو
چٹکلے

خواتین کیلئے سامان سحری وافطاری تازہ رکھنے کے گھریلو ٹوٹکے

نوٹ: معزز خواتین کرام آپ ان پر عمل کرا اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے احسن طریقہ سے بچا سکتی ہیں اور عبادت پر صرف کر سکتی ہیں۔

لیموں کو تازہ رکھنے کا طریقہ:

لیموں کو تازہ رکھنے کے لئے انہیں کسی برتن میں ڈال کر اس کے اوپر سوکھا نمک ڈال دیا جائے، اس سے لیموں کافی عرصے تک تازہ حالت میں رہتے ہیں۔

چاولوں کو کیڑوں سے کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے:

چاولوں کو کیڑوں سے بچانے کیلئے ان میں پسا ہوا نمک ملا دینا چاہیے اس سے چاول کیڑوں سے محفوظ رہتے ہیں ایک من چاول میں تقریباً ایک کلو نمک کی مقدار ہونا چاہیے۔

آٹے کا خمیر:

آٹے کو گوندھنے کے بعد اس پر گھی یا مکھن لگا دیا جائے تو اس پر پپڑی نہیں جمتی۔ مکھن لگا کر گیلا کپڑا نچوڑ کر آٹے پر ڈال دیں تو وہ خمیر نہیں ہوگا۔

ٹماٹروں کو تازہ رکھنے کیلئے:

ٹماٹروں کو سرکے والے پانی سے دھونے کے بعد ان کے سروں پر موم لگانے سے ٹماٹر کئی دنوں تازہ رہتے ہیں۔

سبزی تازہ رکھنے کیلئے:

سبزی تازہ رکھنے کیلئے تھوڑے سے پانی میں سرکہ ملا کر سبزی پر چھڑکا دیا جائے،

اس طرح سے سبزی کافی دیر تک تازہ رہے گی اور اسکے جراثیم بھی مر جائیں گے۔

زیادہ دیر تک گوشت محفوظ کرنا:

کاغذی لیموں نچوڑ کر اس میں پرانا گڑ گھول کر صاف دھلے ہوئے گوشت پر لگا دیں۔ اس کے بعد باریک نمک پیس کر گوشت پر چھڑکیں پھر دھوپ یا کوئلوں والے گرم خالی چولہے میں رکھ کر گوشت خشک کر لیں، یہ کافی ماہ تک خراب نہیں ہوگا۔

گوشت گلانا:

پکتے ہوئے گوشت میں تھوڑا سا چھالیہ یا ایک چٹکی شکر یا پھر ایک چٹکی کھانے کا سوڈا ڈال دیں تو گوشت جلد گل جائے گا۔ خربوزوں کو چھلکا یا پپیتے کی ایک پھانک ڈال دینے سے بھی گوشت جلدی گل جاتا ہے۔ تھوڑی سا ادرک اور سرکہ ڈال بھی گوشت کو جلد گلایا جا سکتا ہے۔

گوشت محفوظ کرنا:

گوشت میں سے ہڈیاں الگ کر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیں۔ ان پر تیل اور مصالحے حسب ذائقہ لگا کر ٹکروں کو رسی میں پرو لیں اور دھوپ میں لٹکا کر خشک کریں، پھر اسے ڈبوں میں بند کر کے ایک سال تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

کچا گوشت صاف کر کے ٹکڑے کر لیں اور اسے پولی تھین کے بیگ میں ڈال کر فریزر میں رکھ دیں، گوشت کئی دن تک محفوظ رہے گا۔ گرمیوں میں گوشت کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے کپڑے کا ٹکڑا سرکہ اور پانی میں تر کر کے اس میں گوشت لپیٹ کر رکھ دیں تو وہ دیر تک خراب نہیں ہوگا۔

چاولوں کو نکھارنا:

ابلے ہوئے چاول میں ایک چمچی گھی ڈالیں تو وہ الگ الگ ہو جائیں گے۔ ابلے چاولوں میں چند قطرے لیموں کا رس ڈالنے سے چاول سفید اور خوش ذائقہ ہو جائیں گے۔

چاول پکنے میں سخت رہ جائیں تو گیلے کپڑے کی تہیں بنا کر چاولوں کو دم دیں، چاول نرم ہو جائیں گے۔ چاول نرم پڑ جائیں تو اخبار کی تہیں بنا کر ڈھکنے کے نیچے رکھ دیں، اخبار نمی جذب کر لے گا۔

مچھلی دیر تک رکھنا:

مچھلی کا پیٹ چاک کر کے اچھی طرح صاف کر لیں۔ پھر نمک لگا کر سل یا چکی کے پاٹ کے نیچے رکھ دیں اس میں سے پانی نکل جائے گا اور مچھلی دو تین دن تک خراب نہیں ہوگی۔ جب چاہیں کڑوے تیل اور بیسن سے دو تین مرتبہ دھو کر پکا لیں۔

انڈوں سے متعلق مسائل کا حل:

انڈوں پر چربی مل کر پسے ہوئے نمک میں دبا دیں تو وہ ایک ماہ تک خراب نہیں ہوں گے صرف نمک میں دبا کر بھی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گرم پگھلے ہوئے موم میں انڈوں کو ڈبو کر نکالیں اور پھر کسی ٹھنڈی جگہ پر محفوظ کر لیں تو وہ کئی ماہ تک خراب نہیں ہوں گے۔

کریلوں کی کڑواہٹ دور کرنا:

کریلوں کے چھلے اتار کر انہیں کاٹ لیں۔ بیچ نکال کر کٹے ہوئے کریلوں پر

نمک لگا کر انہیں اچھی طرح ملیں۔ تھوڑی دیر پڑا رہنے دیں تو کڑواہٹ دور ہو جائے گی۔

سبزیاں تازہ رہیں:

سبزیوں پر پانی چھڑک کر انہیں کاغذ میں لپیٹ کر رکھیں تو وہ زیادہ دیر تک تازہ رہیں گی۔ صرف پانی چھڑک کر بھی سبزیوں کو زیادہ دیر تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

سبزیاں محفوظ کر کے زیادہ عرصے تک پکائی جا سکتی ہے۔ اس کیلئے موسمی سبزیاں سستے داموں خرید کر حسب ضرورت پولی تھین کی تھیلیوں میں بند کر لیں اور فریزر میں رکھ دیں، یہ سبزیاں کئی ماہ تک کام آ سکتی ہیں۔

سبزیوں کا پیسٹ بنا کر بھی فریزر میں رکھا جا سکتا ہے۔ اسی پیسٹ میں ٹماٹر، دھنیہ، پودینہ، ادرک، ہری مرچ، اور لہسن استعمال کر کے اسے پولی تھین والے پیکٹ میں اچھی طرح بند کر کے فریزر میں رکھیں یہ سبزیاں کئی روز تک کام آ سکتی ہیں۔

سبزیوں کا پیسٹ بنا کر بھی فریزر میں رکھا جا سکتا ہے۔ اسی پیسٹ میں ٹماٹر، دھنیہ، پودینہ، ادرک ہری مرچ اور لہسن استعمال کر کے اسے پولی تھین والے پیکٹ میں اچھی طرح بند کر کے فریزر میں رکھیں تو کئی دن تک استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

ادرک کو دیر تک تازہ رکھنے کیلئے اسے گیلی مٹی میں دبا کر پانی چھڑک دیں تو کئی روز تک تازہ ادرک استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

پھلوں کی تازگی برقرار رکھنا:

پھلوں پر پانی چھڑک دیں تو وہ کئی روز تک تازہ رہیں گے۔ پانی چھڑک کر کاغذ لپیٹ کر رکھنے سے بھی پھلوں کی تازگی دیر تک برقرار رہتی ہے۔

پھلوں کو جراثیم سے بچانے کیلئے انہیں پوناشیم پرمیگانیٹ سے پانی سے اچھی طرح دھولیں وہ جراثیم سے پاک ہو جائیں گے۔

پھلوں پر لیموں کا عرق چھڑک دیں تو وہ دیر تک تازہ اور بے داغ رہیں گے۔

دودھ دہی اور پنیر کو تازہ رکھنا:

دودھ گرم کرتے وقت دیگچی میں تھوڑا سا مکھن لگایا جائے تو دودھ نہیں ابلے گا۔

دودھ سے تیار کی گئی چیزیں مثلاً مکھن، پنیر، دہی اور کریم اگر فریزر میں رکھ دیں تو انہیں زیادہ دنوں تک استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

دہی جلد جمانے کیلئے دودھ تھوڑی سی ٹاٹری یا نائٹرک ایسڈ ملا دیں تو وہ جلد جم جائے گا۔

پنیر کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنے کیلئے اسے سرکہ میں بھیگے کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں تو پنیر کی تازگی دیر تک قائم رہے گی۔

گرمیوں کے موسم میں دودھ کو دن میں دو تین مرتبہ ابال کر ٹھنڈا کر کے کسی کھلے منہ والے برتن میں پانی ڈال کر دودھ کا برتن اس پانی میں رکھ دیں تو دودھ خراب نہیں ہوگا۔

کھانے پکانے کے گھریلو چٹکلے

خصوصی گزارش: خواتینِ اسلام سے میری مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ اپنا زیادہ وقت اللہ کی اطاعت و عبادت میں گزاریں اور ان کھانے پکانے کی چیزوں میں اپنا زیادہ وقت ضائع نہ کریں۔

بادام کا قورمہ

اشیاء:

گوشت	آدھ سیر	پیاز	تین ڈلی
لہسن	آدھی چھوٹی	ادرک	ایک چھوٹی ڈلی
چھوٹی الائچی	دو عدد	پسا ہوا گرم مصالحہ	دو چٹکی
بادام	دس عدد	سرخ مرچ	حسب پسند
نمک	حسب پسند	گھی	آدھ پاؤ

ترکیب: باداموں کی گریاں نکال کر انہیں پانی ملا کر پیس کر رکھ لیں پھر گھی میں پیاز لال کرنے کے بعد اس میں گوشت ڈال کر تلیں اور چند منٹ بعد لہسن کے جوئے اور ادرک کی باریک قاشیں ڈال دیں۔ بھوننے کا عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک گوشت میں بھناؤ کی خوشبو نہ آنے لگے پھر باقی مصالحہ جسے باریک پیسا گیا ہو ڈال کر بھونیں اور دہی ڈالتے جائیں جب دہی کا پانی خشک ہو جائے تو پیاز اور نمک مرچ ڈال دیں تھوڑا پانی دے کر بھونیں اور پسی ہوئی چھوٹی الائچیاں شامل کر دیں۔ چند منٹ تک دم پر رکھنے کے بعد اتار لیں۔

پتے کا قورمہ

اشیاء:

گوشت	آدھ سیر	پتے	آدھ پاؤ
گھی	دو چھٹانک	پیاز	تین ڈلی
لہسن	ایک پوتھی	پسا ہوا دھنیا	آدھ چھٹانک
نمک	حسب ذائقہ	ادرک	آدھ ڈلی
دہی	ایک پاؤ	بادام	دس عدد

ترکیب: بادام کی گریاں نکالیے۔ انہیں گرم پانی میں ابال کر ان کے چھلکے الگ کر دیجئے اور ایک برتن میں پانی ڈال کر رکھ لیجئے۔ اب پہلے پیاز لال کر کے نکال لیجئے۔ پھر مصالحے بھونئے۔ اس کے بعد بھنے ہوئے مصالحے میں دہی اور گوشت ڈال کر بھونا جاری رکھئے جب آپ دیکھیں کہ گوشت خوب اچھی طرح بھن گیا ہے تو اس میں بادام ڈال دیجئے اور گلنے کے حق کا پانی دے کر دھیمی آنچ پر پکائیے۔ گوشت گل جانے پر اسے ایک بار پھر بھونئے۔ پھر پتیلی چولہے سے اتار لیجئے۔

خوشبو دار قورمہ

اشیا:

گوشت	آدھ سیر	الائچیاں	آدھ پاؤ

مصالحے کا سامان سادہ قورمے کے سامان کے مطابق (دہی کی ضرورت نہیں ہوگی)

ترکیب: الائچیوں کے دانے نکال لیں۔ انہیں پانی میں پیس کر رکھ لیں۔ مصالحہ بھونیں پھر اس میں گوشت ڈال کر بھونیں۔ جب گوشت گل جائے الائچی کے پسے ہوئے دانے اس میں ڈال دیجئے اگر دم پر رکھنے کی ضرورت سمجھیں تو پندرہ منٹ تک دم پر رکھیں۔ پھر پتیلی چولہے سے اتار لیں۔

چھوٹے گوشت کی نہاری

اشیاء

عدلے کا گوشت	تین سیر	نلیاں	چار عدد
سری	دو عدد	پائے	دو عدد
لال مرچ	دس تولہ	دھنیہ	پانچ تولہ
پیاز	ایک پاؤ	لہسن	چار تولہ
نمک	چھ تولہ	گھی	آدھ سیر
دہی	آدھ سیر	آٹا	سات تولہ
ادرک	دو تولہ	ہری مرچ	پانچ تولہ
گرم مصالحہ	ایک تولہ	لیموں	ایک عدد (یا آدھ چھٹانک)

ترکیب: گوشت، نلیوں، سریوں اور پایوں کو خوب اچھی طرح دھو لیجئے۔ لال مرچ، دھنیہ، آدھی پیاز، لہسن کے جوؤں، ہلدی اور نمک کو پانی میں پیس کر مصالحہ تیار کر لیں۔ اب آدھا گھی پتیلی میں ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا کر کڑکڑائیے۔ اور باقی آدھی پیاز کے لچھے اس میں تل کر لال کرنے کے بعد نکال کر رکھ لیں پھر اس گھی میں مصالحہ اور گوشت ڈال کر چند منٹ تک بھونے۔ اس کے بعد پتیلی ڈھانک کر پکنے دیجئے (یاد رہے اس میں پانی نہیں ڈالا جاتا کیونکہ گوشت خود پانی چھوڑتا ہے) جب اس کا پانی خشک ہو جائے تو لال کی ہوئی پیاز پیس کر دہی سمیت پتیلی میں ڈال کر نہاری کو خوب بھونئے اس کے بعد پانی بقدرے شوربہ ڈال کر پتیلی کا منہ آٹے سے بند کر کے دو گھنٹے تک کوئلوں پر پکائیے۔ پھر پتیلی کھولئے اور آٹے کا دودھ نکال کر اس میں ڈال کر تیز آنچ پر جوش دیجئے جب شوربہ گاڑھا ہو جائے تو بقیہ آدھا گھی گرم کر کے بگھار دے دیجئے اور پتیلی چولہے سے اتار کر کتری ہوئی ادرک اور ہری مرچیں اور پسا ہوا گرم مصالحہ چھڑکنے کے بعد اوپر سے لیموں یا کھٹا نچوڑ دیجئے۔

زعفرانی نہاری

اشیاء:

گوشت	ایک سیر	گھی	ایک پاؤ
ہلدی	نصف چھٹانک	دھنیہ	ایک چھٹانک
ادرک	ایک چھٹانک	لہسن	ایک چھٹانک
لونگ	تین ماشہ	الائچی	تین ماشہ
زیرہ سیاہ	تین ماشہ	مرچ سیاہ	تین ماشہ
مرچ سرخ	ایک ماشہ	زعفران	ایک ماشہ
دہی	ایک پاؤ	لیموں	چار عدد
نمک	حسب ضرورت	پیاز	ایک پاؤ
میدہ	تھوڑا سا	تیز پتا	تین عدد

ترکیب: سب سے پہلے ہلدی، دھنیہ، ادرک اور لہسن کو پیس لیں پھر تیز پتا اور سرخ مرچ کو علیحدہ پیس لیں اور نصف گھی میں پیاز کو بگھار دیں اور پسا ہوا مصالحہ اس میں ڈال کر بھونیں۔ اب اس میں گوشت بھی ڈال دیں اور جب گوشت کا پانی خشک ہو جائے تو لہسن اور دہی کے پانی کے چھینٹے دے کر اسے خوب بھونیں۔

پھر اس میں کافی پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر رات بھر پکنے دیں۔ صبح کے وقت تھوڑا سا میدہ پانی میں گھول کر اس میں ڈالیں اور پھر اچھی طرح پکائیں۔ آخر میں تلی ہوئی پیاز میں گرم مصالحہ ملائیں پھر اس میں لیموں کا عرق ملا دیں اور باقی گھی میں زعفران بگھار کر ڈال دیں۔

ایرانی تکے

اشیاء:

گوشت ..... ایک سیر (پتلے پتلے مختصر قتلوں کی شکل میں)

پسا ہوا گرام مصالحہ ..... تین چٹکی نوشادر ..... چھ ماشہ

ثابت لال مرچیں	پچیس عدد	سوکھی کچری	دو عدد
سوکھا دھنیہ	نو ماشہ	پیاز	آدھ پاؤ
خشک انجیر	دو عدد	دہی	ایک پاؤ
گھی	ایک چھٹانک		

ترکیب: پیاز کو زیادہ سے زیادہ باریک کتریں۔ پھر لال مرچوں کو ہمام دستہ یا کونڈے میں موٹا موٹا کوٹ لیں۔ دھنیہ باریک پیس لیں سوکھی کچریوں کو سل پر کچل لیں۔ نوشادر کو سل پر پیس کر خوب باریک کر لیں یا اسے آگ پر رکھ کر، پھلا کر، پیس کر اس کا سفوف بنا لیں انجیروں کو سل پر بٹے کی ضربوں سے کچل کر پھلا لیں۔ پھر ان سب کو ملا کر پیس لیں۔ گوشت کے قتلوں کو دہی کے نمکین پانی سے خوب اچھی طرح دھو ڈالیں۔ اور کسی موٹے کپڑے پر پھیلا کر کسی سایہ دار جگہ میں خشک کریں۔

اب پسی ہوئی چیزیں، دہی پتلا کر کے اس میں ملا دیں اور خشک کیے ہوئے گوشت کے پارچوں پر لگا دیں۔ انہیں چار گھنٹے تک اسی حالت میں پڑا رہنے دیں۔ پھر ان پر گھی ملیں اور سیخوں پر چڑھا کر کباب دھاگہ اوپر لپیٹ کر کوئلے کی آگ پر پختہ کریں۔

چائنیز تکے

اشیاء:

گوشت	ایک سیر	گھی	ڈیڑھ پاؤ
ٹماٹر	نو عدد	کالی مرچیں	نو عدد
چھوٹی الائچیاں	آٹھ عدد	پیاز	آدھ سیر
ادرک	ایک چھوٹی سی گانٹھ	خشک دھنیہ	تین چٹکی
پسی ہوئی لال مرچ	تین تولہ	نمک	آدھی چھٹانک
دہی	ضرورت کے مطابق		

ترکیب: گوشت کے پتلے دل کے پارچے بنا لیجئے (یا قصاب سے بنوا لیجئے) تھوڑا گھی پتیلی میں ڈال کر اسے چولہے پر چڑھانے کے بعد تیز آنچ پر کڑکڑانے اور اس میں

پارچے ڈال کر تل کر لال کیجئے پھر پتیلی سے نکال کر ایک فراخ سطح کے کسی برتن میں برابر برابر رکھئے اور ان پر ادرک کا عرق اور نمک ملئے۔

اب پیاز کو بہت باریک کتریئے۔ پھر اسے کڑکڑاتے ہوئے گھی میں خوب لال کرنے کے بعد دہی میں ملا دیجئے اور اس کو گوشت سمیت پتیلی میں ڈال کر خوب اچھی طرح بھونئے اور پانی بھی دیتے جائیں۔ جب یہ پانی اور دہی خشک ہو جائیں تو خشک دھنیہ پانی ملا کر ڈال دیجئے۔ کچھ دیر بعد گوشت کے پارچے گل جائیں گے۔ انہیں پتیلی سے نکال لیں۔ ہر پارچے کو جدا جدا گھی میں تلئے اور سیخ پر چڑھا کر آگ پر پختہ کیجئے۔ پارچوں کو پسا ہوا مسالہ اور پانی دیتے جایئے اس طرح یہ بہت نرم ہو جائیں گے۔

آلو والے تکے

اشیاء:

گوشت	آدھ سیر	پیاز	ایک پاؤ
گھی	آدھ پاؤ	دہی	ایک پاؤ
آلو	ایک پاؤ	ٹماٹر	ایک پاؤ
ادرک اور لہسن	تھوڑا تھوڑا	پسی ہوئی سرخ مرچ	ایک چھوٹا چمچہ
ہلدی	ایک چھوٹا چمچہ	نمک	حسب ذائقہ

ترکیب: گوشت کے پارچے کر ڈالیں۔ سارے مسالے پیس لیں اور انہی میں ملا کر یہ مرکب گوشت کے پارچوں پر لیپ دیں۔ اگر گوشت کو اس حالت میں ایک گھنٹہ تک رہنے دیا جائے گا تو آسانی سے اور کم وقت میں گلنے کے قابل ہو جائے گا۔ اب آلوؤں کے ٹکڑے کر لیں اور کسی چوڑے برتن یا فرائی پان میں آدھی گھی گرم کر کے اس میں مسالے لگا ہوا گوشت اس طرح ڈالیں کہ پارچوں کو برابر برابر بچھا دیں ان کے اوپر ٹماٹر اور آلو کے ٹکڑے اسی طرح بچھا دیں ان کے اوپر پیاز کے لچھے پھیلا دیں اور باقی گھی اوپر ڈال دیں۔ اب فرائی پان میں تھوڑا تھوڑا سا پانی آہستہ آہستہ ڈالیں تاکہ گوشت ٹماٹروں اور آلوؤں کے ٹکڑے بے ترتیب نہ ہوں۔ فرائی پان کو کسی پلیٹ وغیرہ سے ڈھانک دیں اور

بھٹی اوون یا تنور میں رکھ دیں۔ کچھ دیر بعد فرائی پان کو کھول کر دیکھیں اگر پانی خشک ہو گیا ہو مگر پارچے ابھی نہ گلے ہوں تو مزید پانی دیں یہاں تک کہ گوشت گل جائے۔ آنچ دھیمی کر کے چند منٹ تک پکائیں پھر آگ پر سے ہٹا لیں۔

سالم مرغ کے کباب

اشیاء:

مرغ	ایک عدد	گھی	آدھی پیالی
پیاز	دو ڈلی	ہلدی	آدھا چھوٹا چمچہ
نمک	دو چھوٹے چمچے یا حسب پسند	پسی ہوئی سرخ مرچ	دو چھوٹے چمچے
پسی ہوئی ادرک	دو چھوٹے چمچے	پسا ہوا لہسن	دو چھوٹے چمچے

ترکیب: مرغ صاف کر کے اس کے پیٹ کی آلائش نکال دیں اور اسے خوب اچھی طرح دھولیں۔ کانٹے سے مرغ کو اچھی طرح سے گود دیں۔ سارے مسالے پیس کر مرغ کو لگا دیں۔ ایک دیگچی میں گھی گرم کر کے پیاز بادامی رنگ کر لیں۔ مرغ اس میں چھوڑ دیں اگر مرغ بڑا ہو تو ڈیڑھ پیالی پانی ڈالیں ورنہ ایک پیالی پانی کافی ہو گا۔ جب پانی خشک ہونے لگے تو یہ دیکھیں کہ مرغ گل گیا ہو اور مسالے کی بو بھی جاتی رہی ہے اس کو بھون کر لال کر لیں پھر دم کے لئے دھیمی آنچ پر چھوڑ دیں چند منٹ بعد چولہے سے اتار لیں اور مزے لے لے کھائیں۔

مچھلی کے شامی کباب

اشیاء:

مچھلی	ایک سیر	گھی	ایک پیالی
پیاز	آدھ پاؤ	دہی	آدھ پاؤ
بادام	ایک بڑا چمچہ	کھوپرہ	ایک بڑا چمچہ
تل	ایک بڑا چمچہ	خشخاش	ایک بڑا چمچہ

سرخ مرچ ..... ایک بڑا چمچہ
لہسن ..... دو چھوٹے چمچے
نمک ..... دو چھوٹے چمچے
ہرا دھنیہ ..... آدھی گڈی
ادرک ..... دو چھوٹے چمچے
ہلدی ..... نصف چھوٹا چمچہ
ہری مرچ ..... پانچ عدد
پودینہ ..... آدھی گڈی

ترکیب: سب سے پہلے مچھلی دھو کر ٹکڑوں میں کاٹ کر ان میں پسا ہوا مسالہ، ادرک، لہسن، نمک، ہلدی لگا کر دو پیالی پانی ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں جب مچھلی گل جائے اور پانی خشک ہو جائے تو اتار کر مچھلی کے سارے کانٹے نکال دیں اور پھر اسے سل پر باریک پیس لیں اب دوسرا مسالہ پیس لیں۔ مسالہ (بھون کر پیسا جائے تو اچھا ہوگا) مچھلی اور دہی ملا کر گولے بنا کر الگ رکھ لیں۔ ایک فرائی پان میں گھی گرم کر کے ان کبابوں کو بادامی رنگ کا تل لیں۔

میوہ دار شامی کباب

اشیاء:

قیمہ ..... ایک سیر
دال چنا ..... دو چھٹانک
دار چینی ..... ایک ٹکڑا
لونگ ..... چار عدد
کچے انڈے ..... تین عدد
زیرہ سیاہ ..... ایک چھوٹا چمچہ
نمک اور گھی ..... حسب ضرورت
پیاز ..... دو ڈلی
لہسن ..... چار جوے
الائچی ..... دو عدد
ادرک ..... ایک ڈلی
پورا ابلا ہوا انڈا ..... ایک عدد
کشمش ..... ایک بڑا چمچہ

ترکیب: پسا ہوا قیمہ، کترا ہوا لہسن، پیاز کی ایک ڈلی، ادرک، دار چینی، الائچی، لونگ، دو سبز مرچ، زیرہ سیاہ اور دال کو ملا کر اس میں دو گلاس پانی ڈال کر ابال لیں جب پانی خشک ہو جائے تو نمک چھڑک کر اتار لیں اسے ٹھنڈا کر کے مسالہ الگ کر لیں اور انہیں باریک پیس کر انڈوں میں ملا دیں اب باقی سبز مرچ، پیاز کی دوسری ڈلی، ابلا ہوا انڈا سب

باریک کاٹ کر کشمش ملا دیں۔ پسے ہوئے قیمے کے گولے بنا کر ہر کباب میں چھوٹا چمچہ بھر کترا ہوا مسالہ بھر دیں اور انہیں گھی میں بہت ہلکی آنچ پر تل کر پیش کریں۔

شاہی کوفتے

اشیاء:

قیمہ ..... ایک سیر (جو بہت باریک تیار کیا گیا ہو)

گھی ..... ڈھائی پاؤ سرخ مرچیں ..... نو عدد

پیاز ..... دو گٹھی تھوڑے سے بھنے ہوئے چنے (جن کا چھلکا اتار دیا گیا ہو)

ادرک ..... ایک چھوٹی ڈلی لہسن ..... دو پوتھی

ٹماٹر ..... دو عدد سفید زیرہ ..... ایک چھٹانک

پسا ہوا دھنیہ ..... دو چمچی پسا ہوا گرم مسالہ ..... تین تولہ

خشخاش ..... ایک تولہ ہرا دھنیہ ..... تھوڑا سا

ہری مرچیں ..... چند عدد دہی ..... ایک پاؤ

ترکیب: قیمہ سل پر پیس کر مزید باریک کر لیں پھر اس میں آدھی پیاز لہسن کے آدھے جوے، آدھی ادرک، چنے خشخاش باریک پیس کر اور ہرا دھنیہ اور ہری مرچیں کاٹ کر ملا دیں۔ اس مرکب کے چھوٹے چھوٹے گولے بنا کر رکھ لیں۔ پھر فرائی پان میں گھی گرگرائیں اور گولے ایک ایک کر کے اس میں تلنے کے بعد ایک پلیٹ میں رکھ لیں۔ آپ نے جو مسالہ اس وقت تک لگا دیا ہو گا اس کے بعد آپ کے پاس یہ چیزیں بچی ہوں گی آدھی پیاز، آدھی ادرک، نمک، مرچ، خشک دھنیہ، سفید زیرہ، ٹماٹر اور دہی انہیں اس طرح استعمال میں لائیں۔ آپ نے جس گھی میں قیمے کے گولے تلے ہوں اس میں آدھی پیاز ڈال کر اسے لال کریں اور گھی میں سے نکال کر پیس لیں۔ اس کے بعد لہسن کے باقی جوے اور آدھی ادرک، جو کتر لی گئی ہو، وہ بھی گھی میں بھون لیں اس کے بعد پسی ہوئی پیاز، نمک، مرچ، دھنیہ، سفید زیرے، دہی اور ٹماٹر کا شوربہ پانی دے دے کر تیار کریں اور تلے ہوئے گولے اس میں ڈال کر پکنے دیں جب شوربے کا پانی خشک ہونے

لگے تو مناسب مقدار میں گریوی رکھ کر پتیلی چولہے سے اتار لیں اور پسا ہوا گرم مسالہ چھڑک کر پتیلی کو فوراً ڈھانک دیں۔ چند منٹ بعد اسے کھولیں اور شاہی کوفتے نوش فرمائیں جو بے حد لذیذ اور تقویت بخش ہوں گے۔

زعفرانی کوفتے

اشیاء:

قیمہ باریک (بغیر چربی) ..... آدھ سیر
دہی ..... آدھ پاؤ
ادرک ..... آدھ چھٹانک
ہری مرچ، گرم مسالہ ..... ایک چھوٹا چمچہ
کیوڑہ ..... چار بڑے چمچے
چنے بھنے ہوئے ..... تھوڑے سے
پیاز ..... ایک پاؤ
گھی ..... ایک پاؤ
ہرا دھنیہ ..... ایک چھوٹا چمچہ
زعفران ..... چٹھائی چھوٹا چمچہ
لہسن ..... آٹھ جوئے
خشخاش ..... نصف چمچہ

ترکیب: قیمہ آدھا ابال لیں اور کچا قیمہ اور ابلا ہوا قیمہ ملا کر باریک پیس لیں اس میں نمک مرچ گرم مسالہ، چنے اور خشخاش سب باریک پیس کر ملا لیں۔ پیاز باریک لچھے دار کاٹ لیں۔ ادرک، دھنیہ، پودینہ، ہری مرچ باریک کتر کر سب ملا کر رکھ لیں۔ اب پسا ہوا قیمہ لے کر اس کے گول یا چپٹے کوفتے بنائیں اور ان کے بیچ (پیٹ) میں یہ مسالہ بھر دیں اوپر دھاگہ لپیٹ دیں تاکہ ٹوٹیں نہیں۔ اب یہ کوفتے گھی میں سرخ کر کے نکال لیں۔ ایرانی کوفتے کی طرح اس کا بھی سالن تیار کر لیں۔ جب سالن تیار ہو جائے تو اس میں زعفران کیوڑے میں پیس کر ڈال دیں۔ ساتھ ہی کوفتے دیگچی میں رکھ کر چند منٹ کیلئے ڈھانپ دیں۔ پندرہ منٹ کے بعد اتار لیں۔ زعفرانی کوفتے تیار ہیں۔

بھنہ ہوا قیمہ

اشیاء:

قیمہ (جو کافی موٹا ہوایا گیا ہو)..... آدھ سیر
گھی..... تین چھٹانک
لال مرچ..... حسب ضرورت
دھنیہ پسا ہوا..... حسب ضرورت
گرم مصالحہ..... حسب ضرورت
پیاز..... دو ڈلیاں
لہسن..... چند جوے
ہرا دھنیہ..... آدھی پوتھی
ادرک..... ایک چھوٹی ڈلی

ترکیب: سب مسالے پانی میں پیس کر تیار کر لئے جائیں۔ پیاز کے باریک لچھے کاٹ لئے جائیں اب قیمے میں تھوڑا پسا ہوا نمک اور پسی ہوئی مرچ بہت ہی قلیل مقدار میں ملائیں۔ پھر پیاز کی آدھی مقدار گھی میں ڈال کر پتیلی چولہے پر چڑھائیں اور گھی کو کڑکڑا کر پیاز لال کر لیں۔ یہ پیاز پتیلی سے نکال کر الگ کر لیں اور پتیلی میں مسالہ ڈال کر پانی کے بغیر بھوننا شروع کریں۔ جب کبھی مسالہ پتیلی میں لگنے لگے پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے دیں تاکہ مسالہ جلنے نہ پائے۔ یاد رکھئے اگر مسالہ بھوننے کے دوران جل گیا تو سالن میں کڑواہٹ آ جائے گی۔ تقریباً دس منٹ تک مسالہ اسی طرح بھوننے جب یہ گھی چھوڑنے لگے اور گھی میں مرچوں کی لالی نظر آنے لگے تو تھوڑا سا پانی ڈال کر قیمے کو گلنے دیں۔ اگر اس کے باوجود قیمہ اور مسالہ پتیلی میں لگنے لگے تو تھوڑا سا پانی اور دے دیں لیکن اس کی مقدار زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ بھوننے والے قیمہ کو زیادہ تر بھوننے ہی کے عمل سے گلایا جاتا ہے۔ دوسرا پانی خشک ہو جانے کے بعد تھوڑا قیمہ کفگیر سے نکال کر دیکھیے کہ آیا گل گیا ہے اگر گل گیا ہو تو دوبارہ بھوننا شروع کر دیجئے۔ لیکن اگر نہ گلا ہو تو تیسرا پانی دیجئے۔ مگر اس کی مقدار بھی کم سے کمی ہونی چاہیے۔ قیمے کو دوسری مرتبہ بھوننے کا عمل دس پندرہ منٹ تک جاری رکھئے اور جب کبھی لگنے لگے پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے دیجئے۔ اس وقفے کے بعد قیمہ گھی چھوڑنے لگے گا۔ آپ پتیلی چولہے سے اتار کر اس کا نمک مرچ چکھئے اگر ٹھیک ہو تو گویا سالن تیار ہو گیا اگر کچھ کمی ہو تو مزید نمک مرچ ملا کر پتیلی ایک بار پھر

چولہے پر چڑھانے کے بعد تھوڑا پانی ڈال کر چند منٹ تک سالن کو مزید پکنے دیجئے پھر اتار لیجئے اس پر ہرا دھنیہ اور باریک کٹی ہوئی ادرک ضرور چھڑکیے ان سے سالن کے ذائقے میں اضافہ ہوتا ہے۔ بھنے ہوئے قیمہ کو تربتر پراٹھوں کے ساتھ کھائیے۔

قیمہ بھری گوبھی

اشیاء:

بند گوبھی (کرم کلہ)	ایک عدد	بڑے گوشت کا قیمہ	آدھ سیر
گھی	ایک پاؤ	پیاز	تین پاؤ
لال مرچ	ایک چھٹانک	ہلدی	ایک تولہ
ہرا دھنیہ (پسا ہوا)	ایک تولہ	ادرک	آدھی ڈلی
ثابت گرم مسالہ	پاؤ چھٹانک	نمک	حسب ضرورت

ترکیب: قیمے میں تھوڑا سا نمک اور آدھا گرم مسالہ ملا کر رکھ دیجئے۔ پھر گھی گرماتے ہوئے اس میں پیاز کے تھوڑے سے لچھے لال کر لیجئے۔ اس کے بعد قیمہ گھی میں بھون کر سرخ کر لینے کے بعد پتیلی سے نکال کر کسی پلیٹ میں رکھ لیجئے۔ اسی طرح بند گوبھی کے پتوں کو بھی پانی میں (جس کی مقدار زیادہ نہ ہو) صرف اتنا ابال کر کہ یہ ذرا ذرا نرم پڑ جائیں پانی سے نکال کر الگ رکھ دیجئے۔ اب باقی گرم مسالہ پیس کر اس کی آدھی مقدار بھنے ہوئے قیمے میں ملا دیجئے۔ (گرم مسالہ بہت باریک پیسنا چاہیے) پیاز اور ادرک کو بہت باریک کتر کر ان میں دھنیہ آمیز کر کے نصف گوبھی کے ابلے ہوئے پتوں پر تہہ کی شکل میں جما دیں۔ اس تہہ پر بھنا ہوا قیمہ بچھائیں۔ قیمے کے اوپر دھنیے پیاز اور ادرک کی بقیہ آدھی مقدار کو گھی میں بھونیں اور دھاگہ لپٹے ہوئے پتے اس گھی میں تلیں۔ آنچ دھیمی رکھیں۔ جب دیکھیں کہ پتے بھننے پر آ گئے تو پتیلی کا ڈھکنا آٹے سے بند کر دیں اور منہ بند پتیلی کو ہر چند منٹ بعد آہستہ آہستہ ہلا دیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد پتیلی چولہے پر سے اتار لیں۔

بگھار دے کر چولہے سے اتار لیں۔

چنے کی دال کریلوں میں

اشیاء:

کریلے	ایک سیر	دال چنا	ایک پاؤ
سونف، کلونجی	حسب ضرورت	پیاز اور لہسن	حسب ضرورت
نمک، مرچ	حسب ضرورت	املی یا کچے آم	حسب ضرورت

ترکیب: پیاز موٹی موٹی کاٹ لیجئے اور نمک اور لہسن پیس لیجئے۔ کریلے چھیل کر ان میں نمک لگا کر رکھ دیجئے۔ جب ان کا پانی نکل جائے تو پانی سے خوب دھو لیجئے۔ اب سب مصالحے دال میں شامل کر لیجئے۔ مع سونف اور کلونجی اور کریلے کے اندر دال مع مصالحہ بھر کر دھاگے سے کریلے باندھ دیجئے۔ اور دیگچی میں پانی ڈال کر پکنے رکھ دیجئے۔ جب گل جائیں تو گھی میں تل لیجئے۔

گوشت اور انڈوں کا فلاور سوپ

اشیائے استعمال:

بکرے کی ران کا گوشت ایک پاؤ ہونا چاہیے اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا ضروری ہیں۔

نمک	ایک ٹی سپون	سویا ساس	آدھا ٹی سپون
درمیانے سائز کے ٹماٹر	3 عدد	مکئی کا آٹا	2 ٹی سپون
یخنی	آدھی پیالی	کالی مرچیں	حسب خواہش
انڈا	ایک عدد		

بنانے کی ترکیب:

گوشت کے ایک ایک انچ کے پتلے ٹکڑے کر کے مکئی کا آٹا اور نمک ان پر ملیں۔ یخنی کو ساس پان میں ڈال کر آنچ دیجئے۔ کھولنے لگے تو ٹماٹر شامل کر لیں چار منٹ تک ابال

لیجئے۔ پھر اس میں بکرے کا گوشت شامل کر لیجئے۔ پھر مزید چار منٹ تک ابالنا ضروری ہے۔ ایک منٹ تک خوب پھینٹئے اور کھانے والے کانٹے کے ساتھ یخنی ملا دیجئے۔ انڈے کو گیارہ منٹ تک سیٹ ہونے دیجئے پھر سویا ساس چٹ پٹے مصالحے ڈال کر اس میں پانی شامل کر دیں اسے پکنے دیں جب حسب خواہش پانی رہ جائے تو گھر والوں اور مہمانوں کے سامنے پیش کیجئے۔

افادیت:

فریش رکھتا ہے۔

مندرجہ ذیل سوپ جسمانی طاقت کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے پینے سے اگر پٹھوں کو تقویت ملتی ہے اور سارا دن خوش و خرم اور فریش رہا جا سکتا ہے۔

سبزیوں کا سوپ

اشیائے استعمال:

پالک کتری ہوئی ..... جتنی آپ مناسب سمجھیں

آلو سلاد کترا ہوا ..... مرضی کے مطابق لیکن پالک کی مقدار میں

کھیرا باریک کترا ہوا ..... ہم وزن ہونا چاہیے۔

ٹماٹر ..... ضرورت کے مطابق یخنی ..... 2 کپ

کالی مرچ اور نمک ..... حسب ضرورت سویا ساس ..... ایک چمچہ

مکھن ..... ایک چمچہ

بنانے کی ترکیب:

سبزیوں کو صاف کر کے باریک کاٹنا ضروری ہے۔ انہیں آپس میں اچھی طرح مکس کر لیں۔ یخنی کو ابال لیں۔ سبزیوں کو اس میں تھوڑی تھوڑی کر کے ڈالتے جایئے اور بڑا چمچہ چلاتے جایئے پانچ منٹ بعد اس میں مرضی کے مطابق پانی ڈال دیجئے۔ نمک مرچ مصالحہ آپ کو ابالتے وقت ڈالنا ہے۔

جب پانی اچھی طرح ابل جائے تو اس میں مکھن ڈال کر ایک ابال دیں۔

بہترین دیسی ٹھیل سوپ تیار ہے پیش کیجئے۔

افادیت:

جگر کی تقویت:

مندرجہ ذیل سوپ گلے کی صفائی اور آنتوں کے لئے مفید ترین ہے۔ اس کے استعمال سے معدے اور جگر کو تقویت ملتی ہے۔ اور چہرے کی رنگت نکھرتی ہے۔ ناشتے سے پہلے اس کا استعمال بہت مفید اور بہترین ہے۔

چوزوں کا سوپ

اشیائے استعمال:

چوزوں کا گوشت ..... آدھا کلو　　مکئی کا آٹا ..... حسب منشاء

انڈے ..... 4عدد　　نمک، کالی مرچ ..... حسب ضرورت

سویا ساس ..... 50 گرام　　کریم ..... 2 چمچے

بنانے کی ترکیب:

چوزوں کے گوشت کو صاف کر کے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا لیں۔ اس میں مکئی کا آٹا شامل کریں۔ پھر پانی گرم کر لیں اور اس میں سب کچھ ڈال دیں اور پانی کو ابالیں جب سب کچھ ابل جائے تو انڈوں کو خوب پھینٹ کر اس میں ڈال دیں۔ نمک مرچ پہلے سے شامل کرنا ضروری ہے۔ پھر اس میں سویا ساس ملا دیں۔ لیجئے بہترین سوپ تیار ہے۔

افادیت:

قوت بخش سوپ:

مندرجہ ذیل سوپ چھاتی اور پسلیوں کو تقویت بخشتا ہے۔ چھاتی کے رنگ پھوں کو اس کے استعمال سے استحکام ملتا ہے۔ اور آپ کو خود بخود احساس ہو گا کہ آپ کی چھاتی

اس سوپ کے استعمال سے مضبوط ہو رہی ہے اور رگ پٹھوں کو استحکام مل رہا ہے۔ اس سوپ کو روزانہ استعمال کیجئے۔ اس میں کئی قسم کے وٹامن موجود ہیں جو قوت بخش ہیں۔

مسور کی دال اور چاول کا سوپ

اس سوپ کو بھارتی سوپ کا نام بھی دیا گیا ہے یہ ایشیا میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ پسندیدہ سوپ ہے۔

اشیائے استعمال:

چاول	ایک کپ	مسور کی دال	2 کپ
پیاز	2 عدد	کتری ہوئی گاجر	ایک کپ
سالٹ نمک	2 ٹی سپون	مرچ سیاہ	حسب ضرورت
پانی	10 کپ	سلاد	ایک بڑی گٹھی
پنیر	حسب خواہش	لہسن	ایک ٹکیہ

بنانے کی ترکیب:

تمام اشیاء کو ایک ہی ساس پان میں اُبالیں کم از کم 65 منٹ تک ابلنے دیں پانی کم ہو جائے تو اور ڈال دیجئے۔ آگ دھیمی رکھیں۔ بعد میں تھوڑا سا پنیر اور لہسن اور شامل کر دیجئے۔ بہترین سوپ تیار ہے اور اس کی افادیت ہے کہ یہ وزن کو بڑھنے نہ دے گا۔

افادیت:

سانس نہ پھولنے دے:

مندرجہ ذیل سوپ کی افادیت یہ ہے کہ موٹاپے کو کم کرے گا اور سانس نہ پھولنے دے گا اور آپ خوش و خرم رہیں گے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کو برقرار رکھتا ہے۔

انڈوں یخنی اور سویا ساس سوپ

یہ سوپ ڈشن سوپ ہے۔

اشیائے استعمال:

بروتھ یعنی یخنی	ایک پائنٹ	سویا ساس	2 ٹیبل سپون

نمک ..... 2 ٹیبل سپون کالی مرچ پسی ہوئی ایک ٹی سپون

انڈے ..... 2 عدد

بنانے کی ترکیب:

پہلے یخنی کو ساس پان میں ڈال دیجئے۔ پھر اسے آنچ دینا شروع کر دیں۔ خوب آنچ دیں۔ جب یخنی کھولنے لگے تو نمک مرچ اور سویا ساس اس میں شامل کر کے اسے خوب کھولنے دیں۔

بعد ازاں انڈوں کو پھینٹ کر اسے دھار کی صورت میں یخنی میں ڈالنا ہے۔ یخنی کو دھیرے دھیرے ہلاتے جائیں۔ حسب خواہش پانی رہ جائے تو اسے نیچے اتار لیں۔ شیر مال کے ساتھ اسے پیش کریں۔ یہ بڑا خوشذائقہ اور مزیدار سوپ ہے۔

افادیت:

دل و دماغ کو تقویت:

مندرجہ ذیل سوپ کی افادیت سے کہ دل و دماغ کی تقویت کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس کا استعمال روزانہ کریں۔ دماغی قابلیت اور صلاحیت میں اضافہ ہو گا۔ یہ سوپ اپنے اندر بھرپور غذائیت رکھتا ہے۔ اس میں معدنی نمک اور بے شمار وٹامن ہیں۔ چین اور جاپان میں اس کا استعمال زیادہ ہے اور اسے پسند کیا جاتا ہے۔

جیلی فش سلاد بنائیے

اشیائے استعمال:

جیلی فش ..... 500 گرام سرکہ ..... 10.4 ملی لیٹر

سیسم آئل ..... 50 لیٹر ایم ایس جی ..... 10.4 گرام

نمک ..... 10.4 گرام خمیر شدہ بین کرڈ 50 گرام

بنانے کی ترکیب:

جیلی فش کو اچھی طرح پانی میں بھگو دیجئے۔ پھر اس کو ٹھنڈے پانی سے دھو لیجئے پھر اس کو چھ سینٹی میٹر ٹکڑوں میں کاٹیے۔ چند سیکنڈ اُبلتے پانی میں بلانچ کیجئے۔ نکال کر پانی نچوڑ دیجئے۔ پھر اسے پلیٹ میں رکھ دیجئے۔ ایم ایس جی، سرکہ، نمک، سیسم آئل اور خمیر شدہ بین کرڈ۔ ایک پیالے میں مکس کر لیجئے اور پھر جیلی فش کے اوپر انڈیل دیجئے اور اچھی طرح اچھال کر مکس کر لیجئے اور پھر کھایئے لطف آئے گا۔

افادیت: فرحت بخش ہے۔

بھنے ہوئے چکن کا سلاد بنایئے

اشیائے استعمال:

بھنا ہوا چکن ..... 500 گرام	سرکہ ..... 10 ملی لیٹر
سویا ساس ..... 50 ملی لیٹر	ایم ایس جی ..... 10 گرام
نمک ..... 10 گرام	سرخ مرچیں ..... معمولی سی

بنانے کی ترکیب:

بھنے ہوئے چکن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیجئے اور انہیں ایک پلیٹ میں رکھ دیجئے۔ پھر ایم ایس جی، سرکہ، نمک اور سویا ساس اور خمیر شدہ بین کرڈ ایک پیالے میں مکس کر لیجئے اور چکن کے ٹکڑوں کے اوپر انڈیل دیجئے اور اچھی طرح مکس کر کے اسے نان کے ساتھ پیش کیجئے۔ بہت لطف ملے گا۔

افادیت: خوبصورتی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کریم، گوشت اور سبزیوں کا سلاد تیار کیجئے

اشیائے استعمال:

ادرک کترا ہوا ..... 2 ٹکڑے	بڑے بڑے آلو ..... 2 عدد
پیاز بڑی ..... 2 عدد کوٹ لیجئے۔	پانی ..... 8 پیالی
گوشت ..... 2 پیالیاں	پنیر ..... 2 پیالیاں
کریم ..... ایک پیالی	نمک ..... ایک چائے کا چمچہ
کالی مرچیں ..... ایک چائے کا چمچہ	مٹر کے دانے ..... آدھی پیالی
سرکہ ..... 20 ملی لیٹر	سیسم آئل ..... 5 ملی لیٹر
چینی ..... 15 گرام	سلاد ..... چند پتے

بنانے کی ترکیب:

ایک پیالے میں چینی اور سرکہ ڈال کر چٹنی بنا لیجئے۔ اسے خوب مکس کر لیجئے اور پیالہ الگ رکھ دیجئے پھر سبزیوں میں تھوڑا پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر اُبال لیجئے۔ اس میں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے شامل کر کے پکنے دیجئے۔ اس میں نمک، کالی مرچیں اور پنیر کے ٹکڑے ملا دیجئے۔ پھر کریم ڈال دیجئے۔ جب پانی خشک ہو جائے تو اسے ایک بڑی پلیٹ میں نکال لیجئے۔

پھر اس پر سرکہ کی چٹنی ڈال دیجئے اور پھر اس پر سیسم آئل اور ادرک چھڑک دیجئے اور اس پر سلاد کے پتے سجا کر پیش کیجئے۔ نان کے ساتھ خود بھی تناول فرمایئے۔ مزا ملے گا۔ ایک عجیب سی لذت کا احساس ہو گا۔

افادیت: قبض کشا ہے۔

گرین فش سلاد بنایئے

اشیائے استعمال:

مچھلی ..... ایک کلو | ہری مرچیں ..... 4 عدد

ہرا دھنیا کاٹ لیجئے ..... 2 پیالیاں
چینی نمک ..... 2 چٹکی
لیموں کا رس ..... 2 چائے کے چمچے
پانی ..... معمولی سا
ادرک کٹا ہوا ..... 10 گرام
کالی مرچیں ..... مناسب حد تک حسب ذائقہ
نمک ..... 1/2 چائے کا چمچہ
ہرا بیٹھا رنگ ..... 2 چٹکی
سلاد کے پتے ..... تھوڑے سے
سرکہ ..... 60 ملی لیٹر
سیسم آئل ..... 10 ملی لیٹر

بنانے کی ترکیب:

مچھلی صاف کر لیجئے۔ دھو لیجئے ٹکڑے کر لیجئے۔ پانی میں نمک اور لیموں کا رس ملا لیجئے۔ ہرا دھنیا اور ہری مرچیں پیس لیجئے انہیں بھی پانی میں ملا دیجئے اور پھر رنگ بھی شامل کر دیجئے۔ مچھلی کے ٹکڑوں پر یہ مصالحہ لگا کر ساڑھے تین گھنٹے کے لئے رکھ دیجئے۔ پھر تیل گرم کیجئے اور مچھلی کے ٹکڑوں کو اس میں تل کر ایک پلیٹ میں ڈال لیجئے۔

اس کے بعد چینی اور کالی مرچیں اور سرکہ ایک پیالے میں ڈال کر مکس کر کے چٹنی سی بنا لیجئے۔ مطلب یہ کہ ساس بنا لیجئے۔ پھر وہ مچھلی کے گرین ٹکڑوں پر ڈال دیجئے اس کے بعد کٹا ہوا ادرک اور سیسم آئل اُس پر چھڑک دیجئے اور اسے خوب ہلا دیجئے۔ اس کے بعد اس پر سلاد کے پتے سجا کر نان کے ساتھ پیش کیجئے اور خود بھی تناول فرمایئے۔ یہ ایک بہترین سلاد ڈش ہے۔

افادیت: قوت باہ کیلئے اکسیر ہے۔

دہی کی پکوڑیاں چاٹ

اشیائے استعمال:

دہی ..... 2 پاؤ
دودھ ..... آدھا پاؤ
بیسن ..... آدھا پاؤ
زیرہ سیاہ ..... مناسب
نمک ..... حسب ذائقہ
سرخ مرچیں ..... حسب ضرورت
میٹھا سوڈا ..... آدھی چٹکی
گھی یا تیل ..... جتنا مناسب ہو

بنانے کی ترکیب:

بیسن میں نمک مرچیں، زیرہ سیاہ اور میٹھا سوڈا ڈال کر بھگو دیجئے۔ نہ زیادہ پتلا کیجئے نہ زیادہ گاڑھا ہو۔ درمیانہ ہو۔ اسے ایک گھنٹے تک بھیگے رہنا چاہیے پھر ایک کڑاہی میں گھی یا تیل ڈال کر اس میں گول گول چھوٹے چھوٹے سائز کی پکوڑیاں تل لیجئے۔ انہیں زیادہ سرخ نہ کیجئے۔ سنہری رنگت پر نکالتے جایئے اور انہیں نمک ملے ہوئے پانی میں ڈالتے جایئے۔ انہیں نمکین ٹھنڈے پانی میں ڈالنا ہے۔

پھر دہی کو خوب پھینٹ لیجئے اور اس میں آدھا پاؤ دودھ ملا دیجئے اور پھر پکوڑیوں کو نچوڑ کر دودھ ملی دہی میں ڈال دیجئے۔ دہی کی پکوڑیاں تیار ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان پر کٹا ہوا ادرک، کٹی ہوئی ہری مرچیں اور لچھے دار پیاز ڈال سکتی ہیں۔ ہرے دھنیے کے پتے بھی ڈال سکتے ہیں۔ پھر پیش کیجئے اور خود بھی کھایئے لطف آئے گا۔ اگر مصالحہ کو چٹ پٹا کرنا ہو تو اس پر تھوڑا سا چاٹ مصالحہ ڈال لیجئے۔

دہی کی مصالحے دار چاٹ تیار کیجئے

اشیائے استعمال:

دہی	آدھا کلو	دودھ	آدھ پاؤ
بیسن	آدھا پاؤ	زیرہ سیاہ	معمولی سا
نمک	ضرورت کے مطابق	سرخ مرچیں	حسب ضرورت
میٹھا سوڈا	آدھی چٹکی	گھی یا تیل	ضرورت کے مطابق
پیاز	2 عدد چھوٹے	ادرک	تھوڑا سا
ہری مرچیں	4 عدد	بھنا پسا ہوا	6 جوئے

بنانے کی ترکیب:

بیسن میں لہسن پیاز، ادرک، ہری مرچیں پیس کر ملا دیجئے اور اس میں سوڈا اور نمک مرچیں حسب ذائقہ ڈال کر گھول دیجئے۔ اچھی طرح مکس کر دیجئے۔ یعنی مکس کر دیجئے۔ تقریباً سوا گھنٹے تک پڑا رہنے دیجئے۔ پھر کڑاہی میں تیل یا گھی ذرا سا کر گرم کر لیجئے

اور چھوٹی چھوٹی پکوڑیاں سنہری رنگت پر تل لیجئے۔ پھر انہیں ساتھ ساتھ نمک والے پانی میں ڈالتے جایئے۔ دہی میں دودھ ڈال کر خوب پھینٹ لیجئے۔ جب یک جان ہو جائے۔ اس میں نمک مرچیں، سیاہ زیرا ڈال دیجئے۔ پھر پکوڑیاں نچوڑ کر اس میں ڈال دیجئے۔ کترا ہوا معمولی پیاز ادرک اور ہری مرچیں ڈال دیجئے۔ چند پتے ہرے دھنیے کے ڈال کر پیس کر دیجئے اور خود بھی کھایئے۔

آلو چھولے چاٹ (چنا بٹاٹا) تیار کیجئے

اشیائے استعمال:

کابلی چنے	3 پاؤ	آلو	3 چھٹانک
ٹماٹر	3 چھٹانک	پیاز	2 عدد
سبز مرچیں	حسب ذائقہ	سرخ مرچیں	حسب ضرورت
نمک	ضرورت کے مطابق	چور	سفوف حسب پسند
لیموں	2 عدد	میٹھا سوڈا	ایک چٹکی

بنانے کی ترکیب:

رات کو چنے صاف کر کے دھو کر صاف پانی میں سوڈا ڈال کر بھگو دیجئے اور صبح کو انہیں ابال لیجئے۔ اسی طرح آلوؤں کو بھی پانی میں تھوڑا سا نمک ڈال کر ابال لیجئے۔ اور پھر ان کے چھلکے کاٹ لیجئے پھر اس ڈش میں آلو اور چنے ملا لیجئے اور اوپر سے کچے دار پیاز کاٹ کر ڈال دیجئے اور ٹماٹر گول گول کاٹ کر اس میں شامل کر دیجئے۔ نمک، سرخ مرچیں اور سبز مرچیں اور چور حسب پسند و ذائقہ اس میں ملا دیجئے اوپر سے لیموں نچوڑ دیجئے۔ پھر ہرے دھنیے کے پتے ڈال کر کھانے کیلئے پیش کیجئے۔ بہت ہی مزے دار آلو چھولے ڈش تیار ہو گی اور بے حد چٹ پٹی ہو گی۔

آلو کچالو، شفتالو اور چقندر چاٹ تیار کیجئے

اشیائے استعمال:

شفتالو ..... آدھا کلو
کچالو ..... ایک کلو
کیلے ..... ایک درجن
مولی ..... 3 پاؤ
ٹماٹر ..... ڈیڑھ پاؤ
انار ..... ایک انار
سیب ..... ڈیڑھ پاؤ
پیاز ..... 4 عدد

آلو ..... ایک کلو
انگور ..... آدھا کلو
دہی ..... ایک کلو
چقندر ..... آدھا کلو
ہرا دھنیا ..... چند پتے
چنے ..... آدھا کلو
اورنج ..... 4 عدد
ہری مرچیں ..... 4 عدد

مصالحہ (Spies):

چھوہارا ..... ایک پاؤ
خشک دھنیا ..... آدھا پاؤ
کالی مرچیں ..... آدھی چھٹانک

ٹانڑی ..... 25 گرام
نمک ..... آدھا پاؤ
سرخ مرچیں ..... ایک چھٹانک

بنانے کی ترکیب:

نمک، چھوہارا، خشک دھنیا، کالی مرچیں، سرخ مرچیں اور ٹانڑی ان سب کو ملا کر پیس لیجئے۔ مطلب یہ کہ سفوف بنا لیجئے اور ایک چھوٹی پلیٹ میں رکھ لیجئے۔ اس کے بعد چنے اُبال لیجئے۔ میٹھا سوڈا ڈال کر ابالیئے تا کہ نرم ہو جائیں۔ پھر آلو، کچالو اور چقندر اُبال لیجئے۔ ان سب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا لیجئے۔ شفتالو بھی اُبال لیجئے اور اس کے بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیجئے۔

سیب کا چھلکا اُتار کر اس کی قاشیں کر لیجئے۔ انگور دھو کر ایک ایک کر لیجئے۔ انار کے دانے نکال لیجئے۔ مولی کاٹ لیجئے۔ ٹماٹر گول گول تراش لیجئے۔ کیلے چھیل کر ان کے گول گول ٹکڑے کر لیجئے اورنج مالٹا یا کنوں یا سنگترے چھیل کر ان کی قاشیں بنا لیجئے۔ پیاز

باریک کاٹ لیجئے۔ ہری مرچیں باریک کاٹ لیجئے۔ ادرک کاٹ لیجئے۔ پھر ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے خوب ہلایئے۔ جب یہ اچھی طرح مکس ہو جائیں تو رکھ دیجئے۔ پھر سب اجزاء دہی میں شامل کر دیجئے۔ اس کے بعد ہی میں چھور کا مصالحہ ڈال دیجئے پھر ان سب اجزاء کو بڑی ڈش میں خوب ہلا کر اچھی طرح مکس کر لیجئے پھر اس پر ہرے دھنیے کے پتے ڈال کر کھانے کیلئے پیش کر دیجئے اور خود بھی کھایئے یہ ایک بہترین ڈش چاٹ ہو گی اور کھانے میں مزا دے گی۔

عید

کی خوشیاں

اور خواتین

خواتین اور عید کی خوشیاں

رمضان المبارک میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے مختلف عبادات، مثلاً صیام و قیام، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن وغیرہ پورے جوش و خروش سے ادا کی جاتی ہیں رمضان المبارک کے اختتام پر رحمت بھری عیدالفطر وقوع پذیر ہوتی ہے، جو روزے دار کیلئے فرحت و سرور کا باعث ہوتی ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوتا ہے، لیکن عید کے موقع پر ہماری خواتین پر جو احکام عائد ہوتے ہیں وہ ان میں سے بعض سے غافل ہو چکی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ زکوٰۃ عیدالفطر کی ادائیگی:

یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں پر مرد ہوں یا عورتیں، چھوٹے ہوں یا بڑے، سب پر فرض قرار دیا ہے، البتہ پیٹ میں موجود حمل کی طرف سے صدقہ فطر نکالنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی خوشی سے ادا کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

صدقۂ فطر کی مقدار چاول، کھجور اور تیل وغیرہ جیسی کھانے کی چیزوں میں دو کلو چالیس گرام ہے۔

۲۔ رمضان کی گنتی پوری کرنے کے بعد تکبیرات کہنا:

تکبیرات کا وقت عید کی رات غروب آفتاب سے لے کر عید کی نماز تک ہے۔

تکبیرات کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔''

تاہم خواتین خاموشی سے تکبیر کہیں گی، اس لئے کہ انہیں پردہ کرنے اور آواز پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عید گاہوں اور مسجدوں میں نماز کیلئے عورتوں کو لانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ

عورتوں کے لئے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ البتہ مسجدوں میں نماز کے لئے جانا جائز ہے اور افضل پر عمل کرنا ہی افضل ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ملاحظہ ہو۔

عن عبداللہ بن مسعود عن النبی ﷺ قال صلوۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلوتھا فی حجرتھا وصلوتھا فی مُخدعھا افضل من صلوتھا فی بیتھا. وقال صحیح علیٰ شرط الشیخین (ابو داؤد ص ۸۴. ج ۱. مستدرک حاکم ص ۲۰۹. ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کی نماز اس کے کمرہ میں زیادہ افضل ہے گھر میں نماز پڑھنے سے اور عورت کی نماز چھوٹے کمرہ میں (جو بڑے کمرے کے اندر ہو) زیادہ افضل ہے۔ بڑے کمرے میں اس کی نماز سے۔

عن ام سلمۃ زوج النبی ﷺ خیر مساجد النساء قعر بیوتھن (مُستدرک حاکم ۲۰۹. ج ۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کے لئے ان کی نماز پڑھنے کی جگہوں میں سے بہتر جگہ ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تمنعوا نساء کم المساجد وبیوتھن خیرلھن. (ابو داؤد. ج ۱. ص ۸۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔

عن عائشۃ قالت لو ادرک رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء لمنعھن المسجد (بخاری ص ۱۲۰. ج ۱. مصنف عبدالرزاق ص ۱۴۹. ج ۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور اکرم ﷺ اس چیز کو دیکھ لیتے جو عورتوں

نے ظاہر کی ہے۔ آپ کے بعد (زیب و زینت و آزادی) تو آپ ﷺ ان کو مسجدوں میں جانے سے ضرور منع فرما دیتے۔

عن عمرة بنت عبدالرحمن انها سمعت عائشة زوج النبی ﷺ تقول لو ان رسول الله ﷺ رای ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال قلت لعمرة أنساء بنی اسرآئیل منعن المسجد قالت نعم. (مسلم ص ۱۸۳ ج ۱)

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سنا کہتی تھیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ دیکھتے جو کچھ عورتوں نے ظاہر کر رکھا ہے تو آپ ان کو مسجدوں سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجدوں سے منع کر دیا گیا۔ حضرت یحیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ کو کہا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجدوں سے روک دیا گیا تھا تو حضرت عمرہ نے فرمایا کہ ہاں (منع کر دیا گیا تھا)

جو لوگ اس پرفتن دور میں بھی عورتوں کو عیدگاہوں اور پارکوں میں نماز عید کے لئے آنے کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ نہایت ہی تاکید اور شدت سے حکم کرتے ہیں ان کو مذکورہ بالا احادیث پر غور کرنا چاہیے۔

مستورات صالحات اور ان کے اولیاء کو بھی چاہیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے نہایت واضح اور مقدس ارشادات پر توجہ فرماویں۔ اور جس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل فرما دیں، ہم بھی اسی کو افضل سمجھیں اور اس پر عمل کریں دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے۔

نوٹ: جناب رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مستورات کا نماز پر آنا بعض احادیث میں ملتا ہے اس لئے یہ جائز ہے اور اس کی حکمتیں الگ ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ یہی ہے کہ عورتوں کے لئے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ جس طرح احادیث شریفہ پیش کی جا چکی ہیں۔

رمضان کے بعد نیک عمل پر دوام

رمضان کی وجہ سے گھروں کی محافظ ہماری خواتین کی زندگی میں نئی منزلوں کے سفر کا آغاز ہونا چاہیے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ رمضان کی وجہ سے توبہ اور انابت الی اللہ کا آغاز ہونا چاہیے۔

2۔ رمضان کی وجہ سے ہماری خواتین کی زندگی میں ایک داعی کی طرح نئے ولولے اور عزم صادق کا آغاز ہونا چاہیے۔

3۔ رمضان کی وجہ سے اطاعت کی بجا آوری اور محرمات سے اجتناب کا آغاز ہونا چاہیے۔

4۔ رمضان کی وجہ سے اہم اور عظیم امور کا آغاز ہونا چاہیے اور حقیر اور ردی چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

ہر شخص سعادت کی تلاش میں ہے۔

بعض خواتین مال و دولت میں سعادت تلاش کرتی ہیں۔

اور بعض جاہ و حشمت اور ملازمت میں تلاش کرتی ہیں۔

اور بعض نئے ماڈلوں میں جبکہ بعض کھردرے اور کھٹکھٹانے والے کپڑوں، گھریلو سامان اور مردوں کی طرح بالوں کو کھلا رکھنے میں تلاش کرتی ہیں۔

انہیں دیکھنے اور ان کے حالات پڑھنے والا شخص، ان کی زیادہ ہنسی، اترا کر چلنے اور بار بار آنے جانے کی وجہ سے انہیں سعادت مند خیال کرتا ہے۔

لیکن افسوس! کہ یہ ایک جھوٹی سعادت ہے جس پر مع سازی کر دی گئی ہے، چنانچہ وہ رنگ اترتے ہی حقیقی سعادت سے تہی دامن ہو جاتی ہیں۔

اس لئے حقیقی سعادت، ایمان، اطاعت، دعوت الی اللہ، عمل صالح اور اسلام کے مطابق بچوں کو تربیت دینے میں ہے۔

شاعر نے سچ کہا:

وَلَسْتُ أَرَى السَّعَادَةَ جَمْعَ مَالٍ وَلَكِنَّ التَّقِيَّ هُوَ السَّعِيْدُ

''میں دولت اکٹھی کرنے کو سعادت نہیں سمجھتا بلکہ متقی ہی سعید ہے۔''

کاش ہماری خواتین اپنے احوال و تصرفات میں غور و فکر کریں اور اپنے نفوس کا محاسبہ کریں، اور اللہ کے نیک بندوں کے راستے کو اپنانے کا سچا عزم کریں۔

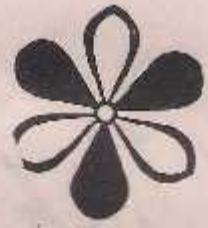
ہماری خواتین کو چاہیے کہ وہ دنیاوی زندگی میں آخرت کے لئے توشہ اکٹھا کریں، اس لئے کہ سفر طویل، دشوار گزار اور پریشان کن ہے، اور میدان محشر میں کھڑا ہونا بڑا سخت اور مشکل ہے، مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

رمضان وغیرہ کے بعد عمل کے قبول ہونے کی بعض علامات:

(۱) مہینہ پورا کرنے پر انشراح صدر۔

(۲) مزید نیکیوں کی طرف میلان اور ان پر ہمیشگی کرنا۔

(۳) ایمان، علم اور اخلاق میں خوب سے خوب تر کی طرف ارتقاء۔



مُستحب نمازیں

مستحب نمازیں

اعتکاف کی قیمتی گھڑیوں سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ یہ قبولیت کے اوقات پھر نہ جانے کب میسر ہوں اس لئے اسکا ایک لحظہ بھی ضائع نہ جانے دیں۔

معتکف کے نظام الاوقات میں چند مستحب نمازوں کا ذکر کیا گیا ہے تو ان کی تفصیل و طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔

صلوۃ التسبیح:

اسکی بہت سی فضیلتیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام و خصوصیت سے صلوۃ التسبیح کا طریقہ سکھایا۔

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا یہ نماز روزانہ ایک بار پڑھا کرو۔ اگر اتنی طاقت نہ ہو تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو ورنہ سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کرو۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صلوۃ التسبیح پڑھے گا اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کی امید ہے اگر چہ ریت کے ذرات سے بھی زائد ہوں (ترمذی)

معارف السنن ج ۴ ص ۲۸۲ میں صلوۃ التسبیح کے فضائل میں اولیا امت کے اس حوالہ سے واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک روزانہ ظہر کی اذان و اقامت کے درمیان وقفے میں صلوۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔

صلوۃ التسبیح کے تین طریقہ آئے ہیں

صلوۃ التسبیح کا آسان طریقہ

چار رکعت نفل نماز کی نیت کرے۔ تمام ارکان باقی نمازوں کی طرح ادا کریں لیکن اس نماز کے اندر ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) حسب ذیل ترتیب سے پڑھنا ہوگا۔

۱۔ تکبیر تحریمہ اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد۔ دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔

۲۔ تعوذ۔ تسمیہ۔ فاتحہ۔ سورۃ پڑھنے کے بعد۔ پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

۳۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۳ مرتبہ کے بعد۔ دس مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔

۴۔ قومہ میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا کے بعد۔ دس مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔

۵۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۳ مرتبہ کے بعد دس مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔

۶۔ جلسہ یعنی سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔

۷۔ دوسرے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد۔ دس مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔

ایک رکعت مکمل ہوئی ۷۵ مرتبہ تسبیحات مکمل ہوئیں۔

اس کے بعد دوسری رکعت میں کھڑے ہو جائیں۔

☆ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح تسبیحات پڑھیں لیکن قرأت کے بعد پندرہ مرتبہ اور قعدہ میں التحیات کے بعد دس مرتبہ۔

☆ تیسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح قرأت سے پہلے۔ دس مرتبہ اور قرأت کے بعد۔ پندرہ مرتبہ۔

☆ چوتھی رکعت میں دوسری رکعت کی طرح قرأت کے بعد پندرہ مرتبہ قعدہ آخیرہ میں التحیات کے بعد دس مرتبہ۔

ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ اور چاروں رکعت میں تین سو مرتبہ تسبیحات ہو جائیں گی۔

صلوۃ الحاجۃ۔

یہ مختلف طریقوں سے منقول ہے لیکن آسان یہ ہے کہ عام نفل نماز کی طرح پڑھ کر خشوع و خضوع سے مکمل یقین سے اپنی ضرورت کا اللہ سے سوال کیا جائے یقیناً قبول ہوگا۔

صلوۃ التوبہ۔

اللہ جل جلالہ کی رحمت کو خصوصی طور پر متوجہ کرنا ہے۔ عام نفل نماز کی طرح پڑھیں رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور مغفرت کا سوال کریں۔

صلوۃ تحیۃ الوضو۔ صلوۃ اشراق۔

صلوۃ چاشت۔ صلوۃ اوابین۔ صلوۃ تہجد۔

یہ نمازیں عام نفل نماز کی طرح پڑھی جائیں۔ احادیث میں انکی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں اور انکے بہت سارے فائدے ذکر کیے گئے ہیں۔ (ماخوذ از فیضان الرحمٰن ابن)

☆☆☆

مسنون دعائیں

روزہ دار خواتین کے لئے مسنون دعائیں:

یہ وہ منتخب دعائیں ہیں جنہیں میں نے خواتین اسلام کے لئے جمع کیا ہے تا کہ وہ رمضان و غیر رمضان مسجدوں اور ختم قرآن کے موقعہ پر ان سے استفادہ کر سکیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَھْدِیْکَ ، وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ ، وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ ، وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ ، وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ ، وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ ، وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ ، وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ ، وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ ، اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ .

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے ہدایت و مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے ہی سامنے توبہ کرتے ہیں وار تیری ذات پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور ترا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ناشکری سے بچتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرتے اس سے قطع تعلق کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے ہدایت و مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے ہی سامنے توبہ کرتے ہیں اور تیری ذات پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ناشکری سے بچتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرے اس سے قطع تعلق کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں' ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ضرور ملنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ ، وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ ، وَقِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّمَا قَضَیْتَ ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ ، اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ، لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا قَضَیْتَ وَلَکَ الشُّکْرُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ ، نَسْتَغْفِرُکَ اَللّٰھُمَّ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ ....

اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے (ان میں شامل کر کے) ہمیں بھی ہدایت عطا فرما اور جن لوگوں کو تو نے عافیت دی ہے (ان میں شامل کر کے) تو ہمیں بھی عافیت عطا فرما اور جن لوگوں کا تو کارساز بنا ہے' ان (کے زمرہ) میں تو ہمارا بھی کارساز بن جا! اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جو تو نے ہمارے مقدر میں کیا ہے اس کے شر سے ہمیں بچا اور اسے ہم سے دور فرما' بے شک حکم تیرا ہی چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو والی بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو اپنا دشمن قرار دے دے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا' تو ہی بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار! اور تو ہی سب سے ارفع و اعلیٰ ہے' تو نے جو بھی فیصلہ فرمایا اس پر ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تو نے جو بھی عطا فرمایا' اس پر ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری ناراضگی اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتے ہیں، جو ہمیں اس (جنت) کے قریب کردے اور ہم تجھ سے جہنم اور ہر اس قول و عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس (جہنم) کے قریب کردے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ، عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ، مَا عَلِمْنَا مِنْہُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ،
وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ، عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ، مَا عَلِمْنَا مِنْہُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں خواہ وہ جلد آنے والی ہو یا دیر سے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا ہمیں معلوم نہ ہو اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں ہر قسم کے شر سے جو جلد آنیوالا یا دیر سے آنے والا ہو خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَعِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَعِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام بھلائیاں اور خوبیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی حضرت محمد ﷺ نے اور نیک بندوں نے مانگی ہیں۔ اور ہم تجھ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے بندے اور نبی حضرت محمد ﷺ نے اور نیک بندوں نے

پڑھ مانگی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

اے اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے معاف کر دینا پسند فرماتا ہے تو ہمیں بھی معاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ ھَمَّ الْمَھْمُوْمِیْنَ، وَنَفِّسْ کَرْبَ الْمَکْرُوْبِیْنَ، وَاقْضِ الدَّیْنَ عَنِ الْمَدْیُوْنِیْنَ، وَاشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضَی الْمُسْلِمِیْنَ۔

اے اللہ! تو غمزدہ لوگوں کے غم دور فرما دے پریشان حال لوگوں کی پریشانیوں کو دور فرما دے اور قرضداروں کے قرض کو ادا فرما دے ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ، وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ، وَلَا کَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَہٗ، وَلَا مَرِیْضًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ، وَلَا مُبْتَلًی اِلَّا عَافَیْتَہٗ، وَلَا مَیِّتًا اِلَّا رَحِمْتَہٗ، وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ، وَلَا ضَالًّا اِلَّا ھَدَیْتَہٗ، وَلَا عَدُوًّا اِلَّا خَذَلْتَہٗ، وَلَا تَائِبًا اِلَّا قَبِلْتَہٗ، وَلَا جَاھِلًا اِلَّا عَلَّمْتَہٗ، وَلَا مُجَاھِدًا فِیْ سَبِیْلِکَ اِلَّا نَصَرْتَہٗ وَلَا وَلَدًا اِلَّا اَصْلَحْتَہٗ، وَلَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَہٗ، وَلَا عَسِیْرًا اِلَّا یَسَّرْتَہٗ، وَلَا حَقًّا اِلَّا اِسْتَخْرَجْتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ لَکَ رِضًا وَلَنَا وَفِیْھَا صَلَاحٌ اِلَّا اَعَنْتَنَا عَلٰی قَضَائِھَا وَیَسَّرْتَھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اے اللہ! تو ہمارے اسی جگہ پر تمام گناہ معاف فرما دے، ہر غم دور فرما دے ہر پریشانی کا ازالہ فرما دے ہر مریض کو شفا عطا فرما دے ہر مبتلائے مصیبت کو عافیت عطا فرما

پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے، معاف کر دینا پسند فرماتا ہے، تو ہمیں بھی معاف فرما دے!

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ ھَمَّ الْمَھْمُوْمِیْنَ، وَنَفِّسْ کَرْبَ الْمَکْرُوْبِیْنَ، وَاقْضِ الدَّیْنَ عَنِ الْمَدْیُوْنِیْنَ، وَاشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضَی الْمُسْلِمِیْنَ.

اے اللہ! تو غمزدہ لوگوں کے غم دور فرما دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانیوں کو دور فرما دے اور قرضداروں کے قرض کو ادا فرما دے، ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ، وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ، وَلَا کَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَہٗ، وَلَا مَرِیْضًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ، وَلَا مُبْتَلًی اِلَّا عَافَیْتَہٗ، وَلَا مَیِّتًا اِلَّا رَحِمْتَہٗ، وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ، وَلَا ضَالًّا اِلَّا ھَدَیْتَہٗ، وَلَا عَدُوًّا اِلَّا خَذَلْتَہٗ، وَلَا تَانِیًا اِلَّا قَبِلْتَہٗ، وَلَا جَاھِلًا اِلَّا عَلَّمْتَہٗ، وَلَا مُجَاھِدًا فِیْ سَبِیْلِکَ اِلَّا نَصَرْتَہٗ وَلَا وَلَدًا اِلَّا اَصْلَحْتَہٗ، وَلَا غَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَہٗ، وَلَا عَسِیْرًا اِلَّا یَسَّرْتَہٗ، وَلَا حَقًّا اِلَّا اِسْتَخْرَجْتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ لَکَ رِضًا وَّلَنَا وَفِیْھَا صَلَاحٌ اِلَّا اَعَنْتَنَا عَلٰی قَضَائِھَا وَیَسَّرْتَھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اے اللہ! تو ہمارے اس جگہ پر تمام گناہ معاف فرما دے، ہر غم دور فرما دے، ہر پریشانی کا ازالہ فرما دے، ہر مریض کو شفا عطا فرما دے، ہر مبتلائے مصیبت کو عافیت عطا فرما

دے ہر میت پر رحم فرما ہر قرض کو ادا فرما دے ہر گمراہ کو ہدایت عطا فرما دے ہر دشمن کو ذلیل کر دے ہر توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول فرما، ہر جاہل کو علم عطا فرما اپنی راہ میں جہاد کرنیوالے ہر مجاہد کی مدد فرما ہر اولاد کو نیک بنا دے ہر عیب کی پردہ پوشی فرما ہر مشکل کو آسان بنا دے ہر حق بات کو غلبہ عطا فرما اور دنیا و آخرت کی ضرورتوں میں سے ہر ایسی ضرورت کو پورا کرنے میں ہماری مدد فرما جس میں تیری خوشنودی اور ہمارے حق میں درستی ہو اور پھر اے ارحم الراحمین اسے اپنی رحمت سے ہمارے لئے آسان بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لَنَا دِيْنَنَا الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِنَا، وَاَصْلِحْ لَنَا دُنْيَانَا الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشُنَا، وَاَصْلِحْ لَنَا آخِرَتَنَا الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادُنَا، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لَنَا فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَالْمَوْتَ رَاحَةً لَنَا مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

اے اللہ! تو ہمارے دین کو درست کر دے جو ہمارے ہر کام کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور ہمارے لئے ہماری دنیا کو درست کر دے جس میں ہمیں زندگی بسر کرنا ہے اور ہمارے لئے ہماری آخرت کو درست فرما دے جہاں ہمیں لوٹ کر جانا ہے اور ہماری زندگی کو ہر اچھے کام میں زیادتی کا ذریعہ بنا دے اور موت کو ہمارے لئے ہر شر سے نجات کا ذریعہ بنا دے!

اَللّٰهُمَّ اٰتِ اَنْفُسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ.

اے اللہ! تو ہمارے نفسوں کو تقویٰ عطا فرما اور انہیں پاک کر دے تو انہیں بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہمارا آقا و مولیٰ ہے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس علم سے جو نفع نہ دے اس دل سے جس میں تیرا ڈر نہ ہو اس خواہش سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو رد کر دی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

اے اللہ! تو ہمیں حلال رزق دے جس سے ہم حرام سے بچ جائیں اور اپنے فضل و کرم سے تو ہمیں اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے قطعی اسباب (اخلاص و اعمال) اور تیری رحمت کے پختہ وسائل کا سوال کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی کی دولت مانگتے ہیں اور جنت کی کامیابی اور دوزخ کی آگ سے نجات مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا قَدَّمْنَا وَمَا اَخَّرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَمَا اَسْرَرْنَا، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ایا اللہ! تو ہمارے اگلے، پچھلے ظاہری و باطنی اور جنہیں تو ہم سے زیادہ جانتا ہے سب گناہ معاف فرما دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَتَرْحَمَنَا، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَتَوَفَّنَا اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنِيْنَ.

اے اللہ! ہم تجھ سے نیکی کرنے اور برائیاں چھوڑ دینے کی دعا کرتے ہیں کہ تو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمارے حال پر رحم فرما اور اگر کسی وقت تو اپنے بندوں کو کسی

آزمائش میں ڈالنا چاہے تو ہمیں اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی اپنے پاس بلا لے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ، لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنَّا سَیِّئَھَا، لَا یَصْرِفُ عَنَّا سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہماری راہنمائی بہترین اخلاق و اعمال کی طرف فرما۔ ان کی طرف ہدایت تو ہی عطا فرما سکتا ہے اور ہم سے بدترین اخلاق و اعمال کو دور فرما دے انہیں ہم سے تو ہی دور فرما سکتا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ، اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا، اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

اے ہمارے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور فرما اس کا عذاب بڑی تکلیف دہ چیز ہے اور دوزخ ٹھہرنے کے اعتبار سے بہت بری جگہ ہے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ، وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا، وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً، اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

اے پروردگار! جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا فرمانا اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے کہ تو بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ نِیَّاتِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا۔

اے اللہ ہماری نیتوں اور ہماری اولاد کی اصلاح فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ ، مَظْھَرِ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ .

اے اللہ! تمام گمراہ کن فتنوں سے خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ہم تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ .

اے اللہ! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَرِزْقًا وَاسِعًا ، وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ .

اے اللہ! ہم تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق دے اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ ، وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَاءِ ، وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَاَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَۃِ ، اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ .

اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو دکھلاوے سے، ہماری زبانوں کو جھوٹ سے اور ہماری آنکھوں کو خیانت سے پاک فرما دے، بے شک تو خیانت کرنیوالی آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں کے مخفی بھیدوں سے بھی آگاہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْھُدٰی ، وَالتُّقٰی ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنٰی .

اے اللہ! ہم تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا ، وَیَقِیْنًا صَادِقًا ، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ، وَتَوْبَۃً صَادِقًا قَبْلَ الْمَوْتِ ، وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ .

اے اللہ! ہم تجھ سے ایمان کامل، یقین صادق، عمل مقبول، موت سے قبل سچی توبہ، موت کے وقت راحت اور موت کے بعد مغفرت و رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا شَهْرَ رَمَضَانَ بِرِضْوَانِكَ، وَاَجِرْنَا مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ نِيْرَانِكَ، وَاجْعَلْ مَآلَنَا اِلٰى جَنَّاتِكَ.

اے اللہ! ماہ رمضان کا اپنی خوشنودی پر خاتمہ فرما اپنی سزا اور جہنم کی آگ سے ہمیں محفوظ فرما اور ہمارا انجام کار اپنی جنتوں میں (داخلہ کی صورت) بنا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِيْنَ، وَالْكُفْرَ وَالْكَافِرِيْنَ، وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّيْنِ، وَاجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا مُطْمَئِنًّا رَخَاءً وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک، مشرکوں، کفر اور کافروں کو ذلیل و رسوا کر دے دین کے دشمنوں کو تباہ کر دے اس ملک کو اور مسلمانوں کے دیگر ممالک کو اے ارحم الراحمین اپنی رحمت کے ساتھ امن، اطمینان اور خوش حالی کا گہوارہ بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْاٰمِنِيْنَ.

اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت کی زندگی میں ثابت قدمی کے ساتھ قائم رکھنا اور امن والوں میں سے بنا دینا۔

وَصَلَّى اللّٰهُمَّ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

ماخذ

اس کتاب کی ترتیب میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

بخاری شریف
مسلم شریف

ماخذ

اس کتاب کی ترتیب میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

بخاری شریف
مسلم شریف
مشکوۃ شریف
مظاہر حق
مصنف ابن ابی شیبہ
فتاوی دار العلوم دیوبند
فتاوی امداد المفتین
فتاوی رحیمیہ
فتاوی محمودیہ
فتاوی مفتی محمود
فتاوی دار العلوم حقانیہ
نظام الفتاوی
فتاوی شامی، رد المحتار۔ فتاوی عالمگیریہ۔
بحر الرائق